بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعلیم الایمان 35

شادی کے بعد زندگی کیسے گزاریں؟

تصنیف

عبداللہ صدیقی

﴿ریسرچ اسکالر آف ایمانیات﴾

زیر سرپرستی

مولانا محمد سراج الہدیٰ ندوی ازہری

استاذ حدیث وفقہ دارالعلوم سبیل السلام، حیدرآباد

☆ ازدواجی زندگی میں سکون پیدا کرنے والی کتاب

☆ میاں بیوی میں الفت ومحبت پیدا کرنیوالی کتاب

☆ دنیا کی زندگی بھی جنت والی بنانے کی کتاب

جملہ حقوق محفوظ

نام کتاب: شادی کے بعد زندگی کیسے گزاریں؟

تصنیف: عبداللہ صدیقی

زیر سرپرستی: مولانا محمد سراج الہدیٰ ندوی ازہری

سنہ طباعت: ۲۰۱۱ء

کتابت: محمد احسان اللہ (الکوثر کمپیوٹر سنٹر) 9292909141

ناشرین

MAGNUS PUBLICATIONS Pvt. Ltd.
6-2-29/2, Lakdikapul Hyderabad. (A.P)
Tel:040- 66667554 / 23394464.

AZEEM BOOK DEPOT
Jama Masjid (U.P) Cell: 09997177517, 09760704598

ملنے کا پتہ

officemate Stationery
Beside Ganga-jamuna Hotel,
Opp: Mahdi Function Hall, Lakdi ka Pull, Hyderabad A.P
Cell: 9391399079, 9966992308

اجمالی فہرست مضامین

نکاح انسانوں کی ایک سخت ضرورت ہے	4
نکاح کا مقصد کیا ہے؟	7
دنیا کی تمام قوموں میں شادی کا رواج ہے	11
معاشرہ میں طلاق کی کثرت کی ایک وجہ حقوق کی تعلیم نہ دینا ہے	13
نکاح کو آسان بنانے والوں کی تعداد نہیں کے برابر ہے	18
نکاح کے لئے دیندار لڑکا اور لڑکی کا انتخاب کرنا ضروری ہے	22
نکاح کو عبادت کیسے بنایا جائے؟	26
پہلی ملاقات پر لڑکی کو اپنے خیالات کا اظہار اس طرح کرنا چاہئے	31
شوہر اگر پسند کا نہ ملے، تو صبر کا راستہ......	33
اللہ تعالیٰ نے مرد کو عورت پر فضیلت......	35
خاوند کا گھر ہی عورت کا اصلی گھر ہے	38
سسرالی رشتے داروں کو اپنا سمجھنے سے کامیاب زندگی گزرتی ہے	42
کامیاب زندگی گزارنے کے لئے شوہر کے ساتھ یک طرفہ صبر اختیار کرنا ہوگا	47
کنبے سے علٰحدہ زندگی گزارنے کی وجوہات	56
عورت کی جنت اور دوزخ اس کا شوہر ہے	60
بعض عورتیں رسول اللہ ﷺ......	69
شوہر کو تکلیف دینے اور نافرمانی کرنے والی عورت	70
عورتوں کو کم محنت پر مردوں کے برابر ثواب ملتا ہے	72
شوہر کو شوہر سے بڑھ کر دوست بنانے کی محنت کرو	73
شوہر جن جن سے پردہ اختیار کرنے کو کہے ان سے پردہ کرے	83
شوہر کے سامنے غیر مرد اور نامحرم عورتوں کی تعریف نہ کریں	87
کامیاب زندگی گزارنے کے لئے......	89
نفسانی خواہش پوری نہ کرنے پر لعنت برستی ہے	91
شوہر کی ناشکری پر جہنم میں رہنا ہوگا	100
ضعیفی، تنگی اور پریشانی میں شوہر کے ساتھ......	103
حضور ﷺ نے مردوں کو عورتوں......	108
مرد کو گھر میں سردار بن کر رہنا اور............	111
شوہر کو اپنی ذمہ داریاں یاد رکھنے کا آسان طریقہ	112
عورت کو منحوس سمجھنا بدفالی اور شرک ہے	113

☆☆☆

بسم اللہ الرحمن الرحیم

﴿وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُواْ فِي الْيَتَامَى فَانكِحُواْ مَا طَابَ لَكُم مِّنَ النِّسَاء مَثْنَى وَثُلاَثَ وَرُبَاعَ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تَعْدِلُواْ فَوَاحِدَةً أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ﴾ (النساء: ۳) اور اگر تم یتیموں کے ساتھ بے انصافی کرنے سے ڈرتے ہو تو جو عورتیں تم کو پسند آئیں ان میں سے دو دو تین تین چار چار سے نکاح کر لو لیکن اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ ان کے ساتھ عدل نہ کر سکو گے تو پھر ایک ہی بیوی کرو۔

نکاح انسانوں کی ایک سخت ضرورت ہے

اللہ تعالیٰ مخلوقات کا رب ہے؛ چنانچہ وہ رب ہونے کے ناتے اپنی مخلوقات کی ہر عمر میں ہر ضرورت کو پوری فرماتا ہے، انسانی ضرورتوں میں نکاح بھی ایک بہت بڑی اور اہم ضرورت ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کی انسانوں کے لئے ایک نعمت ہے۔ اسلام نے نکاح کو نہ صرف معاشرہ کی بنیادی ضرورت بنائی؛ بلکہ اسے ایک اہم عبادت قرار دیا ہے۔ بعض علماء نے اس کی عظمت واہمیت واضح کرتے ہوئے یہاں تک لکھا ہے کہ ایمان اور نکاح کے علاوہ اور کوئی چیز ایسی نہیں جو آدم علیہ السلام کے دور سے لے کر آج تک اور آئندہ جنت تک برقرار رہے گی، اسی وجہ سے آدمؑ کے زمانے سے آج تک ہر قوم اور ہر زمانے اور ہر علاقے میں نکاح اور شادی کا رواج رہا اور ہے۔

بعض انسانوں کے نزدیک رہبانیت اختیار کرنا زندگی ہے

دنیا کے بعض انسانوں کے نزدیک نکاح جیسی عظیم نعمت کو روحانی اور اخلاقی ترقی کی راہ میں رکاوٹ سمجھا گیا؛ اسی لئے وہ روحانی اور اخلاقی ترقی کے لئے سنیاس لینا یا نن سسٹر یا برادر بن کر زندگی گزارتے ہیں یاد رکھئے! کہ اسلام ایک فطری مذہب ہے اور اسلام نے عین انسانی فطرت کے مطابق احکام دئے ہیں کوئی شخص اپنی فطرت سے ہٹ کر دو قدم بھی نہیں چل سکتا مثلا اگر ہم کسی سے کہیں کہ آپ زندگی بھر گہرے رنگ کے کپڑے پہن کر زندگی گزارئے! تو وہ کہے گا کہ میرا دل چاہتا ہے کہ میں مختلف رنگ کے کپڑے پہنوں۔ مختلف قسم کی غذائیں کھاؤں۔ صرف

ایک ہی رنگ کا کپڑا اور ایک ہی قسم کا کھانا زندگی بھر نہیں کھا سکتا۔ اسی طرح کسی انسان کو یہ تعلیم دی جائے کہ وہ زندگی بھر انسانوں سے دور رہ کر شادی نہ کر کے سنیاس اور رہبانیت اختیار کر کے مذہب کی خدمت کرے اور مذہب کے لئے وقف ہو جائے اپنی روحانیت اور اخلاقیات کو ترقی دے تو یہ انسانوں کے لئے ناممکن ہے۔ جس طرح بھوک لگتی ہے تو غذا کھائی جاتی ہے، پیاس لگتی ہے تو پانی پیا جاتا ہے، نیند آئے تو سونا پڑتا ہے، اسی طرح شہوت پیدا ہوتی ہے تو اس نفسانی خواہش کو بھی پورا کرنا ضروری ہے۔

نفسانی خواہش آزادانہ طریقہ پر پورا کرنے کا خیال

بہت سارے لوگ ایسے بھی ہیں جو نکاح سے بچ کر اپنی اس نفسانی خواہش کو آزاد طریقوں سے پورا کرنا چاہتے ہیں اور اس کو پورا کرنے کے لئے حرام اور ناجائز طریقوں کو اختیار کرتے ہیں۔ ان میں اور جانوروں میں کوئی فرق باقی نہیں رہتا، جانوروں میں جیسے ایک نر اور چار مادہ یا چار نر ایک مادہ مل کر پھرتے رہتے ہیں اور زندگی گزارتے ہیں، اسی طرح وہ آوارہ اور بدکردار انسان بن کر جانوروں کی طرح کتا، سور اور گائے، بھینس کی طرح رہنا چاہتے ہیں اور اپنی نفسانی خواہش کو ہوٹلوں اور کلبوں میں یا لارجنگ میں حرام طریقوں سے پورا کرتے ہیں اور نکاح جیسی نعمت اور شادی جیسا مقدس معاہدہ اور بندھن میں بندھے رہنا نہیں چاہتے یا پھر بیوی رکھتے ہوئے یا شوہر رکھتے ہوئے حرام کاری اور زنا کاری میں مبتلا رہتے ہیں، یہ آوارہ اور ناپاک زندگی ہے۔ جس طرح کتا، بلی کو سڑے ہوئے گوشت میں مزہ آتا ہے، اسی طرح ایسے لوگوں کو آوارہ زندگی میں مزہ آتا ہے۔

انسان کو اللہ تعالیٰ نے سب سے اعلی مخلوق بنایا ہے

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو تمام مخلوقات میں سب سے اعلیٰ اور اونچی مخلوق بنایا اور اس کو سب سے عمدہ، عقل، تہذیب وتمدن اور کلچر دیا؛ چنانچہ اللہ نے انسانوں کو زندگی گزارنے کے اعلی اور عمدہ طریقے سکھانے کے لئے پیغمبروں کو دنیا کے ہر علاقے اور ہر زمانے میں بھیجا۔ اب اگر انسان سب سے اونچی اور سمجھ دار مخلوق ہوتے ہوئے چھوٹی چھوٹی ادنی مخلوق بے سمجھ اور عقل سے دور مخلوق، تہذیب سے ناواقیف مخلوق، کتا، بلی، سور، گدھا، گائے بیل، بھینس کی نقل کرے اور

آج اس نر کے ساتھ کل اس مادہ کے ساتھ زندگی گزارے اور ہوٹلوں اور کلبوں میں ہر روز نئے نئے مرد اور عورتوں کو تلاش کر کے اپنی شہوانی خواہش آوارگی کے ساتھ پوری کرے تو یہ انسانیت نہیں؛ بلکہ انسانی شکل میں جانور پن ہے، ایسے انسان جسم کے اعتبار سے انسان نظر آئیں گے، مگر اعمال کے اعتبار سے وہ جانوروں سے کچھ کم نہیں ہوں گے ایسے تمام لوگ گویا انسانی شکل میں جانور ہوتے ہیں۔ اللہ کی مشیت سے جانور من چاہی زندگی گزارتا ہے؛ مگر انسان دنیا کی اس امتحان گاہ میں من چاہی زندگی گزارنے کے لئے نہیں پیدا کیا گیا۔ اس کو رب چاہی زندگی گزارنا ضروری ہے۔ اسلام نے انسانوں کو جانوروں کی طرح آزاد شہوت رانی کی اجازت نہیں دی۔ خود انسان کی فطرت بھی اس کو نہیں مانتی اسی طرح انسانی فطرت وجذبات کو دبا کر سنیاس لینے یا رہبانیت اختیار کرنے کی اجازت بھی نہیں دی ہے۔

زانی انسانوں کو یہ مثال ہمیشہ ذہن نشین رکھنا چاہئے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص آیا اور اس نے زنا کی اجازت مانگی، صحابہ کے چہرے بدل گئے کہ حضور کے سامنے یہ کیسی بے ادبی کی بات کر رہا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خفا ہوئے بغیر سمجھایا کہ اگر کوئی تمہاری بیٹی کے ساتھ زنا کرے تو کیا تم اس کو برداشت کر سکتے ہو؟ اس نے کہا: نہیں یا رسول اللہ میں برداشت نہیں کر سکتا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی تمہاری بہن کے ساتھ زنا کرے تو کیا تم برداشت کر سکتے ہو؟ تو اس نے کہا: نہیں نہیں، پھر حضور نے فرمایا: اگر کوئی تمہاری بیوی کے ساتھ زنا کرے تو کیا تم برداشت کر سکتے ہو؟ اس نے کہا: نہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: سوچو اگر تم کسی دوسری عورت کے ساتھ زنا کرو گے تو وہ بھی کسی کی بیٹی بہن اور بیوی رہے گی وہ کیسے برداشت کرے گا اس نے کہا: مجھے سمجھ میں آ گیا پرہیز کرنے کا وعدہ کر کے وہ اٹھا۔ (مسند احمد میں تفصیل ہے)

بخاری کی حدیث میں ہے کہ تین صحابہ نے حضور ﷺ کی زندگی کے بارے میں معلومات حاصل کی اور یہ فیصلہ کیا کہ حضور ﷺ تو اللہ کے رسول ہیں ہم تو معمولی بندے ہیں لہذا ایک نے کہا: میں سال بھر روزے رکھونگا، دوسرے نے کہا: میں رات بھر عبادت کرونگا، تیسرے نے کہا: میں نکاح ہی نہ کرونگا، حضور کو جب اس کی اطلاع ہوئی تو آپ نے خطبہ دیا کہ میں نمازیں بھی

پڑھتا ہوں، روزے بھی رکھتا ہوں، عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں، یہ میرا طریقہ ہے جو اس طریقہ سے منہ موڑے گا اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔ (بخاری: ۵۰۶۳ مسلم: ۱۴۰۱)

اگر انسان آزاد شہوت رانی کرے تو وہ آوارہ بن کر پبلک پراپرٹی بن جاتا ہے جس طرح سرکاری بیت الخلا عوام کے لئے ہوتا ہے اور ہر کوئی اس کی فیس ادا کر کے استعمال کر سکتا ہے اسی طرح زانی اور آوارہ انسان پبلک پراپرٹی بن کر سرکاری بیت الخلا کی طرح استعمال ہوتے ہیں، بیماریوں گندگیوں اور ناپاکیوں میں مبتلا رہتے ہیں، اگر کوئی عورت کسی کے نکاح میں ہو اور اس کا شوہر زندہ ہو تو اس سے نکاح وتعلقات پیدا کرنا حرام ہے۔

حضور ﷺ نے اپنی امت کو یہ تعلیم نہ دی کہ تم نکاح نہ کرو اور اپنی ضرورتوں کو غیر فطری طریقوں سے پورا کرو اور جسم وجان کو مشکلوں میں ڈالو، ان کے تقاضے پورے نہ کرو، دنیا کے انسانوں سے بھاگو، اور دور رہو؛ بلکہ آپ ﷺ نے یہ تعلیم دی کہ میری سنت یہ ہے کہ دنیا میں رہو نکاح کرو، بیوی، بچوں کو حلال طریقوں سے پالو اولاد کی تربیت کر کے ان کو اللہ کا عبد اور بندہ بناؤ نیک اور صالح بناؤ ان کی ضرورتیں اسلامی حدود میں پوری کرو۔ نکاح کو اپنی سنت بتلایا جو اس سے منہ موڑے گا وہ مجھ سے نہیں ہو سکتا۔ **”النکاح من سنتی“** دوسری جگہ فرمایا: **”فمن رغب عن سنتی فلیس منی“**۔

نکاح کا مقصد کیا ہے؟

﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا﴾ (النساء: ۱) لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تم کو ایک جان سے پیدا کیا اور اسی جان سے اس کا جوڑا بنایا ان دونوں سے مرد وعورت دنیا میں پھیلا دیئے۔

انسانی زندگی کا ایک عظیم مقصد سکون وچین حاصل کرنا ہے جس میں ذہنی سکون قلبی سکون، طبعی سکون اور جنسی سکون سب کچھ داخل ہے۔ یہ سکون اسی وقت حاصل ہوسکتا ہے جب انسان نکاح کر کے گھر داری کی زندگی گزارے ورنہ بغیر نکاح کے آوارہ زندگی سے اس کو یہ سکون اور چین حاصل نہیں ہوسکتا۔ نکاح کی اگر قید اڑا دی جائے تو اس کے بعد ترک نکاح سے انسانی معاشرہ

رحمت، ہمدردی، غم گساری، محبت وشفقت صبر وایثار اور قربانی جیسے انمول اخلاقی جوہروں سے محروم ہو جائے گا اور انسانی بستی یا تو خود غرض انسانوں سے یا جنگل کی آبادی سے مختلف نہ رہے گی یا یوں کہئے کہ انسانی بستی اور پاگلوں اور جانوروں کی بستی میں کوئی فرق باقی نہ رہے گا۔

انسان نکاح کی مصلحتوں پر غور کرے گا تو اسے اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی دانائی اور حکمتیں نظر آئیں گی کہ اللہ نے اس کی معاشرتی زندگی میں کتنی نورانیت، سکون اور فائدے رکھے ہیں، اگر ہم غور کریں تو نکاح میں ظاہری طور پر تین بڑی بڑی حکمتیں نظر آتی ہیں:

۱) انسانوں کو اخلاق رذیلہ سے بچانا　　۲) نسل انسانی کی افزائش اور پرورش کا نظام

۳) خاندانی نظام عطا کرنا

انسانوں کو اخلاق رذیلہ سے بچانا

اللہ تعالیٰ نے جتنی بھی مخلوقات کو دنیا میں پیدا فرمایا، ان کا کلچر اور زندگی گزارنے کا طریقہ الگ الگ رکھا؛ چنانچہ کسی کو انڈوں میں سے نر اور مادہ بنا کر پیدا فرماتا ہے جیسے پرندے وہ اپنے ہی جوڑے سے ملاپ کر کے افزائش نسل کرتے ہیں، کسی کو بغیر جوڑے کے آزاد پیدا کرتا ہے اور وہ کسی بھی نر یا کسی بھی مادہ سے ملاپ کر کے اپنی نسل کی افزائش کرتے ہیں، جس کی وجہ سے کئی مادہ ایک نر ایک ساتھ پھرتے اور ان کی نسل بڑھتی رہتی ہے، مگر اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے لئے ایسا طریقہ نہیں رکھا، وہ جانوروں کی طرح آزاد شہوت رانی سے اپنی نسلوں کو نہیں بڑھا سکتے، انسان چوں کہ اشرف المخلوقات ہے اس لئے اس کو سب سے اعلی تہذیب وتمدن عطا فرمایا اور نکاح کے ذریعہ باقاعدہ جوڑا بن کر اپنی نفسانی خواہش اللہ تعالیٰ کے حدود میں پوری کرنے کا طریقہ رکھا ان کو جانوروں کی طرح آزاد زندگی گزارنے کی اجازت نہیں، اس کی وجہ سے انسانی معاشرہ آوارگی، گندگی، بے حیائی وبے شرمی اور گناہ سے محفوظ ہو سکتا ہے پاکیزہ اور جائز طریقے سے اپنی ضرورت پوری کر سکتا ہے۔

جس انسانی معاشرے میں لوگ اپنی نفسانی خواہش اور ضرورت کو ہوٹلوں کلبوں یا لارجنگ میں پوری کرتے ہیں ان کا معاشرہ جانوروں سے بھی گرا ہوا معاشرہ بن جاتا ہے، مرد اور عورتیں بیماریوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور گھروں کی زندگی میں لڑائی جھگڑے پیدا ہو جاتے ہیں، جس

معاشرہ میں مرد اور عورت نکاح کا طریقہ اختیار نہیں کرتے اور مرد مرد کے ساتھ اور عورت عورت کے ساتھ زندگی گزارتے ہیں وہ اکثر ایڈس میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ آزاد شہوت رانی کے ذریعہ عورت پبلک پراپرٹی بن کر سرکاری بیت الخلا کی طرح استعمال ہوتی ہے؛ اس لئے نکاح کی اس نعمت پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے۔

نکاح کا دوسرا مقصد نسل انسانی کی پرورش اور تربیت ہے

اللہ تعالیٰ نکاح کے ذریعہ میاں بیوی میں ایک مضبوط رشتہ قائم کرتا ہے اور ایک ذمہ دارانہ زندگی گزارنے کے قابل بناتا ہے۔ انسانوں کے لئے نسل انسانی کو بڑھانے کے لئے نکاح کا طریقہ رکھا اور پھر ماں باپ پر اولاد کی پرورش اور تربیت کی ذمہ داری ڈال دی اور اولاد کے حقوق ان پر مقرر کر دئے اللہ تعالیٰ نے جانوروں میں کسی میں نر اور مادہ کے ذریعہ بچے پیدا کر کے نر اور مادہ پر بچوں کی نگہداشت کی ذمہ داری رکھی، کہیں پر صرف ماں پر ذمہ داری رکھی جیسے گائے، بھینس، بکری، اور کہیں بغیر ماں باپ کے بچے پیدا کرتا اور ان کو اپنی قدرت سے پالتا ہے جیسے چاول، گیہوں، ترکاریوں میں کیڑے پیدا کرتا ہے اور کہیں ماں باپ کے ذریعہ انڈے نکالتا اور انڈوں سے نکلنے والے بچوں کو ماں باپ کے بغیر اپنی قدرت سے پرورش کرتا ہے جیسے مچھلی، مچھر مکھی کے بچے بیشک وہ ہر چیز پر ہر طرح سے قادر ہے؛ مگر انسانوں میں نسل انسانی کو بڑھانے کے لیے ماں اور باپ کے ذریعہ طریقہ رکھا اور اولاد کی پرورش ونگہداشت کی تمام تر ذمہ داری ماں باپ پر رکھی اور باقاعدہ اولاد کے حقوق ماں باپ پر مقرر کر دئے۔ ماں باپ خدائی منصوبہ کے تحت ان کی نہ صرف جسمانی ضرورتیں پوری کرتے ہیں؛ بلکہ اولاد کی روحانی اور اخلاقی ضرورتیں بھی پوری کرنا ماں باپ پر لازمی قرار دیا۔

جو انسانی اولاد طلاق، لڑائی جھگڑوں یا آوارگی سے پیدا ہوتی یا پلتی ہے، وہ تباہی اور بربادی کا شکار ہو جاتی ہے، وہ اگر چاہتا تو دوسری مخلوقات کی طرح انسانی نسل کی بھی آزادانہ پرورش کر سکتا تھا؛ اس لئے کہ وہ ہر چیز پر قادر ہے، مگر یہ اس کا کرم ہے کہ وہ انسانوں کی پیدائش اور پرورش ماں باپ پر ذمہ داری ڈال کر محبت کے ساتھ کرواتا ہے اور ان سے نہ صرف جسمانی پرورش کرواتا ہے؛ بلکہ روحانی تربیت بھی کرواتا ہے۔ جو ماں باپ اپنے بچوں کی جسمانی ضرورتوں کو

پورا کرتے اور روحانی تربیت نہیں کرتے ان کی مثال ان بچوں کی طرح ہے جن کے ماں باپ نہ ہونے کے باوجود وہ صرف جسمانی طور پر پرورش پاتے ہیں۔ غیر مسلم شادی کر کے اولاد پیدا کرنے کے باوجود ایمان سے محروم اپنی اولاد کی صرف جسمانی تربیت ہی کر سکتے ہیں اور وہ روحانی اور اخلاقی تربیت نہیں کر سکتے اور اپنی اولاد کو جہنم کے لئے تیار کرتے ہیں۔ ایمان والوں پر اللہ کا احسان عظیم ہے کہ اس نے ان کی پیدائش ماں باپ کے ذریعہ جائز طریقہ سے کروا کر ان کی جسمانی تربیت کے ساتھ ساتھ روحانی تربیت بھی حاصل کرنے کا پورا موقع رکھا ہے۔

نکاح کا تیسرا مقصد خاندانی نظام عطا کرنا ہے

اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات میں سوائے انسانوں اور جنوں کے کسی میں بھی اس طرح خاندان و قبیلے بنانے کا طریقہ نہیں رکھا، اس میں اللہ کی طرف سے بے انتہاء حکمت و مصلحت ہے، اللہ تعالیٰ نکاح ہی کے ذریعہ انسانوں میں دو خاندانوں کو آپس میں رشتہ دار بناتا اور ایک نئے خاندان کا اضافہ کرتا ہے جس کی وجہ سے ایک انسان ماں، باپ، بھائی، بہن، دادا، دادی، نانا، نانی، ماموں اور چچا کے رشتوں سے ایک دوسرے سے تعلقات پیدا کرتے اور جوڑتے ہیں، انسانی زندگی کے لئے اللہ نے دو پہیے بنائے ہیں ایک باہر کی زندگی کی ذمہ داری ادا کرتا ہے دوسرا گھر کی اندرونی زندگی کی ذمہ داری ادا کرتا ہے، جانوروں کی طرح اگر بچے پیدا ہوجاتے اور مرد کا بچوں سے باپ کا رشتہ نہ رکھتا تو وہ بچوں کو پالنے کی ذمہ داری بھی قبول نہ کرتا اس سے عورت کے لئے گھر اور باہر کی ذمہ داریاں ادا کرنا بہت مشکل ہو جاتا، رشتے داریوں کی وجہ سے سب ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کے قابل بن گئے۔ باپ کے مرنے کے بعد دوسرے رشتہ دار اولاد کی پرورش اپنی ذمہ داری سمجھتے ہیں؛ چنانچہ رشتے اور خاندان کی وجہ سے انسانوں کی پرورش میں آسانی ہوگئی، ماں باپ بچوں سے اولاد ہونے کا رشتہ رکھتے اور ان کی محبت میں بول و براز تک صاف کرتے اور اولاد ماں باپ سے رشتہ رکھنے کی وجہ سے ماں باپ کے بوڑھے ہوجانے کے باوجود ان کا ساتھ نہیں چھوڑتے، ان سے بے انتہا محبت کرتے اور ان کی خدمت کرتے ہیں، مرد اور عورت میاں بیوی کے رشتے میں جڑنے کے بعد ایک دوسرے سے محبت کرتے اور ایک دوسرے کا سہارا بنتے ہیں اور دوسرے تمام رشتہ داروں سے خلوص و محبت اور ہمدردی کرتے اور ان کے لئے قربانیاں

دیتے ہیں اگر رشتے ناتے اور خاندان نہ ہوں تو انسانی معاشرہ خود غرضی، بے رحمی، اور بے گانگی کا شکار ہوتا، اور کوئی ایک دوسرے سے محبت ہمدردی خدمت اور اپنائیت نہ رکھتا، کوئی کسی کی مدد اور سہارے کے لئے تیار نہ ہوتا اور نہ حقوق ادا کرتا۔

میاں بیوی کے رشتے سے خاندانوں سے سکون ملتا، مدد ملتی، سہارا ملتا ہے وہ سکون ہوٹلوں اور کلبوں سے نہیں ملتا اور نہ آوارگی میں ملتا، میاں بیوی ایک دوسرے کا لباس بن جاتے، بازاری عورت اور مرد ایک دوسرے کو لوٹنے کے لئے ملتے پھر الگ ہوتے ہی غیر ہو جاتے ہیں ایک دوسرے کو برا سمجھتے۔ نکاح اللہ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے نکاح کسی غلامی کا نام نہیں؛ بلکہ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ محبت خلوص اور تعاون ایثار و قربانی کا نام ہے، شریعت کے حدود میں میاں بیوی کے اپنے اپنے حقوق ادا کرنے کا نام ہے اپنی نسل کو اللہ کی عبدیت و بندگی میں لگا کر دنیا کے ذریعہ آخرت کو لوٹنے کے قابل بنانے کا نام ہے۔ نفسانی خواہش کو اللہ کے حدود میں پورا کر کے اپنی اپنی قربانیوں کے ذریعہ اسلام کو مضبوط کرنے کا نام ہے۔

دنیا کی تمام قوموں میں شادی کا رواج ہے

نکاح تمام پیغمبروں کی سنت رہی اور یہ سنت جنت تک رہے گی، یہی وجہ ہے کہ دنیا کی تمام قوموں اہل کتاب اور مشرکین میں شادی کا طریقہ کار ہے کوئی قوم بھی اپنے لڑکا لڑکی کو آزاد شہوت رانی کی اجازت نہیں دیتی اور آزاد شہوت رانی کو برا تصور کرتی ہے؛ چنانچہ دنیا کی تمام قوموں میں جب ان کے لڑکا لڑکی جوان ہوجاتے ہیں تو وہ ایک تقریب مقرر کر کے اپنے لڑکا لڑکی کو شادی کے بندھن میں باندھ دیتے ہیں اور قانونی طور پر ان کو میاں بیوی تصور کرتے ہیں اور انکو میاں بیوی کی طرح زندگی گزارنے کی اجازت دے دیتے ہیں اور وہ اس عمل کو ادا کرنے کے لئے بہت مشکلات اور دقت اٹھاتے جاہلانہ رسم و رواج کرتے، پیتے، کھاتے، ناچ گانا بجانا کرتے، جشن مناتے شادی کے نام پر ظلم کی روش اختیار کر کے کہیں لڑکی والوں کو لوٹا جاتا ہے اور کہیں لڑکے کو فقیر بنا دیا جاتا ہے دنیا کی دوسری قوموں کے نزدیک شادی کا تصور ایک رسم ہے وہ اس کو عبادت نہیں سمجھتے اسی وجہ سے شادی کے عمل کو ادا کرنے میں ہر قسم کی ظلم و زیادتی جہالت جنگلی پن وغیر مہذب مظاہرہ کرتے ہیں۔ اس تقریب کو ادا کرنے کے لئے اوقات کو برباد کرتے، پیسے کو پانی کی طرح بہاتے اور ایک دوسرے پر ظلم و زیادتی کرتے ہیں۔

دوسری قومیں لڑکا لڑکی کو شادی کی بعد والی زندگی کے حقوق نہیں بتلا سکتے

دنیا کی دوسری قومیں اپنی اولاد کو شادی کے بعد والی زندگی کس طرح گزاریں اس کی کوئی تعلیم نہیں دے سکتے، اور نہ ان کے پاس میاں بیوی کے حقوق کی تفصیل ہی موجود ہے، یہ تو اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے اسلام جیسی عظیم نعمت کے ذریعہ انسانوں کو زندگی کے ہر شعبے میں رہبری کی اور ہر شعبے میں آداب اور حقوق بتلائے، غیر مسلم لوگ اپنے لڑکا لڑکی کو شادی کے بعد بیوی پر شوہر کے حقوق اور شوہر پر بیوی کے حقوق کی کوئی تعلیم ہی نہیں دیتے اور نہ اس کی ان کے پاس کوئی تعلیم ہی ہے جس کی وجہ سے ان کی اولاد فلم ایکٹروں کو فلموں میں میاں بیوی کا رول ادا کرتا ہوا دیکھ کر یا ٹی وی کے ڈراموں میں میاں بیوی کو ایکٹنگ کرتا ہوا دیکھ کر یا خاندان اور دوست احباب میں کچھ لوگوں کو میاں بیوی کی طرح زندگی گزارتا ہوا دیکھ کر وہ بھی ان کی نقالی میں زندگی گزارتے اور میاں بیوی کا رول ادا کرتے ہیں۔ وہ ایک دوسرے کے حقوق پوری طرح ادا نہیں کر سکتے۔ حقوق کے ادا کرنے میں خیانت کرتے ہیں۔

مسلمان بھی اپنی اولاد کو میاں بیوی کے حقوق نہیں بتلا رہے ہیں

وہ قوم جس کے پاس اللہ تعالیٰ کی آخری وحی ہے اور جو پیغمبر محمد ﷺ کے ارشادات محفوظ رکھتی ہے اور جس کے پاس صحابہ اور صحابیات کی زندگی کے واقعات مثال اور نمونے محفوظ ہیں جس کے پاس حضور ﷺ کی پوری زندگی محفوظ ہے، جو باقاعدہ میاں بیوی کے حقوق کی تفصیل رکھتی ہے، وہ بھی اپنے نوجوان لڑکا اور لڑکی کی تربیت کئے بغیر، شادی سے پہلے شادی کے بعد والی زندگی گزارنے کا طریقہ سمجھائے بغیر، جنگلی جھاڑوں اور درختوں کی طرح پال کر جوان ہوتے ہی دوسری قوموں کی طرح ایک تقریب مقرر کر کے اپنے لڑکا اور لڑکی کو نکاح کے بندھن میں باندھ دیتے اور میاں بیوی کی طرح بے شعوری زندگی گزارنے کی اجازت دے دیتے ہیں، ان کی اولاد کو یہ احساس ہی نہیں ہوتا کہ اسے دنیا سے آخرت کمانا اور بنانا ہے، اب یہ مسلم جوڑا جس کو شادی کے بعد والی زندگی میں شوہر اور بیوی کے حقوق ادا کرتے ہوئے زندگی گزارنا ہے، غیر اسلامی طریقوں پر میاں بیوی کا رول ادا کرتے ہیں اور اللہ و رسول کی ہدایات سے واقف ہی نہیں رہتے یہ بھی فلم ایکٹروں، ٹی وی کے ڈراموں یا خاندان کے جوڑوں کو دیکھ کر ان کی نقالی میں زندگی گزارتے ہیں۔

معاشرہ میں طلاق کی کثرت کی ایک وجہ حقوق کی تعلیم نہ دینا ہے

موجودہ زمانے میں پوری دنیا میں مسلم معاشرے میں کثرت طلاق کی ایک بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ ماں باپ اپنی اولاد کو حقوق زوجین کی تعلیم نہ دے کر ان کو شادی کے بندھن میں باندھ رہے ہیں، جس کی وجہ سے پوری دنیا میں دن بہ دن مسلم معاشرہ میں طلاق کا فیصد بڑھتا جارہا ہے اور نکاح ٹوٹتے چلے جارہے ہیں، مسلمانوں کی اس حالت کو دیکھتے ہوئے، کہ ماں باپ میں اولاد کو شادی سے پہلے شادی کے بعد والی زندگی کے اصول و آداب سکھانے کی صلاحیت نہ ہونے کی وجہ سے، اس کتاب کو تیار کیا گیا ہے بہت سے ماں باپ شرم و حیا کی وجہ سے بھی اپنی لڑکیوں کو یہ تعلیم نہیں دے سکتے اگر وہ شادی سے پہلے اپنے لڑکا اور لڑکی کو یہ کتاب پڑھائیں تو انشاء اللہ وہ شادی سے پہلے شادی کے بعد والی زندگی کی سمجھ حاصل کر سکتے ہیں اور اللہ کی عبدیت و بندگی میں رسول اللہ کے امتی بن کر شوہر اور بیوی کا میاب رول ادا کر سکتے ہیں، اسلام نے علم حاصل کرنے کو مرد اور عورت پر فرض قرار دیا ہے؛ اس لئے ضروری ہے کہ ہر کام سے پہلے اس راستے اور شعبے کا علم حاصل کیا جائے۔

اسلام میں نکاح کی عظمت کو ذہن میں رکھو

☆ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب بندہ نکاح کرتا ہے تو اس کا نصف ایمان محفوظ ہو جاتا ہے۔

☆ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: نکاح کو اتنا آسان کرو کہ زنا مشکل ہو جائے۔

☆ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب سے زیادہ بابرکت نکاح وہ ہے جس میں کم سے کم اخراجات ہوں۔ (احمد، بیہقی)

مگر موجودہ زمانے میں مسلمانوں نے اپنے آقا ﷺ کی ہدایات کو پیچھے ڈال کر شیطان کی پیروی اور خواہشات نفس کی پیروی میں نکاح کو مشکل اور زنا کو آسان کر دیا ہے ایک دو ہزار روپیوں میں زنا ہو جاتا ہے: مگر ایک دو ہزار روپیوں میں نکاح نہیں ہو سکتا موجودہ زمانے میں مسلمان سب سے زیادہ فضول خرچی نکاح کے مواقع پر کرتے ہیں اور شیطان کے بھائی بننے کا ثبوت دیتے ہیں نکاح کے مواقوں پر ہر رشتے دار یہاں تک کے نوکرانی کو تک خوش کیا جاتا ہے، کپڑے بنائے

جاتے، انعام دیا جاتا اگر خوش نہیں کیا جاتا تو اللہ اور اس کے رسول کو خوش نہیں کیا جاتا، عملی طور پر ہر مہمان کو گھر میں داخل کیا جاتا ہے مگر اللہ اور رسول کو شادی کے وقت گھر سے باہر نکال دیا جاتا ہے، نکاح کے موقع پر ہر ایک کی مرضی اور خواہش پوری کی جاتی ہے اور اگر نہیں کی جاتی تو صرف اللہ اور رسول کی مرضی پوری نہیں کی جاتی انہیں کو ناراض کیا جاتا ہے ذرا غور کیجئے جب ہم اس طرح نکاح کریں گے تو اس میں برکت کیسے ہوگی؟ کیسے اس نکاح سے کامیاب زندگی گزار سکیں گے؟

ہر عمل میں رسول اللہ ﷺ کی اتباع کرنے سے اللہ تعالیٰ نورانیت اور روحانیت ظاہر فرماتا ہے۔ مسلمانوں کے بہت سارے اعمال کو دیکھنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان میں نورانیت اور روحانیت ہی نہیں، وہ بے روح اور بے جان ہیں، مسلمان اسلام کی پابندی کرنے کے باوجود کا اسلام کا کوئی اثر ظاہر نہیں کرسکتے۔ نکاح بھی ان اعمال میں سے ہو گیا ہے جس کو ادا کر کے مسلمان کوئی نورانیت اور سنت کا اظہار نہیں کررہے ہیں اس لئے نکاح کو دعوتی عمل بنائے اور مسلم وغیر مسلم کے سامنے نکاح سنت کے مطابق کر کے اس کے آسان ہونے کا مظاہرہ کیجئے نکاح اسلام وغیر اسلام کے فرق کو ظاہر کرنے کا ایک زبردست عمل ہے جس سے دوسری قومیں اثر لے سکتی ہیں اور اسلام کو سمجھ سکتیں ہیں۔

عام طور پر نکاح میں جو فضول خرچی ہوتی ہے اس کا مقصد نام ونمود اور خواہشات پوری کر کے من چاہی انداز پر شادی کرنا۔ محنت اور پسینہ ٹپکا کر کمائی گئی دولت کو، دین کی مخالفت میں استعمال کر کے دین کو کمزور کرنا اور اللہ کی نافرمانی کے ذریعہ دوزخ کا راستہ اختیار کرنا ہے اس سے مہمانوں کو بھی برائی سکھانا اور نکاح کو مشکل بنا دینا ہے۔ آتشبازی اور باجے کے ذریعہ لوگوں کو تکلیف دے کر الٹا گناہ خریدا جاتا ہے گانا، بجانا، رات دیر گئے مہمانوں کو انتظار کروانا یہ سب گناہ کا سودا کرنا ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ جس بندے نے نکاح کرلیا تو اپنا آدھا دین مکمل کرلیا اور باقی آدھے دین کے لئے اللہ سے ڈرے۔ (ترغیب وترہیب)

نکاح بعد نماز جمعہ یا بعد نماز عصر مسجد میں کرنا بہت زیادہ افضل ہے

نکاح کا اعلان کرنا گویا صالح معاشرے کے قائم کرنے اور لوگوں کو اعمال بد چھوڑ کر اعمال صالحہ کی دعوت دینا بھی ہے، آوارگی سے بچانے کی تعلیم دینا ہے، زنا اور نکاح میں فرق یہ ہے کہ زنا

لوگوں کی نگاہوں سے چھپ کر کیا جاتا ہے، نکاح اعلان کر کے کیا جاتا ہے۔ اس لئے نکاح کو مسجد میں ادا کرنے کا اہتمام کیجئے۔

☆ مرد اپنی استطاعت کے مطابق مہر باندھے مہر ادا کرنا فرض ہے۔ نکاح کے وقت مہر ادا کرنے کی نیت ہو۔ اگر مہر ادا کرنے کی نیت نہیں ہے تو وہ زنا ہو جائے گا، مہر ہو سکے تو نقد ادا کیا جائے مرنے سے پہلے ادا نہ کیا گیا تو شوہر کے مرنے کے بعد ترکہ تقسیم ہونے سے پہلے مہر کی رقم ادا کی جائے

☆ حضور ﷺ نے حضرت عثمان غنی کو بے نکاح رہنے کی اجازت نہیں دی۔

☆ حدیث میں ہے کہ چار چیزیں پیغمبروں کی سنت ہیں، شرم وحیا، عطر کا استعمال، مسواک، نکاح کرنا۔ (ترمذی)

☆ نکاح سے پہلے اگر کوئی لڑکا لڑکی کے بارے میں دریافت کرے تو ان کو صحیح صحیح بات بتانا غیبت میں شمار نہیں ہوتا۔

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے ہم سے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ اے نوجوانوں کی جماعت! جو شخص تم میں سے گھر گرہستی کا بوجھ اٹھانے کی ہمت رکھتا ہو (یعنی بیوی کے حقوق ادا کرسکتا ہو) تو اس کو نکاح کر لینا چاہئے کیوں کہ نکاح نگاہ کو نیچی رکھنے والا اور برائی سے بچانے والا ہے۔ (متفق علیہ)

اکثر مسلمانوں نے نکاح کی عظمت ہی کو ذہنوں سے نکال دیا

مسلمانوں کی ایک کثیر تعداد نے نکاح کی عظمت کو ذہنوں سے مٹا دیا اور اس کو خواہشات نفسانی کے پورا کرنے اور دوسروں کے گھروں کو لوٹ کر اپنا گھر آباد کرنے کا ذریعہ بنا دیا۔ نکاح کو مشکل اور زنا کو آسان کر دیا۔ انسانیت کے بیج بونے اور پودے کے پروان چڑھنے کے لئے جو حالات، جو ماحول، جو نورانی فضاء اور جو طریقے چاہئے اس کو ختم کر کے لوگوں کی بد دعاؤں اور دل شکنی کے ذریعہ یہ عمل کیا جاتا ہے۔ اللہ کی لعنت اور عذاب میں یہ عمل کیا جاتا ہے؛ چنانچہ آج عرب علاقوں میں ہزاروں لڑکے بغیر نکاح کے بیٹھے ہوئے ہیں اور ایشیاء کے علاقوں میں ہزاروں لڑکیاں بغیر نکاح کے بیٹھی ہوئی ہیں، اگر ایسا ہوگا تو زنا کی کثرت ہو جائے گی؛ چنانچہ موجودہ زمانے میں نکاح کو تجارت کا روپ دے دیا گیا۔

☆ شادی کے دن لڑکی والوں کی طرف سے کھانا کھلانا سنت سے ثابت نہیں۔ لڑکے والے لڑکی والوں کو دعوت طعام دینے پر مجبور نہیں کرسکتے اگر مجبور کریں گے تو وہ ناجائز دعوت ہوگی۔

☆ لڑکے کے لئے شادی کے وقت سونے کی انگوٹھی مانگی جاتی ہے، جبکہ مرد کے لئے سونا پہننا حرام ہے۔

مسلمان سب سے زیادہ فضول خرچی نکاح کی تقاریب میں کرتے ہیں

قرآن مجید میں اللہ تعالی نے فضول خرچی کرنے والوں کو شیطان کا بھائی کہا ہے؛ مگر اللہ کے اس فرمان کی پرواہ کئے بغیر مسلمانوں کی اکثریت شادی بیاہ کی تقاریب میں بہت زیادہ فضول خرچی کرتی ہے، کثیر رقم دولہا دولہن کے اسٹیج کو سجانے اور شادی خانوں کو سجانے اور مختلف قسم کی غیر مسلموں کی رسمیں ادا کرنے ویڈیوگرافی، دعوت ناموں اور آتش بازی پر خرچہ کرتے اور غیر ضروری دعوتوں کا اہتمام کرنے اور ولیمہ ڈنر کو نام ونمود اور مقابلہ آرائی، امیروں کی برابری بتلانے کو کیا جاتا ہے۔

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: مجھے میرے رب نے حکم دیا ہے کہ میں گانے بجانے کے سامان مٹادوں اور بتوں، صلیب اور جاہلیت کی رسموں کو ختم کردوں (مشکوٰۃ)

اکثر بیوقوف اور بے دین مسلمان تو اپنے نکاح کی تقاریب میں بینڈ باجہ، آرکسٹرا، گانے والیاں اور ناچنے والیاں بھی رکھ کر اسلام کا اور مسلمانوں کا مذاق اڑاتے اور اپنے بے دین ہونے کا ثبوت دیتے ہیں اور بعض لوگ گھر سے شادی خانے تک آتشبازی پر ہزاروں روپے خرچہ کرتے ہیں، ایسی تمام شادیوں میں اللہ تعالی کی لعنت برستی ہے، ایسی شادی میں شرکت سے کھلے طور پر انکار کیا جائے ان کا بائیکاٹ کیا جائے، دعوت نامہ آنے پر دریافت کیا جائے کہ وہ جوڑے گھوڑے کی رقم لیتے ہیں، اگر لیتے ہیں تو اس نکاح کا ساتھ مت دیجئے بنی اسرائیل کے علماء جب اپنی قوم کو معروف کرنے اور منکر سے منع کرنے کو چھوڑ دیا اور خود بھی ان کی محفلوں میں شریک ہونے لگے تو ان کے چہروں کو مسخ کر دیا گیا، ایسی محفلوں میں شریک ہوکر گنہگار مت بنئے، اللہ کی خاطر ناراضگی کا اظہار کیجئے اور اسلام کا مذاق اڑانے میں ساتھ مت دیجئے، دوسروں کے گناہ میں شریک ہوکر خود بھی زبردستی گناہ کا سودا نہ کیجئے۔

لڑکا اور لڑکی والے ایک دوسرے سے دین لین کا مطالبہ نہ کریں

☆ اور تم لوگ ایک دوسرے کا مال ناحق طریقے سے نہ کھاؤ۔ (البقرہ:۱۸۸)

مسلم معاشرے میں کہیں لڑکے والے لڑکی والوں سے روپے پیسے اور سامان جہیز کا مطالبہ کرتے ہیں اور کہیں لڑکی والے لڑکے والوں سے ذاتی مکان، موٹر گاڑی اور عمدہ سامان کے بغیر شادی نہیں کرتے جس کی وجہ سے عرب معاشرے میں سینکڑوں لڑکیاں عمریں بڑی کر رہی ہیں اور ایشیا میں لڑکیوں کے پاس دولت نہ ہونے کی وجہ سے بغیر شادی کے دن کاٹ رہی ہیں یا غیر مسلموں سے شادی کر رہی ہیں۔

جب آپ ایمان رکھتے ہیں تو ایمان کے تقاضوں کو بھی پورا کرنا ہوگا، جب تک ایمان کے تقاضے پورے نہ کیے جائیں اس وقت تک ایمان کا ثبوت نہیں ملے گا، اللہ تعالی نے قرآن مجید میں ایمان کے ساتھ ساتھ اعمال صالحہ کا بار بار مطالبہ کیا ہے اور مسلمانوں کو ایک دوسرے کا مال ناحق حرام طریقوں سے کھانے سے منع فرمایا۔

مگر ہم ایمان کا دعوی کرنے اور اپنے آپ کو مسلمان کہنے کے باوجود رسول اللہ ﷺ کے ارشادات کی کھلے طور پر خلاف ورزی کرتے ہیں اور اللہ کی تاکید کے باوجود حرام طریقوں سے لڑکی سے گھوڑے جوڑے کی رقم اور ناجائز طریقے سے جہیز کا سامان لیتے ہیں اور شادی کے نام پر لڑکی والوں کا گھر لوٹتے ہیں، یہ اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ وفاداری نہیں؛ بلکہ بغاوت اور نافرمانی ہے، دین کو مٹانا ہے۔

☆ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: نکاح سے محبت پیدا ہوتی ہے (ابن ماجہ)

اگر کسی کا گھر لوٹا جائے اور ناجائز طریقے سے مال لیا جائے تو نکاح سے محبت کیسے پیدا ہوگی؟ کیسے ایک عورت اپنے ماں باپ کو قرضدار اور لوٹا ہوا دیکھ کر آپ سے محبت کرے گی؟ کیسے اس کے دل سے دعا نکلے گی؟

اگر واقعی ایمان کا دعوی کیا جا رہا ہے تو شرعی طریقے سے نکاح کر کے اس دعوی کی دلیل پیش کرو اور نکاح کو اللہ کے رسول ﷺ کی سنتوں سے آراستہ کرو، ڈاکو اور لٹیرے بننے کے بجائے انسانوں پر رحم کرو حدیث میں حضور ﷺ نے فرمایا: جو زمین والوں پر رحم کرتا ہے آسمان والا اس پر

رحم کرتا ہے (ابوداؤد:۴۹۴۱) اس لئے بحیثیت لڑکے والے ہونے کہ اعلان کیجئے کہ ہم رسول اللہ کے امتی ہیں ہم صحابہ کی نقل میں نکاح ادا کریں گے۔ نکاح سے پہلے صرف دو ہی باتیں کی جائیں کہ نکاح کس تاریخ کو رکھا جائے اور مہر کیا باندھا جائے، اس کے علاوہ آپ ہم سے یہ نہ پوچھیں کہ کیا لائیں گے اور ہم آپ سے یہ نہ پوچھیں گے کہ کیا دیں گے؟ جو آپ دیں وہ آپکا تحفہ ہوگا اور لڑکی کی ملک ہوگی، وہ نہ ہم سننا چاہتے ہیں اور نہ جاننا چاہتے ہیں، پھر ہم آپ سے کسی قسم کی دعوت کا اور مہمانوں کو بلانے کا مطالبہ بھی نہیں کریں گے۔ ہم دونوں مل کر ہر قسم کی جاہلانہ رسمیں مٹائیں گے، اپنی خوشی سے ہم آپ کے سو یا پچاس لوگوں کو ولیمہ کی دعوت دے رہے ہیں۔

لڑکی والوں کو بھی چاہئے کہ وہ اس طرح کی پیش کش پر لڑکے والوں کا ساتھ دیں اور غیر ضروری خواہشات اور آرزوؤں کی خاطر رسم ورواج اور دعوتوں پر اصرار نہ کریں اور ایک دوسرے پر بوجھ نہ بنیں۔

نکاح کو آسان بنانے والوں کی تعداد نہیں کے برابر ہے

جب ہمارے آقا ﷺ نے ہم کو یہ تعلیم دی کہ نکاح کو آسان بناؤ تا کہ زنا مشکل ہو جائے اور یہ بھی فرمایا کہ سب سے بابرکت نکاح وہ ہے جس میں کم سے کم خرچ ہو؛ مگر اس کے باوجود نکاح کو آسان بنانے والوں کی تعداد نہیں کے برابر نظر آتی ہے اور دیندار لوگ بھی نکاح کو کم خرچ والا اور آسان بنانے میں ناکام نظر آتے ہیں، اللہ کے رسول ﷺ کی یہ ہدایات مسلمان صرف بولنے اور سننے کے عادی ہیں، ہر واعظ اپنی تقاریر میں ان احادیث کو یاد دلاتا ہے؛ مگر ان پر عمل قطعی نظر نہیں آتا۔ ہر شخص چاہے امیر ہو یا غریب اپنی اپنی حیثیت سے بڑھ چڑھ کر خرچہ کرتا اور آرزو و ارمان نکالتا ہے، ان احادیث کو نظر انداز کر کے ہر کوئی یہ کہتا ہے کہ شادی بار بار نہیں ہوتی۔ آرزو و ارمان نکالنے کا یہی وقت ہے۔

جو لوگ دیندار ہیں ان کی دینداری بھی عجیب ہے ان کے نزدیک شرعی انداز پر شادی کرنے کا مطلب ہے کہ جوڑے کی رقم نہ لی جائے، سامان جہیز نہ مانگا جائے اور رسم ورواج نہ کئے جائیں اور مسجد میں نکاح کیا جائے، باجا وغیرہ نہ بجایا جائے اس سے ہٹ کر باقی تمام کام وہ اپنے معیار اسٹیٹس سے کرنا چاہتے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ لڑکا اور لڑکی والوں کا ذاتی بنگلہ و کوٹھی ہو، وہ

غریب و نادار نہ ہوں، چاہے پڑھے لکھے دیندار ہی کیوں نہ ہوں۔

ان کے معیار کے مطابق شادی کر سکیں، اچھا شادی خانہ لیں، آجکل تو دولت مند لوگ ایر کنڈیشن شادی خانہ پسند کر رہے ہیں، عمدہ اور نئی کار دولہا اور دولھن کو لے جانے کے لئے لی جاتی ہے، برائے نام رسم کو پورا کرنے مسجد میں نکاح کیا جاتا ہے، پھر دو تین گھنٹوں بعد دولھا شادی خانہ آتا ہے دونوں طرف خاندان کے خاص خاص لوگوں کو نئے کپڑے بنائے جاتے ہیں، دولہن کے لئے دونوں طرف سے کثیر تعداد میں کپڑے اور سونے کے زیورات لئے جاتے ہیں۔ لڑکی کو بیوٹی پالر لے جا کر بناؤ سنگار کیا جاتا ہے۔ لڑکے والے دین لین نہ پوچھیں، پھر بھی لڑکی والے اپنی حیثیت سے عمدہ سامان فرنیچر اور خوشی سے دولھے کو ہزاروں روپیوں کا سوٹ دلاتے ہیں اور لڑکی کے لئے بھی اسی طرح کے کپڑے کی لڑکے والوں سے امید کرتے ہیں۔ لڑکی کو دس بیس تولے سونا دیا جاتا ہے اور شادی کے دن مہمانوں کے استقبال کے لئے ہزار بارہ سو مہمانوں کی اعلی پیمانے پر کھانے کی دعوت دی جاتی ہے اور دس سے بیس ایٹم کھانے میں رکھے جاتے ہیں، دولھا دولہن کے اسٹیج کو ہزاروں روپئے میں سجایا جاتا ہے، گھر اور شادی خانے کو خوب روشنی لگائی جاتی ہے، دولھے والے بھی اس کے جواب میں ولیمہ کی تقریب غریبوں کو بلائے بغیر ہزار بارہ سو آدمیوں کو دعوت دیتے اور دلہن والوں سے ہٹ کر دوسرے ایٹموں سے ضیافت کرتے ہیں۔ عام طور پر ولیمہ کا کھانا ساڑھے دس بجے سے شروع کیا جاتا ہے؛ اس لئے کہ دولھے صاحب خود دس بجے شادی خانہ تشریف لاتے ہیں، غرض ایک دوسرے سے مقابلہ آرائی ہوتی ہے یہ سب محض گھر کے مردوں پر عورتوں کی حکومت اور ڈامنیشین کی وجہ سے ہوتا ہے۔ دینداروں کی تقاریب میں نماز کا بہت کم اہتمام دیکھا گیا۔

موجودہ زمانے کے دیندار مسلمانوں کو اللہ کی یہ تاکید ہی یاد نہیں کہ "اے ایمان والو! دین میں پورے داخل ہو جاؤ اور شیطان کے نقش قدم پر مت چلو وہ تمہارا کھلا دشمن ہے (بقرہ:۲۰۸) ایسے لوگوں کے نزدیک دعوت نامہ کے سیدھے سادے چھپوانا سے بے عزتی ہوتی ہے، گھروں اور شادی خانوں پر روشنی کرنا فضول خرچی نہیں۔ دولھا دولہن کے اسٹیج کو تھوڑی دیر بیٹھنے کے لئے سجانے کے لئے ہزاروں روپئے خرچ کرنا فضول خرچی نہیں، ان کو یہ احساس ہی نہیں ہوتا کہ دولت اللہ کی نعمت ہے اس کا حساب لیا جائے گا اور میدانِ حشر میں دولت کے کمانے اور خرچ کرنے کا

جواب دیئے بغیر ہٹ نہیں سکیں گے، ایسے لوگ دیندار بن کر ماڈرن، نوابوں، جاگیرداروں، فاسقوں تاجروں اور منسٹروں کی نقل میں نکاح کی تقاریب ادا کرتے ہیں، تاکہ لوگوں میں غریب نہ کہلائیں، نام ونمود ہو، لوگ تعریف کریں، اس لئے وہ لڑکی والوں پر بوجھ ڈالے بغیر اپنے ہی مال پر دوسرے کاموں میں فضول خرچی کرتے ہیں، اپنی عزت کی خاطر وہ سیدھی سادی شادی نہیں کر سکتے اور نہ سادے دعوت نامے تقسیم کرسکتے ہیں اور نہ دو چار ایٹم والا کھانا کھلا سکتے ہیں اور نہ شادی خانے میں ضرورت کے مطابق روشنی لگا سکتے ہیں، اگر وہ ایسا کریں تو ان کا تصور ہوتا ہے کہ لوگ ان کے اس عمل کو غریبوں کی شادی کہیں گے، استطاعت نہ رکھنے والے کہیں گے، کنجوس کہیں گے، ان کی امیری اور دولت مندی کا رعب لوگوں پر نہیں پڑے گا اور وہ معاشرے میں دولت منداور امیر نہیں کہلائیں گے؛ اس لئے جھوٹی شان اور جھوٹی عزت حاصل کرنے کے واسطے یہ سب دکھاوا کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو اللہ کی یہ تاکید یاد رکھنی ہوگی کہ ’’اے ایمان والو اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے اور مت مرو، مگر مسلمان ہوکر۔ (آل عمران:۱۰۲) یہ لوگ چند چیزوں میں اسلام پر چلنا چاہتے اور بہت سارے کام غیر اسلامی کرتے ہیں اور جانتے ہوئے اس کے خلاف کرتے ہیں یہ لوگ ادھوری دینداری رکھتے ہیں۔ حضور ﷺ اور اسلام کے منشاء ومقصد کو نہیں سمجھے، ایسے ہی لوگوں کی وجہ سے نکاح آسان اور سادہ نہیں ہو پا رہا ہے۔

اگر معاشرے کے دولت مند لوگ جو دینداری کا لیبل لگا رکھے ہیں، وہ نکاح کو آسان اور کم خرچہ پر انجام دیں گے تو ان کی سادگی کو دیکھ کر دوست احباب، خاندان والے اور دوسرے مسلمان بھی ان کی نقل میں سادگی اختیار کرسکیں گے۔ بے دین لوگ تو اپنے عمل سے دین کی غلط شکل پیش کر ہی رہے ہیں؛ مگر جو لوگ دین کا دعوی کرتے ہیں اور اپنے آپ کو دیندار سمجھتے ہیں ان کے دین میں پورے پورے داخل نہ ہونے کی وجہ سے، ان کی ادھوری دینداری کی وجہ سے دوسرے تمام لوگ انھی کے اس عمل کو شرعی عمل سمجھ رہے ہیں؛ اس لئے اگر دولت مند دیندار لوگ نکاح کے پورے عمل کو مکمل دینداری کے ساتھ انجام دیں گے تو غریب اور اوسط درجہ کے لوگوں کو سادگی اور کم سے کم خرچہ میں نکاح کرنا آسان ہوجائے گا اور مسلم معاشرے میں وہی طریقے رواج پا جائیں گے۔

اس کے علاوہ نکاح ایک بہت بڑا دعوتی عمل ہے، اگر اس کو داعیانہ ذہن وفکر کے ساتھ کیا جائے تو دوسری قوموں کے لوگوں پر بھی اس کا بہت اچھا اثر پڑسکتا ہے اور وہ مسلمانوں کے نکاح کی

تقاریب سے اسلام کو سمجھ سکتے ہیں؛ اس لئے نکاح میں سادگی دولت مند لوگ اگر اختیار کریں گے تو اس سے پورے معاشرے پر بہت اچھا اثر پڑے گا، غریب ونادار لوگ اگر سادگی اور کم خرچہ سے نکاح ادا کریں گے تو کوئی اثر لوگوں پر نہیں پڑتا۔

دولت مند لوگ دولت خرچ کر کے عزت اور مقام حاصل کرنا اور رعب پیدا کرنا چاہتے ہیں، جبکہ اللہ ہی عزت کا دینے والا اور اللہ ہی ذلیل کرنے والا ہے، ہم صحابہ کی زندگیوں کو ایک کان سے سنتے ہیں واقعات جانتے ہیں؛ مگر دوسرے کان سے نکال دیتے ہیں۔ آخر صحابہ کے واقعات کیا ہم کو دل بہلانے اور کانوں کو مزہ دینے کے لئے سنائے جاتے یا ہماری زندگیوں کو تبدیل کرنے کے لئے سنائے جاتے ہیں۔ ہم کیوں صحابہ کی زندگیوں کی نقل نہیں کرتے۔ کیا صحابہ نے بھاری بھاری رقعے چھاپ کر لوگوں کو دعوت دی؟ کیا انہوں نے بڑے بڑے شادی خانے لئے؟ کیا انہوں نے گھروں اور شادی خانوں کو روشنی سے سجایا؟ کیا انہوں نے شاندار اسٹیج بنائے؟ کیا انہوں نے ہزار بارہ سو لوگوں کو دعوت میں جمع کیا؟ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے مدینے میں شادی کی نکاح میں رسول اللہ ﷺ تک کو دعوت نہیں دی۔ دوسرے دن حضور ﷺ کے پوچھنے پر اطلاع دی۔ وہ رسول اللہ ﷺ کے صحابی تھے۔ انہوں نے اسلام کو چھوڑ کر دنیا پرستوں کے رتی برابر طریقے اختیار ہی نہیں کئے اور نہ اسلام سے ہٹ کر عزت حاصل کرنے کی کبھی کوشش کی۔

☆ حضرت عمرؓ نے بیت المقدس کا سفر فرمایا۔ وہاں کے لوگ رومیوں کے رعب ودبدبے اور جاہ وجال سے بہت متاثر تھے، لوگوں نے اسی مصلحت کے تحت حضرت عمرؓ کو اسی شان وشوکت اور رعب ودبدبہ کو اختیار کرنے کا مشورہ دیا۔ آپ نے صاف ظاہر کردیا کہ وہ اسلام سے ہٹ کر کسی دوسری طرح عزت کے طلب گار نہیں ہیں اور فرمایا کہ جو لوگ اسلام سے ہٹ کر دوسرے راستوں سے عزت حاصل کرتے ہیں اللہ انھیں ذلیل کرتا ہے۔

ابن کثیر نے آپؓ کے سفر کا نقشہ پیش کرتے ہوئے لکھا ہے کہ آپ اونٹ پر تشریف لائے، دھوپ پیشانی پر پڑ رہی تھی، سر پر عمامہ بھی نہ تھا، نہ کوئی سجاوٹ اونٹ کی تھی کہ امیر المومنین کی پہچان ہو، کجاوے کے دونوں طرف پیر لٹکائے بیٹھے ہوئے تھے، معمولی کھدر کی قمیص تھی جو سفر کی وجہ سے میلی اور پرانی ہوکر پھٹ گئی تھی؛ ایک معمولی کمبل تھا، نیچے اترتے تو بستر بنا لیتے ورنہ کجاوے پر ڈال لیتے تھے، لوگوں نے کہا کہ آپ عرب کے بادشاہ ہیں، یہ زمین اونٹوں کے سواری کی نہیں آپ

گھوڑے پر سوار ہو جائیں اور یہ کتان کا بھاری کرتا پہن لیں۔ اس سے رومیوں پر اثر پڑے گا وہ عزت کی نظر سے دیکھیں گے۔ حضرت عمرؓ نے جواب دیا: اللہ نے جو عزت بخشی ہے، وہ اسلام کی وجہ سے بخشی ہے ہم اسلام کے سوا کسی اور چیز کو ذریعہ عزت بنانا نہیں چاہتے۔

☆ ایک اور روایت میں طارق بن شہابؒ فرماتے ہیں کہ راستے میں حضرت عمرؓ کو پانی میں عبور کر کے اپنا سفر کرنا پڑا، آپ اونٹ سے اترے، چمڑے کے موزے اتارے، ہاتھ میں لئے، اونٹ کی نکیل پکڑی اور پانی کو عبور کیا۔ اس وقت فوجی سپہ سالار ابوعبیدہ بھی ساتھ تھے، آپ کی یہ حالت دیکھ کر بولے: امیر المومنین یہاں کے لوگ آپ کی اس بات کو دیکھ کر بڑا تعجب کریں گے، حضرت عمرؓ یہ سن کر بولے: ابوعبیدہ کاش یہ بات تمہارے سوا کوئی اور کہتا، کیا تمہیں معلوم نہیں کہ ہم سے زیادہ ذلیل، ہم سے زیادہ حقیر اور ہم سے زیادہ کم تعداد اور کوئی قوم دنیا میں نہیں تھی؛ لیکن ہم کو اللہ نے اسلام کے ذریعہ عزت دی، یاد رکھو کہ اگر تم اسلام کی بخشی ہوئی عزت کے سوا اور کوئی عزت حاصل کرنا چاہو گے تو اللہ تم کو ذلیل کر دے گا۔ یہی وہ لوگ تھے جن کے ذریعہ اللہ نے قیصر و کسریٰ کی شان و شوکت کو خاک میں ملا دیا؛ اس لئے صحابہ ایمان والوں کے لئے نمونہ ہیں۔

نکاح کے لئے دیندار لڑکا اور لڑکی کا انتخاب کرنا ضروری ہے

☆ تم مشرک عورتوں سے ہرگز نکاح نہ کرنا جب تک کہ وہ ایمان نہ لے آئیں، ایک مؤمن لونڈی مشرک شریف عورت سے بہتر ہے اگر چہ وہ تمہیں بہت پسند ہو اور اپنی عورتوں کے نکاح مشرک مردوں سے کبھی نہ کرنا جب تک کہ وہ ایمان نہ لے آئیں ایک مومن مرد مشرک شریف مرد سے بہتر ہے اگر چہ کہ وہ تمہیں بہت پسند ہو۔ (البقرہ:۲۲۱)

☆ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی ایسا شخص تمہارے پاس نکاح کا پیغام بھیجے جس کی دینداری اور اخلاق تمہیں پسند ہوں تو (جس لڑکی کے تم ولی ہو) اس لڑکی کا نکاح اس شخص سے کر دو۔ اگر تم نے ایسا نہیں کیا تو زمین میں بڑا فتنہ اور فساد ہوگا۔ (ترمذی)

☆ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عورت سے چار چیزیں دیکھ کر نکاح کیا جاتا ہے۔ اس کے مال کی وجہ سے یا اس کے حسب و نسب کی وجہ سے، یا اس

کی خوبصورتی اور حسن کی وجہ سے یا اس کی دین داری کی وجہ سے، بس دیندار عورت کو اپنے نکاح میں لا کر کامیاب ہو جاؤ۔ (بخاری و مسلم)

☆ ایک اور روایت میں حضور ﷺ نے فرمایا: دنیا دار خوبصورت حسین عورت کے مقابلے کالے موٹے ہونٹ والی حبشی دیندار عورت ہو تو اس کو ترجیح دو۔ (ابن ماجہ)

☆ حدیث میں یہ بھی تعلیم دی گئی ہے کہ کسی لڑکا یا لڑکی کا رشتہ کسی سے چل رہا ہو یا منگنی ہو جائے تو اس کی منگنی پر پیغام نکاح نہ دیا جائے، جب تک کہ وہ ٹوٹ نہ جائے یا رشتہ کی بات ختم ہو جائے۔

☆ حدیث میں یہ بھی تعلیم دی گئی کہ جس کے پاس چار عورتیں نکاح میں ہوں تو پانچویں عورت نکاح میں لانا جائز نہیں۔

☆ موجودہ زمانے کی نصرانی لڑکیوں سے نکاح نہ کرو؛ اس لئے کہ وہ مشرک قوموں سے نصرانیت اختیار کرتی ہیں اور ایمان ہی کی بنیاد سے واقف نہیں ہوتیں اسی طرح قادیانی لڑکا یا لڑکی سے نکاح نہ کیا جائے یہ کافر ہیں۔

عورت کے حسن و جمال کی وجہ سے اگر نکاح کیا گیا تو ایسی عورت کو عام طور پر اپنے حسن و جمال پر خوب ناز ہوتا ہے وہ اطاعت کرنا نہیں چاہتی؛ بلکہ اطاعت کروانا چاہتی ہے۔ پھر یہ بھی ذہن میں رکھئے کہ دو تین بچوں کے بعد عورت کی خوبصوتی باقی نہیں رہتی وہ موٹی ہو جاتی یا پیٹ موٹا ہو کر باہر نکل جاتا ہے سینہ پھیل جاتا ہے بے ڈھب ہو جاتی ہے بال جھڑنے لگتے ہیں وغیرہ۔

حسن و جمال والی عورت عام طور پر شوہر کی خدمت گزار کم رہتی ہے، وبال جان بنی رہتی ہے۔ وہ ہر ایک کو اپنا حسن دکھا کر تعریف سننا چاہتی ہے، پھر وہ اپنے مقابلے شوہر کی خوبصورتی کو دیکھتی ہے کہ وہ کیسا ہے؟ کالا ہے، صورت شکل میں اوسط ہے، تو وہ اس کو اپنے مقابلے کچھ بھی نہیں سمجھتی اور دوسرے مردوں پر نظر رکھتی ہے، اس لئے کہ اس کو اس کے معیار کا شوہر ہی نہیں ملا۔

اسی طرح مالدار عورت سے اگر نکاح کیا گیا تو پہلی چیز یہ ذہن میں رکھئے کہ مال اس کے ماں باپ کے پاس رہے گا وہ ساتھ لے کر نہیں آتی۔ صرف جہیز میں اچھا سامان اور روپیہ پیسہ دے دیا جائے گا وہ جس طرح عیش و آرام میں اپنے ماں باپ کے گھر زندگی گزارتی تھی، اسی طرح کی زندگی وہ شوہر کے پاس چاہے گی۔ ورنہ وہ شوہر اور اس کے لوگوں کو غریب اور ادنیٰ سمجھے گی۔ سسرال میں بھی لوگ ایسے شخص کو غریب گھرانے کا داماد تصور کریں گے۔ ایسی عورت کو ماں باپ کی

دولتمندی پر غرور و تکبر رہے گا، وہ پورے گھر کو غلام بنا کر رکھنا چاہے گی، بغیر نوکر کے کچھ بھی گھر کا کام نہیں کرے گی؛ اس لئے نکاح ایسی عورت سے کرو جو مالداری اور قابلیت میں مرد سے کم ہو۔

لڑکی کے انتخاب میں دین داری، امور خانہ داری اور اخلاق کو دیکھا جائے، دین کا پختہ علم رکھتی ہے یا نہیں دیکھا جائے، لڑکی کی ماں کو خاص طور پر دیکھا جائے کہ وہ کتنی دیندار ہے اور کتنی شوہر کی عزت واحترام کرنے والی ہے، ماں باپ بھائی بہنوں میں کتنا اسلام کا لحاظ اور پابندی ہے۔ گھر کے لوگ دین سے بیزار ہیں یا دین کو پسند کرتے ہیں؟ اس کو سمجھا جائے۔ لڑکی کی ماں شوہر پر قابو رکھتی ہے یا شوہر کے تحت کاروبار انجام دیتی ہے، اس کو اچھی طرح جانا جائے جس گھر میں عورت مرد پر چھائی ہوئی ہوتی ہے وہ گھر میں اولاد کی تربیت صحیح نہیں ہوتی اس گھر کی لڑکی بھی اپنی ماں کی روش اختیار کرتی ہے۔

☆ موجودہ زمانے میں مسلم معاشرے کی تباہی وبربادی کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ہم اپنے آقا محمد ﷺ کی ہدایتوں کو نظر انداز کر کے اس کے خلاف رشتے پسند کررہے ہیں اور لڑکا لڑکی کے نکاح میں دین داری کو معیار بنانے کے بجائے حسن وخوبصورتی (گورے پن کو) دولت، حسب ونسب تعلیم، عہدہ وکرسی بنگلہ کوٹھی اور جائیداد کو معیار بنایا ہے، جس طرح لڑکے کے انتخاب میں دیندار لڑکی کو معیار بنانا ہے اسی طرح لڑکی کے لئے بھی دین دار لڑکے کو معیار بنانا ہوگا۔ مگر زیادہ تر جب نکاح کا وقت آتا ہے تو دیندار، پردہ نشین، متقی لڑکیوں کی دنیوی خوشحالی کی خاطر غریب ونادار متقی لڑکوں کو چھوڑ کر دین سے ناواقف، دین سے بیزار، فاسق وفاجر، بدعقیدہ، بےعمل قسم کے مالدار دولت مند گھرانوں کے لڑکوں سے نکاح کر دیا جاتا جس کی وجہ سے وہ لڑکی کو دوسرے ہی دن سے بے پردہ بنا کر نیم برہنہ لباس پہنا کر اللہ کا باغی بنا دیتا ہے ان کی شرم وحیا مٹا دیتا ہے، وہ خود نماز کا پابند نہیں ہوتا، بیوی کو بھی بے نمازی بنا دیتا ہے، فلموں اور گانوں کا شوقین بنا دیتا ہے، حرام مال کھلا کر اس کو دنیا دار بنا دیتا ہے۔ گویا ماں باپ خود بے دین لڑکے کو معیار بنا کر اپنی لڑکی کی دنیا بنانے کے لئے جہنم کے راستے پر ڈھکیل دیتے ہیں اور وہ لڑکی جہنم والے اعمال اختیار کر کے خود بھی اور اپنی اولاد کو بھی برباد کرتی ہے اور شیطان کی نمائندہ بن جاتی ہے یہ گویا ماں باپ کا ظلم ہوگا جس کا ان کو اللہ کے پاس جواب دینا پڑے گا ماں باپ کے اس فیصلے سے وجود میں آنے والا پورا ایک خاندان برباد ہو کر بے دین بن جاتا ہے۔

اسی طرح دوسری طرف دیندار متقی پرہیزگار لڑکے کو خوبصورت ہیروئن پری ڈھونڈ کر یا دولت مند گھرانے کی لڑکی ڈھونڈ کر اپنا گھر بھرنے کے لئے دولت مند، فیشن کی پتلی اور بے دین لڑکی اور بے دین گھرانے کا انتخاب کیا جاتا ہے لڑکا اپنے سسرال جا کر اپنی دینداری پر قائم نہیں رہ سکتا، وہاں گھر کا ہر فرد اور خاندان کی تمام عورتیں بے نمازی بے پردہ، بے حیا، ناچ گانا، بجانا، نیم عریانیت ماڈرن کلچر کو دیکھ کر یہ اکیلا دین پر چل نہیں سکتا اور نہ اس کی بیوی اس کا ساتھ دیتی ہے۔

اگر کسی لڑکا اور لڑکی کے ساتھ ایسا ہو جائے تو وہ اللہ تعالیٰ سے اپنے شوہر کے دیندار بننے یا بیوی میں دینداری پیدا ہونے کی دعائیں شروع کر دے اور اپنی دین داری کی حفاظت کے لئے اللہ تعالیٰ سے رو رو کر مدد مانگتے رہیں، اس لئے ماں باپ کو اپنے آقا ﷺ کی ہدایات پر عمل کرنا چاہئے ورنہ وہ اپنی اولاد کی مختصر مدت تک تو عیش وآرام دیکھ لیں گے مگر آخرت کی ناکامی کو برداشت نہیں کرسکیں گے۔

ماں باپ اور لڑکا لڑکی کو یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ نکاح میں نیت دینداری اور اسلام پر عمل کرنے کی ہو مقدر میں خوبصورت دولت مند، حسب ونسب، تعلیم والا لڑکا یا لڑکی کا ملنا ہے تو وہ خود بہ خود مل کر رہے گا نیت خراب کر کے گنہگار مت بنو اور دینداری کو چھوڑ کر خوبصورتی، حسب ونسب اور دولت مندی کی کوشش مت رکھو؛ اس لئے کہ **عَالَمِ اَلَسْت** میں رشتے بن چکے ہیں، جس سے نکاح ہونا ہے ہو کر رہے گا جو عورت اور جو مرد جس کے قسمت میں آنا ہے آکر رہے گا، بعض لوگ حسن وخوبصورتی، دولت مندی اور دنیوی تعلیم کو پہلے ترجیح دے کر اس کے ساتھ آخر میں دینداری کا معیار بھی رکھتے ہیں یہ بھی اپنے آقا ﷺ کی نافرمانی ہے۔

شادی سے پہلے اگر منگنی ہو جائے پھر بھی لڑکی نامحرم ہی ہوتی ہے اس سے ہاتھ ملانا، گفتگو کرنا یا بے پردہ بنا کر دیکھنا جائز نہیں، حضور ﷺ نے ایک روایت میں نکاح سے پہلے دیکھ سکتے ہو تو دیکھ لو کی تعلیم دی ہے اس کے یہ معنی نہیں کہ ایک لڑکی کو پردہ سے بے پردہ بنا کر سامنے بیٹھا کر دیکھا جائے کیا معلوم کہ دیکھنے کے بعد لڑکا پسند نہ کرے، پھر دیکھنے کے لئے موجودہ زمانے میں فوٹو آسان طریقہ ہے ناپسند کرنے پر اس سے لڑکی کو تکلیف بھی نہیں ہوتی ہے لڑکا لڑکی کو فوٹو دکھا دی جائے۔

☆ حضرت محمد بن مسلمہؓ فرماتے ہیں کہ ایک عورت سے میری شادی کی بات ہونے لگی میں نے چھپ کر اسے دیکھنے کی کوشش کی آخر کار ایک دن میں نے اس کو اپنے باغ میں دیکھ لیا ان کی اس حرکت پر بعض لوگوں نے اعتراض بھی کیا کہ تم رسول اللہ کے صحابی ہو کر ایسا کیا۔ محمد بن مسلمہؓ

فرماتے ہیں کہ میں نے خود آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اس طرح دیکھنے میں کوئی حرج نہیں، اس طرح حضرت جابرؓ نے بھی اپنے ہونے والی بیوی کو پہلے چھپ کر دیکھا اور نکاح کیا۔ (ابوداؤد)

اگر خاندان بدعقیدہ ہو، بدعتی ہو، بے حیا اور بے شرم ہو، بے نمازی ہو تو آئندہ نسل پر اس کا بہت خراب اثر پڑتا ہے، بچے، بیوی نماز کے عادی نہیں بنتے۔ بیوی میکے جا کر نماز اور پردہ کی پابندی نہیں کرتی، ماں باپ کے غلط عقائد پر چلتی ہے، دنیوی اعتبار سے کم سے کم انٹر پڑھی لکھی لڑکی سے نکاح کیجئے، لڑکی بالکل جاہل رہنے سے بھی دین کی سمجھ اعلی طریقے پر حاصل نہیں کرسکتی۔

نکاح کو عبادت کیسے بنایا جائے؟

اسلام نے نکاح کو نہ صرف معاشرہ کی ایک اہم ضرورت بتلایا؛ بلکہ اسے ایک اہم عبادت قرار دیا ہے، بے شعور، غافل اور بے دین لوگوں کے نزدیک نکاح کا تصور عبادت نہیں؛ بلکہ رسم ورواج اور فسق وفجور بن کر رہ گیا ہے؛ چنانچہ بہت سارے لوگ ایمان کا دعوی کرنے اور اپنے آپ کو مسلمان کہنے کے باوجود جنگلی، جاہلوں اور پاگلوں اور بیوقوفوں کی طرح نکاح جیسی اہم عبادت کو اپنے آقا حضرت محمد ﷺ کی سنتوں سے آراستہ کرنے کے بجائے شیطان کی اتباع اور پیروی میں انجام دیکر اس کی پوری روح اور حقیقت ہی کو برباد کردیتے ہیں۔ اور نکاح کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی رحمت وبرکت کو حاصل کرنے کے بجائے لعنت اور عذاب کے مستحق بن جاتے ہیں۔ یعنی نیکیوں اور جنت کا سودا کرنے کے بجائے، گناہ اور دوزخ کا سودا کرتے ہیں۔

ایسے لوگوں کی بے دینی گمراہی، اور دنیا پرستی کا یہ عالم ہوتا ہے کہ وہ نکاح کو عبادت تصور نہ کرنے کی وجہ سے نکاح کا عمل ادا کرنے کے لئے ہر قسم کے ظلم وزیادتی والے اعمال اختیار کرتے اور بے دین انسانوں کی طرح جہالت کا مظاہرہ کرتے ہیں اور دنیا کے دوسرے انسانوں کے سامنے اسلام کی غلط شکل پیش کرکے اسلام کے خلاف خود بھی چلتے اور اسلام کو بدنام کرتے ہیں۔ آج ایسے ہی لوگوں کی وجہ سے زنا آسان ہوگیا ہے اور نکاح مشکل بن گیا ہے؛ چنانچہ ایسے بے دین فاسق اور فاجر لوگ نکاح جیسے پاکیزہ عمل کو ادا کرتے وقت حسب ذیل بیماریوں میں مبتلا رہتے ہیں:

وقت کی بربادی، حرام مال لوٹنا، جاہلانہ رسم ورواج کی پابندی کرنا،
فضول خرچی کی انتہا، اولاد کی اسلامی آداب سے ناواقفیت۔

وقت کی بربادی: ایسے لوگ نکاح کے نام پر خود کا اور تمام مہمانوں کا وقت برباد کرتے ہیں۔ دعوت نامہ پر ایک وقت لکھ کر بلایا جاتا ہے اور نکاح ایک وقت پر ہوتا ہے۔ مہمانوں کو بلا کر، دولہے کا اور کھانے کا انتظار کرایا جاتا ہے۔ جو بدتمیزی اور بداخلاقی کی علامت ہے اور وقت کو برباد کیا جاتا ہے اس طرح کا عمل گویا ایک قسم کا وعدہ خلافی اور جھوٹ ہے، جبکہ وعدہ خلافی اور جھوٹ کا تعلق منافق سے ہوتا ہے، مومن سے نہیں۔ نکاح سے پہلے اور نکاح کے بعد مختلف بے ہودہ رسومات کو ادا کرنے کے لئے مثلاً منجوں، سانچق وغیرہ کے نام پر رتجگا (نیند حرام) کیا جاتا ہے اور رات رات بھر اوقات کو برباد کیا جاتا ہے۔ نکاح کے بعد دولھا دولھن کو رخصت کرنے کے لئے بھی کافی وقت کو برباد کیا جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے دولھا دولہن کی سہاگ رات کا بڑا حصہ شادی خانہ ہی میں گزر جاتا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے وقت کی قسم کھا کر انسانوں کو وقت کی قدر کرنے کی تعلیم دی ہے اور وقت ضائع وبرباد کرنے پر گھاٹے اور خسارے کا احساس دلایا ہے۔ مگر مسلمانوں کی اکثریت کو اپنے وقت کے برباد ہونے کا احساس ہی نہیں، وہ غافل ہی غافل بنے رہتے ہیں۔ عقلمند، سمجھدار، دین دار، متقی پرہیزگار لوگ نکاح کے عمل کو مختصر وقت میں ادا کرکے اپنے وقت کو اور مہمانوں کے وقت کو برباد نہیں کرتے اور نکاح کے بعد مہمانوں کو بیکار باتیں کرتا ہوا بیٹھا کر گناہ میں مبتلا نہیں ہوتے۔ اس لئے نکاح کے عمل کو زیادہ سے زیادہ رات دس بجے سے پہلے ہی مکمل کرلیجئے اور مہمانوں کو بغیر کسی تکلیف کے جلد سے جلد گھر جا کر آرام کرنے اور فجر کی نماز کو ادا کرنے کے قابل رکھئے اور دعوت نامہ پر دواعی اوقات کے ساتھ یہ بھی لکھ دیجئے کہ ''مہربانی فرما کر سوا دس بجے کے بعد تشریف لا کر شرمندہ نہ کیجئے''، اس سے مہمان بھی وقت کی پابندی کریں گے اور دولہا دولہن رات گھر پر گزاریں گے۔

حرام مال کھانے کی جسارت: شادی اور نکاح کے نام پر ایسے لوگ دوسروں کے گھروں کو دن کے اجالے میں لوٹتے اور اپنا گھر آباد کرتے ہیں، خراب لوگ جب فساد مچاتے ہیں تو ایک دوسرے کے گھروں کو شاید چار پانچ سال میں ایک مرتبہ لوٹتے ہیں، مگر یہ بے شعور آخرت سے غافل، بیوقوف، فاسق وفاجر لوگ نکاح کے نام پر ہر روز ایک دوسرے کا گھر لوٹتے ہیں۔ افسوس دیکھنے والوں کو فسادیوں کا لوٹنا تو برا لگتا ہے۔ مگر شادی کے نام پر لوٹنے والوں کا لوٹنا، نہ برا لگتا ہے اور نہ انکی دعوتیں بری لگتی ہیں۔ ایک چور چوری کے مال سے ہمیں کھانا کھلائے تو ہم اس کی دعوت

قبول نہیں کرتے مگر شادی کے نام پر لوٹے ہوئے مال سے مرغ مسلم کی دعوت دی جائے تو ہم خوشی خوشی چلے جاتے ہیں۔قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ناحق ایک دوسرے کا مال کھانے سے سختی سے منع فرمایا،مگر ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے حکم کی کوئی پرواہ ہی نہیں۔

ایسے لوگ حضور ﷺ کے اس ارشاد کو خوب اچھی طرح یاد رکھیں جس کا مفہوم یہ ہے کہ آپ ﷺ نے صحابہ سے سوال کیا کہ میری امت میں مفلس کون ہے؟ صحابہ نے عرض کیا جس کے پاس درہم ودینار نہ ہوں۔حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں میری امت کا مفلس وہ ہے، جو آخرت میں نیکیوں کا انبار لے کر آئے گا، مگر اس نے کسی پر ظلم کیا ہوگا، کسی کا حق دبا دیا ہوگا، کسی کا مال ناحق کھایا ہوگا، تو اس کی نیکیاں ان تمام لوگوں کو دے دی جائیں گی اور دوسروں کے گناہ اس پر ڈال دئے جائینگے اور وہ مفلس ہو جائے گا اس لئے اس حدیث کی روشنی میں ایسے لوگوں کو قیامت کے دن نکاح اور شادی کے نام پر گھوڑے جوڑے کی رقم اور جہیز کے نام پر جو سامان لیا گیا اس کے بدلہ لڑکی کے اور اس کے ماں باپ کے گناہ لینے پڑیں گے اور اپنی نیکیاں دینی پڑیں گی۔بس خوب اچھی طرح یاد رکھئے کہ جہیز اور جوڑے کی رقم کے معاوضہ میں اپنی نماز، زکوۃ، حج اور دوسری نیکیاں دینی ہیں جوڑے کی رقم اور سامان جہیز لے لو۔یعنی نافع چیز کے مقابلہ میں مضر چیز کا، جائز چیز کے مقابلے میں ناجائز چیز کا اور انتہائی اعلیٰ چیز کے مقابلہ میں انتہائی خراب اور ادنیٰ چیز کا سودا کر لو۔گویا ایسے لوگ ذرا سے مزے کی خاطر لڑکی اور اس کے ماں باپ کے گناہ لے کر جہنم کا عذاب خرید رہے ہیں

فضول خرچی کی انتہاء: نکاح کی تقریب میں جتنی فضول خرچی کی جاتی ہے شاید ہی کسی اور تقریب میں پیسے کو پانی کی طرح اتنا بہایا جاتا ہو۔یہاں تک کہ لوگ قرض میں مبتلا ہو کر جھوٹی شان دکھاتے ہیں۔جبکہ اسلام نے فضول خرچی کو حرام قرار دیا اور فضول خرچی کرنے والوں کو شیطان کا بھائی بتلایا ہے۔دولت اللہ تعالیٰ کی امانت ہے۔حدیث میں یہ بات بتلائی گئی کہ حشر کے میدان میں ایک انسان مال کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا اس کا جواب دیئے بغیر آگے نہیں بڑھ سکے گا، مگر ایمان کا دعوی کرنے کے باوجود ایسے لوگوں کو اس کی پرواہ ہی نہیں۔

حدیث میں یہ بھی ہے کہ ''دولت کو غنیمت جانو غربت آنے سے پہلے'' اس لئے کہ اپنے آقا ﷺ کی ہدایت پر پیسے کی حفاظت کیجئے، غیر ضروری پیسہ برباد کر کے گنہگار مت بنئے اور اللہ

تعالیٰ کے غضب کو دعوت مت دیجئے بہت زیادہ شادی خانوں کو، اسٹیج کو دولہے کی موٹر کو، ڈیکوریشن کرنے اور گھروں پر روشنی وغیرہ کرنے سے احتیاط کیجئے اور روشنی ڈیکوریشن سے نور ظاہر نہیں ہوتا۔حضور ﷺ کی اتباع کرنے سے نورانیت ظاہر ہوتی ہے روشنی اور ڈیکوریشن کا نور جھوٹا ہوتا ہے، حضور ﷺ کی سنتوں کا نور، سچا حقیقی اور سکون دینے والا ہوتا ہے۔

جاہلانہ رسم ورواج کی کثرت: ایسے لوگ ایمان کا دعوی اور مسلمان ہونے کا اعلان کر نے کے باوجود اپنے آپکو اللہ کا بندہ بنانے کے بجائے ،نفسانی خواہشات کا بندہ بنا لیتے ہیں اور نکاح کو ادا کرتے وقت ہر قسم کے جاہلانہ رسم ورواج کو اختیار کرتے ہیں۔ان کے نکاح کی تقاریب سنتوں سے آراستہ ہونے کے بجائے غیر اسلامی رسم ورواج سے آراستہ ہوتی ہیں۔وہ اپنے نبی ﷺ کی اتباع کرنے کے بجائے شیطان کی پیروی کرتے ہیں، حالانکہ حضور ﷺ ہر قسم کی جہالت کو مٹانے کے لئے تشریف لائے اور یہ مسلمان ہونے کا دعوی کرنے کے باوجود ہر قسم کی جہالت کو زندہ اور باقی رکھنا چاہتے ہیں اور جاہلانہ رسم ورواج کو قائم کرنے اور پھیلانے میں مدد دیتے ہے۔ رسم ورواج کرنا گویا اسلام کو مٹانا اور کمزور کرنا ہے۔

اولاد اسلامی آداب وحقوق سے ناواقف ہوتی ہے: سب سے اہم اور ضروری بات تو یہ ہوتی ہے کہ ان کی اولاد ازدواج کے اسلامی آداب اور اسلامی حقوق ہی سے واقف نہیں رہتی، ان کو آداب زندگی کی کوئی تعلیم ہی نہیں ملتی۔ان کو شعور دئے بغیر ہی نکاح کے بندھن میں باندھ دیا جاتا ہے وہ ایک دوسرے کے اسلامی حقوق اور اسلامی آداب ہی سے واقف نہیں رہتے؛ چنانچہ اسی وجہ سے آج مسلم معاشرہ میں کثرت سے طلاق اور خلع کے واقعات دیکھنے میں آرہے ہیں۔جبکہ خاندانی زندگی کی خوشگواری اور کامیابی کا دارومدار اسلامی آداب کے جاننے اور اس پر عمل کرنے ہی میں ہے۔اسلام نے زندگی کے بنیادی شعبوں کا دینی وایمانی علم حاصل کرنا فرض رکھا ہے۔جس طرح ایمان سے خالی لوگ اپنی اولاد کی شادی بغیر علم دئے کر دیتے ہیں اسی طرح ایمان والے بھی اپنی اولاد کو زندگی کے مختلف شعبوں کا علم دئے بغیر ہی کر دیتے ہیں۔اس لئے ضروری ہے کہ بحیثیت ماں باپ آپ اپنی اولاد کو شادی سے پہلے، شادی کے بعد والی زندگی کے لئے تیار کیجئے اور ان کو بے شعور نہیں باشعور بنا کر نکاح کے بندھن میں باندھئے، تاکہ وہ کامیاب زندگی گزار سکیں۔

اسلام ایک فطری مذہب ہے اور کوئی انسان بھی اپنی فطرت سے ہٹ کر دو قدم چل نہیں

سکتا اور اگر چلے تو شیطان کا شکار ہو جاتا ہے۔ اگر کوئی اعلان کرے کہ میں شادی سے دور رہنا چاہتا ہوں تو گویا اس نے اپنے آپ کو ایک مصیبت میں مبتلا کرلیا۔ اس لئے زندگی میں سکون اور کامیابی کا دارومدار اللہ تعالیٰ کی اطاعت حضور ﷺ کے طریقے کے مطابق کرنے میں ہے؛

خلاصۂ بحث: یہ کہ مسلمان اگر بیان کردہ چیزوں پر سختی سے عمل کرینگے، تو انشاء اللہ نکاح کی برکات اور نورانیت اپنی زندگی میں پائیں گے اور زندگی کے ہر قدم پر اللہ تعالیٰ کی مدد ان کے ساتھ رہے گی نکاح ایک ضرورت ہے، اس ضرورت کو کم سے کم وقت میں ادا کیجئے اس کے ادا کرنے کو پورے خاندان کنبے اور محلے والوں کو جمع کر کے تکلیف پیدا نہ کر لیجئے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے مدینہ منورہ میں حضور ﷺ کو نکاح کی دعوت میں مدعو کئے بغیر ہی نکاح کیا اور پھر بعد میں حضور ﷺ کو اطلاع دی۔ بیان کردہ پانچ میں سے چار چیزوں کی ذمہ دار زیادہ تر عورتیں ہی ہیں؛ اس لئے کہ جب ایک عورت لڑکی ہوتی ہے تو وہ بحیثیت لڑکی اپنے والدین پر کسی قسم کا بوجھ اور ظلم برداشت نہیں کرنا چاہتی، مگر وہی لڑکی کو جب اللہ تعالیٰ بیٹا دیتا ہے تو وہ بیٹے کی ماں بن کر اللہ تعالیٰ کی ناشکری کرتے ہوئے جہالت کی رسمیں، جوڑے گھوڑے اور سامان جہیز کا مطالبہ کر کے اپنی ہی ہم جنس عورت پر ظلم وزیادتی کرتی اور دین اسلام کو مٹا کر جہالت کے طریقوں کو زندہ کرتی اور خود کو، اپنے گھر والوں کو جہنم کے راستے پر چلاتی ہے۔ عورتوں کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ معراج کے موقع پر حضور ﷺ نے جہنم میں عورتوں کی کثرت کو دیکھا ہے۔ ایمان والوں کو یہ بات سوچنی چا ہئے کہ کیا وہ صرف حالت نماز اور مسجد ہی کی حد تک اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرینگے؟ کیا وہ صرف رمضان اور روزہ ہی کی حد تک مسلمان بنے رہیں گے، جبکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو دین میں پورے پورے داخل ہونے اور شیطان کی پیروی سے منع کیا ہے؛ اس لئے گناہ کے کاموں میں ساتھ دے کر خود کو گنہگار نہ بنائے اور گناہ کے کاموں کو زندہ باقی رکھنے میں مدد نہ کیجئے۔ ہمارے آقا ﷺ حضرت محمد ﷺ ہر قسم کی جہالتوں کو مٹانے آئے۔ مہندی، سانچق، جمعگی، چوتھی کی تمام رسمیں ناجائز، غیر شرعی اور جہالت کی ہیں۔ گانا بجانا، ناچ اور آرکسٹرا والی محفلوں پر اللہ کی لعنت برستی ہے، اس لئے ایسی دعوتوں میں شریک ہونے سے دور رہئے، جوڑے گھوڑے اور سامان جہیز لوٹنے والوں کی دعوت قبول کرنے سے انکار کیجئے، اس لئے کہ یہ ظلم ہے اور ظالم کا ایمان والا ساتھ نہیں دیتا، ورنہ وہ بھی ظالم کے ساتھ شمار کیا جائے گا دولہے کو دلہن کی طرح زیب وزینت دیکر اور پھولوں سے چہرہ

چھپا کر مہندی اور عراش لگا کر عورت نہ بنائے دولہے کے ہاتھ میں چاقو، لیمو، کمر میں کھوپرا، ہاتھوں پر امِ ضامن اور دولہا اور دولہن پر سے کوا، مرغی بکرا، وارنا، دِھنگانہ پکڑنا، سب جہالت اور بے دینی کی علامتیں ہیں اور بارات کے سامنے ناچنا گویا اپنی بے دینی کا ثبوت دینا ہے۔ دعوت کے رقعوں پر کثیر رقم خرچ کر کے اپنی کم عقلی کا ثبوت نہ دیجئے اور دعوت ولیمہ کو حد سے زیادہ پر تکلف بنا کر غریبوں کے لئے مصیبت کھڑا نہ کیجئے۔ نکاح کو ایسا مثالی بنائیے کہ خاندان اور معاشرے کے لوگ آپ کی مثال لے کر اپنی شادیاں کریں۔ ایمان والے ان تمام چیزوں سے دور رہتے ہیں۔ نکاح اسلام کو ظاہر کرنے اور اسلام کی دعوت پیش کرنے کا بہت اچھا طریقہ ہے اس سے دوسری قوموں کو اسلام کی حقیقت سمجھ میں آئے گی۔ اس لئے کہ وہ اپنے ماحول اور معاشرے میں شادی کو ایک انتہائی بوجھ اور تکلیف دہ عمل سمجھ رہے ہیں اور لڑکی کو مصیبت سمجھ رہے ہیں۔ اور وہ آسان طریقہ زندگی کے پیاسے اور تلاش میں ہیں۔ بیان کردہ باتیں دین کی تڑپ وفکر رکھنے والے عقلمند، سمجھدار، متقی پرہیزگار لوگوں کو آسانی سے سمجھ میں آجاتیں ہیں، دنیا دار اور بے دین لوگ اس کو پڑھ کر ناراض ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو دین کی سمجھ عطا فرمائے۔ (آمین)

پہلی ملاقات پر لڑکی کو اپنے خیالات کا اظہار اس طرح کرنا چاہئے

پہلی رات جب لڑکی کی ملاقات لڑکے سے ہو یعنی دلہن کی ملاقات دولہے سے ہو تو لڑکی کو اپنے شوہر کے سامنے اس طرح سے اپنے خیالات رکھنا چاہئے۔

نکاح پر دو رکعت نماز شکرانہ ادا کرتے ہوئے، لڑکی اپنی زندگی کی کامیابی کے لئے دعا کرے۔ اور شوہر سے گزارش کرے کہ وہ بھی اس کی دعا پر آمین کہے؟ اسی طرح شوہر بھی کرے دعا سے فارغ ہونے کے بعد لڑکی شوہر سے یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے ہم دونوں کو میاں بیوی بنایا۔ آپ میرے سردار ہیں، سرتاج ہیں، آپ میری جنت ہیں، میں آپ کے لئے ایک اجنبی لڑکی ہوں۔ آپ مجھ سے واقف نہیں اور نہ میں آپ سے واقف ہوں۔ شادی بیاہ میں کامیاب زندگی گزارنے کے لئے میاں بیوی کا ہم خیال ہونا بہت ضروری ہے۔ ٹکراؤ سے زندگی بنتی نہیں بگڑتی ہے؛ اس لئے میں آپ سے گزارش کرتی ہوں کہ مجھے اپنی زندگی کی شریک حیات کی حیثیت سے رکھتے ہوئے زیادہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت وبندگی کا موقع دیجئے اور اسلام پر مجھے

چلا یئے اسلام سے ہٹنے اور بھٹکنے مت دیجئے۔ مجھے پوری امید ہے کہ آپ مجھے اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل کرنے کا حکم دیں گے اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں سے ہر قدم پر روکیں گے۔ میں آپ کی فرمانبردار بیوی بننے کے لئے آپ کی بھرپور اطاعت کرنے کے لئے یہ جاننا چاہتی ہوں کہ میرے سردار میرے سرتاج کن کن چیزوں کو پسند کرتے ہیں اور کن کن چیزوں کو ناپسند کرتے ہیں خدا کے واسطے مجھے اپنی پسند اور ناپسند بتلا دیجئے تا کہ میں اس کی پابندی کرسکوں اور آپ کو خوش رکھ سکوں۔ میں انشاءاللہ آپ کی اطاعت اللہ کی محبت میں کرنے کے لئے پوری طرح تیار ہوں اور اپنے آپ کو آپ کا نافرمان بنا کر اللہ کی گنہگار بندی بننا نہیں چاہتی، میری آپ سے بس یہ گزارش ہے کہ اسلام کی پابندی کے لئے مجھے مجبور کیجئے تا کہ ہماری زندگی دنیا میں بھی جنت نما بن جائے اور ہم نیک متقی و پرہیزگار بندوں کی طرح رہتے ہوئے اللہ کی رحمتوں اور برکتوں کو لوٹ سکیں اور زیادہ سے زیادہ نیکیاں کما سکیں اور آخرت کو بگڑنے سے بچا سکیں میری یہ خواہش ہے کہ ہم دونوں کی زندگی سے اسلام کو طاقت ملے، لڑکی اللہ تعالیٰ سے یہ دعا بھی کرے کہ اے اللہ! ہم دونوں میاں بیوی میں جس طرح حضورﷺ کو بی بی خدیجہ اور بی بی عائشہ سے محبت تھی ویسی محبت عطا فرما دے۔

لڑکے کو چاہیئے کہ وہ اپنی پہلی ملاقات میں ہی اپنے دینی مزاج کا اظہار کر دے

لڑکے کو بھی چاہیئے کہ جب وہ اپنی بیوی سے پہلی مرتبہ سہاگ رات میں ملاقات کرے تو اس کو اپنی دینی مزاج کا احساس دلا دے، اس سے لڑکی پہلے ہی دن سے اپنے آپ کو اسلامی طور طریقوں پر چلانے کی کوشش کرے گی۔ لڑکی سے کہے کہ ہم دونوں پہلے اللہ تعالیٰ کا شکرانہ ادا کر لیں اس لئے کہ اس نے ہمیں نکاح والی نعمت عطا فرمائی، پھر میں اور آپ دونوں مل کر دعائیں کریں گے۔ آپ چوں کہ اپنے ماں باپ کا گھر چھوڑ کر میرے پاس آئی ہیں، یہ بہت بڑا مجاہدہ ہے، دل غم زدہ رہتا ہے؛ اس لئے غم زدہ لوگوں کی دعا اللہ تعالیٰ جلدی سنتا ہے، آپ ہماری زندگی کی کامیابی کے لئے دعا کریں، میں آمین کہتا جاؤنگا۔ پھر لڑکی سے درخواست کرے کہ وہ اپنی دعاؤں میں اس کا خیال رکھے اور اس کے ساتھ تعاون کر کے اسلام کو مضبوط کرنے میں مدد کرے اور ہم دونوں کی زندگی سے اللہ کی عبدیت و بندگی ہو۔ ہم زیادہ سے زیادہ اللہ اور اس کے رسول کی اتباع کرنے والے بنیں۔ میری اور تمہاری زندگی میں خوشگوار تعلقات کو رکھنے کے لئے عقل اور ہوش سے کام لینا

ہوگا۔ دوسروں کے سکھاوے میں آ کر غلط اور نافرمانی کے کام نہ کرے ہمیشہ حضورﷺ کی ہدایات کو جان کر میرے ساتھ زندگی گزارو کامیاب رہو گی۔ میں اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ آپ اپنے اور میرے خاندان کے خراب، بدچلن، لڑاکو، جاہل اپنے شوہر کی نافرمان، بے دین عورتوں سے دوستی کریں۔ شوہر سے غیر ضروری بحث و تکرار کرنے والوں سے دوستی نہ کیجئے اس سے وہ عورتیں آپ کا ذہن خراب کریں گی اور آپ ان سے قریب رہ کر وہی چیزیں سکھیں گی؛ اس لئے ایسی بے کار عورتوں سے دور رہئے ان سے ملاقات پر سلام کر کے خاموشی اختیار کرنا۔ نماز کی ہر وقت پر پابندی کرتی رہنا۔ اور کام کی بات کرنا، بے کار باتوں کی عادت نہ ڈالو ہر وقت مثبت سوچ اختیار کیجئے منفی سوچ سے دور رہئے، شوہر یہ دعا کرے کہ اے اللہ میری بیوی کو میری آنکھوں کی ٹھنڈک بنا دے اور بی بی خدیجہ اور بی بی عائشہ اور دوسری ازواج کی طرح نیک و فرمانبردار بنا دے۔

شوہر اگر پسند کا نہ ملے، تو صبر کا راستہ اختیار کرے

اعمشؒ ایک بزرگ گزرے ہیں وہ صورت شکل میں خاص نہیں تھے ان کی شادی ایک دیندار خوبصورت عورت سے ہوئی۔ وہ جب بھی اپنی بیوی کو دیکھتے تو کہتے کہ تم بھی جنتی اور میں بھی جنتی۔ ایک دن بیوی نے پوچھا آخر آپ کو یہ کیسے معلوم ہوگیا؟ کہا کہ: جب بھی میں تم کو دیکھتا ہوں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے تم جیسی حسین خوبصورت دیندار و فرمانبردار بیوی عطا فرمائی اور تم مجھ جیسے بدصورت سے شادی کر کے صبر والی زندگی گزار رہی ہو، یہی جنتی ہونے کی علامت ہے کہ تم صبر کرنے والی بنی ہو اور میں شکر کرنے والا بنا ہوں، صبر اور شکر کرنیوالے جنتی ہوتے ہیں۔

رشتے اللہ تعالیٰ کی طرف سے آسمان میں بن چکے ہیں، ہر لڑکی مرد کی پسلی کا جوڑا ہے اس لئے کوئی لڑکی کو اس کا شوہر پسند کا نہ ملے صورت شکل رنگ روپ میں قبول نہ ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کے واسطے صبر کر کے اس کے ساتھ نباہ کر لے، عام طور پر ایسے مرد اپنی بیویوں کے دیوانے اور بہت خیال کرنے والے ہوتے ہیں اور بہت زیادہ ناز نخروں میں رکھتے ہیں۔ خوبصورت مرد کو اپنی جسامت اور خوبصورتی پر ناز و نخرہ ہوتا ہے وہ ہمیشہ اکڑے ہوئے ہوتے ہیں۔

حضرت اعمشؒ نے اپنی حکمت اور دانشمندی سے اپنی بیوی کی تعریف کر کے ان میں مزید اطاعت و فرمانبرداری کا جذبہ بڑھا دیا، یقینی بات ہے کہ جب ایک بیوی کو جنتی بننے کا احساس

ہو جائے تو اطاعت میں کمی نہیں کرے گی، زیادتی کرے گی۔

ماں باپ کو چاہئے کہ لڑکا پسند کرنے کے بعد اس کی فوٹو وغیرہ کسی سہیلی یا بوڑھی عورتوں سے بتلا کر پسند معلوم کرلیں اکثر ماں باپ لڑکیوں کی مرضی معلوم کئے بغیر مال و دولت، قابلیت، عہدہ وکرسی کی وجہ سے جنگلی غیر مہذب، عجیب وغریب نقشہ والوں سے شادی کر دیتے ہیں۔لڑکیاں بے چاری ماں باپ کی پسند پر راضی ہو جاتی ہیں۔ایسی لڑکیوں کو اوپر بیان کئے گے امام اعمشؒ کے واقع کو یاد رکھنا چاہئے اور صبر کا دامن اختیار کرنا چاہئے، ایسی لڑکیاں عام جوڑوں سے زیادے مزے میں رہتی ہیں، شوہر کا لاڈ و پیار بہت ملتا ہے، کل قیامت کے دن اللہ تعالیٰ یہ دیکھے گا کہ یہ محض میرے خاطر اپنے شوہر سے راضی تھی جو لوگ اللہ کے لئے راضی ہوتے ہیں وہ بہت اونچا مقام پاتے ہیں۔

بعض لوگ دولت کی خاطر عرب کے ضعیف بوڑھوں سے نوجوان خوبصورت لڑکیوں کی شادی کر دیتے ہیں، ایسی لڑکیاں بھی ماں باپ کے فیصلے پر صبر کر کے زندگی بھر بوڑھوں کے ساتھ نباہ کرنے کو تیار ہو جاتی ہیں، انشاء اللہ ان کا یہ صبر ان کو جنت میں پہونچائے گا۔

اگر صبر اختیار نہیں کر سکتی تو خلع لے لے تا کہ شوہر کی نافرمانی اور شوہر کو تکلیف دینے سے محفوظ رہ سکے اور اپنی آخرت خراب ہونے نہ دے، مگر یہ بھی خیال رکھے کہ اس وقت کنواری لڑکیوں ہی کی شادی ہونی مشکل ہوگئی ہے، مطلقہ عورت سے جلد کوئی شادی کے لئے تیار نہیں ہوتا، حضور اور صحابہ کے زمانے میں صحابہ دو، دو، تین تین، نکاح کرتے، بیواؤں، مطلقہ عورتوں کا نکاح جلد ہو جایا کرتا تھا، وہ زیادہ دن بغیر شوہر کے نہیں رہتی تھیں آج کل تو کنواری لڑکیاں ہی بہت دنوں تک بیٹھی رہتی ہیں۔

بی بی عائشہ صدیقہؓ کی ایک باندی تھی ان کا نکاح جس صحابی سے ہوا وہ صورت شکل میں ان کو پسند نہیں تھے: مگر وہ اپنی بیوی کو بہت چاہتے اور محبت کرتے تھے، بی بی عائشہؓ کی باندی نے جب علحدگی کی درخواست کی تو ان کے شوہر نے رسول اللہ سے بیوی کو سمجھانے کی، گزارش کی حضور ﷺ نے دو چار مرتبہ اس باندی کو سمجھایا کہ تمہارے شوہر تم کو بہت چاہتے اور پسند کرتے ہیں میں تم کو ان کے ساتھ زندگی گزارنے کو پسند کرتا ہوں، باندی نے رسول اللہ ﷺ سے یہ دریافت کیا کہ یا رسول اللہ! یہ آپ کا حکم ہے یا مشورہ، اگر حکم ہے تو میں فوراً اطاعت کرنے کو تیار ہوں، مشورہ ہے تو اللہ نے مجھے اختیار دیا ہے۔حضور ﷺ نے ہر بار فرمایا: نہیں یہ میرا مشورہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے مرد کو عورت پر فضیلت عطا فرمائی

﴿الرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاء ....﴾ (النساء:۳۴)

مرد عورتوں پر قوام ہیں اس بناء پر کہ اللہ نے ان میں سے ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہے اور اس بنا پر کہ مرد اپنے مال خرچ کرتے ہیں، پس جو صالح عورتیں ہیں وہ اطاعت گذار ہوتی ہیں اور مردوں کے پیچھے اللہ کی حفاظت و نگرانی میں ان کے حقوق کی حفاظت کرتی ہیں اور جن عورتوں سے تمہیں سرکشی کا اندیشہ ہو انہیں سمجھاؤ خوابگاہوں میں ان سے علیحدگی اختیار کرو اور مارو پھر اگر وہ تمہاری مطیع ہو جائیں تو خواہ مخواہ ان پر دست درازی کے لئے بہانے تلاش نہ کرو یقین رکھو کہ اوپر اللہ موجود ہے جو بڑا بالا تر ہے۔

اللہ تعالیٰ نے مردوں کو عورتوں پر ایک خاص قسم کی فضیلت عطا فرمائی اور مرد کو قوّام کا مقام عطا فرمایا یعنی کفیل، ذمہ دار، اور ضرورتوں کو پورا کرنے والا، عورت پر اپنا مال خرچ کرنے والا، اس لحاظ سے عورت کو چاہئے کہ وہ کتنی ہی پڑھی لکھی اونچے خاندان اور دولت مند گھرانے ہی کی کیوں نہ ہو، وہ اللہ تعالیٰ کے فیصلے پر راضی ہو کر اپنے آپ کو شوہر کے برابر، شوہر سے بڑی، قابل نہ سمجھے اور اپنے کو اس کی ماتحت سمجھ کر اس کی عزت و عظمت کرتی رہے، اگر وہ ایسا کرے گی تو کامیاب زندگی گزار سکے گی۔

☆ موجودہ زمانے میں مغربی قوموں کی طرف سے اللہ کے قائم کردہ حقوق کے مقابلے یہ نعرہ دیا گیا کہ عورت مردوں سے کم نہیں، وہ بھی مردوں کے برابر کا حق رکھتی ہے؛ چنانچہ اس گمراہ پروپگنڈے سے مغربی لوگوں کی زندگی خود جہنم بن چکی ہے اور مسلمانوں میں جو لڑکیاں اسلامی تربیت سے دور ہیں اور ڈاکٹر، انجینیر اور دوسری ڈگریاں والی ہیں وہ بھی مغرب کے اس پروپگنڈے سے متاثر ہو کر اپنے شوہروں کو بڑا نہیں مانتیں اور نہ ان کے تابع رہ کر زندگی گزارنا چاہتی ہیں جس کی وجہ سے ان کی زندگیوں میں فساد برپا ہو جاتا ہے۔

عام طور پر عورت اپنے مال، تعلیمی قابلیت یا خاندانی رعب یا حسن و جوانی کے ذریعے اپنے شوہر کو قبضے میں رکھنا اور غلام بنانا چاہتی ہے اور گھر پر اپنی حکومت قائم کرتی ہے یاد رکھئے جس گھر میں عورت کا راج ہو وہ گھر تقریباً تباہی و بربادی پر چلا جائے گا، وہاں نہ اولاد پر کوئی کنٹرول رہے گا اور نہ ان کی تربیت ہی ہو سکے گی اولاد بگاڑ کا شکار ہو جائے گی، رشتے داروں سے تعلقات صحیح نہ ہوں گے اکثر ایسے گھروں میں شوہر کے لوگوں سے تعلقات ٹوٹے ہوئے ہوں گے اور جاہلانہ رسم

ورواج اور فضول خرچی کا بازار گرم رہے گا۔

☆ عورت کو چاہئے کہ وہ مرد کی صلاحیت کم ہونے پر اس کو عقل دیتی رہے اچھے مشورے دے، اور شوہر ہی کو بڑا مانتی ہوئی محبت، نرمی، اور حسن سلوک سے شوہر کو ڈھنگ، سلیقہ بتلاتی رہے۔

☆ موجودہ زمانے میں اکثر لڑکے کم پڑھے لکھے ہیں اور لڑکیاں زیادہ پڑھ رہی ہیں، جس کی وجہ سے عقل وفہم میں مرد کمزور ہوتے ہیں، پھر بھی ان کے مرتبے اور مقام کا لحاظ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی خاطر ان کو ''قوام'' مانے اور اس کی عزت واحترام کرے اور اس پر حکومت نہ چلائے اور اپنا غلام نہ بنائے، یہی اسلامی تعلیمات کا حکم ہے۔

☆ موجودہ زمانے میں جو لڑکیاں عالم بن رہی ہیں ان میں بھی بہترین ماں، بیٹی، بیوی بننے کی صلاحیت پیدا ہونا چاہئے وہ مسائل کی عالم بن کر غیر عالم سے نکاح کرتیں، شوہر اور اس کے گھر والوں کو جاہل ان پڑھ سمجھ کر اپنی عالمہ کا رعب ڈالتی ہیں جس کی وجہ سے طلاق کی نوبت پیدا ہو رہی ہے، ایسی عورتوں کو بھی چاہئے کہ وہ عقل وفہم کا صحیح استعمال کر کے اپنے شوہر اور اس کے گھر والوں کو عزت کا مقام دے کر ان کی محبت کے ساتھ اصلاح کریں۔

☆ اکثر عورتیں مرد کو قابو میں کرنے اور ان پر حکومت کرنے کے لیے جھاڑ پھونک کا بھی راستہ اختیار کرتی ہیں، تا کہ ان کا شوہر کتے کی طرح ان کے قابو میں رہے، یہ گمراہی اور مشرکوں کا طریقہ ہے۔ جس میں اکثر مسلمان عورتیں گرفتار ہیں۔ شوہر کو اپنے اخلاق، اپنی خدمت، وجاہت کے ذریعہ اپنا بنایا جائے اور اس کا دل جیتا جائے یہ طریقہ چھوڑ کر شیطانی طریقوں سے اپنا بنانا جہالت اور نادانی ہے۔

☆ مرد کو ''قوام'' کی پوزیشن نہ ملے تو گھر برباد ہو جاتا ہے۔ عورت یہ خیال رکھے کہ میرا شوہر گھر کا امیر ہے، سردار، حاکم ہے اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ میں اس کی اطاعت کروں اس لئے مجھ پر اس کی اطاعت لازمی ہے مرد یہ تصور رکھے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے ان سب کی ذمہ داری دے کر قوام بنایا۔ مجھے اللہ کے پاس جواب دینا پڑے گا مجھ سے اپنی ذمہ داریوں کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

☆ عورت مرد کے مقام کو یاد رکھنے کے لئے ہمیشہ اپنے ذہن میں اس حدیث کو رکھے اللہ کے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ اگر میری شریعت میں سجدہ جائز ہوتا تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ شوہر کو سجدہ کرے اس لئے کہ شوہر کے حقوق اس کی بیوی پر بہت زیادہ ہیں اور عورت اس کی

ادائیگی سے عاجز ہے۔ (مسند احمد، نسائی)

☆ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو حضور ﷺ نے پوچھا: کیا تم شوہر والی ہو تو اس نے کہا: ہاں: تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ تیری جنت بھی ہے جہنم بھی۔ (مسند احمد)

زندگی کے تمام کاموں میں اپنی نہ چلائے؛ بلکہ شوہر کو بڑا مانتی رہے اور اس کا اکرام کرتی رہے اور شوہر کی خوشی میں اپنی خوشی ظاہر کرے اور شوہر کو سامنے رکھ کر شوہر ہی کے ذریعہ تمام معمولات طے کرے، شوہر کو ہٹا کر یا پیچھے رکھ کر کوئی بات نہ کرے۔ اگر شوہر غیر اسلامی چیزوں کا حکم دے تو محبت اور نرمی کے ساتھ اللہ اور رسول کا واسطہ دے کر خدا کے ناراض ہونے کو سمجھاتی رہے اور اللہ کی لعنت برسنے کا احساس دلائے، اس سے وہ اللہ کے پاس جواب دہ رہے گا اور بیوی گناہ سے بچ جائے گی شوہر کم عقل ہو تو اپنی بات منوانے کے لئے اچھے انداز سے مشورہ دے کر اس کے فائدے اور نقصانات بتلا کر شوہر کو تیار کرے، اس سے شوہر کا بڑا پن برقرار رہے گا اور بیوی کی بات بھی پوری ہوگی۔

موجودہ زمانے میں عورتیں مردوں کی عقلوں پر سوار ہیں اور اپنا بڑا پن رکھتی ہیں جس کی وجہ سے شادی بیاہ سے لے کر زندگی کے تمام کاموں میں بدعات، وخرافات، جاہلانہ رسمیں اور اسلام کی خلاف ورزیاں عورتوں ہی کی وجہ سے مسلم معاشرے میں پیدا ہوگئی ہیں۔

☆ ایک حدیث میں ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: اگر عورت اپنے شوہر کے زخموں کو اپنی زبان سے چاٹ لے تب بھی مرد کا حق ادا نہیں کر سکتی اس کے معنی یہ ہیں کہ عورت اگر مرد کی کوئی ایسی خدمت کرے جس سے اسے کراہت یا تکلیف ہو تب بھی اس کا حق ادا نہیں ہوتا۔ (ترغیب وترہیب: ۱۹۳۴)

☆ ایک مرتبہ صحابہؓ نے حضور ﷺ سے گزارش کی یا رسول اللہ عجمی لوگ اپنے بادشاہوں اور سرداروں کو سجدہ کرتے ہیں تو آپ ﷺ اس کے زیادہ مستحق ہیں کہ ہم آپ کو سجدہ کریں حضور ﷺ نے اس سے منع فرمایا اور فرمایا کہ اگر میں خدا کے سوا کسی کو سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورتوں کو حکم دیتا کہ وہ اپنے اپنے شوہروں کو سجدہ کریں۔ پھر فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے عورت اپنے خدا کا حق اس وقت تک ادا نہیں کر سکتی جب تک وہ اپنے شوہر کا حق ادا نہ کرے۔ (مجمع الزوائد)

مرد کو اللہ تعالیٰ نے فضیلت اس لئے نہیں دی کہ وہ ''قوام'' بن کر عورت پر سختی کرے، ظلم وزیادتی کرے، یا حکومت چلائے؛ بلکہ عورت کی سرپرستی اور نگہبانی کر کے عورت کو اور اس سے ہونے والی اولاد کو اسلام پر چلائے، ان سے اللہ کی عبدیت وبندگی کرائے۔

☆ بی بی عائشہؓ نے عورتوں کی جماعت سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ: اے عورتوں کی جماعت! اگر تم جان لیتی کہ تم پر تمہارے شوہروں کے کیا حقوق ہیں تو تم ان کے قدموں کے غبار کو اپنے چہرے کے رخساروں سے صاف کرتیں۔ (مصنف ابن شیبہ: ۳/۳۹۸)

پچھلے زمانوں میں عورت کم علمی اور جہالت کی وجہ سے تکلیف دہ بن جاتی تھی؛ لیکن موجودہ زمانے میں دینی تعلیم سے دور رہ کر دنیوی تعلیم کی حماقت میں جاہل اور تکلیف دہ بنی ہوئی ہے۔

☆ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ قوم ہرگز کامیابی نہیں پاسکتی جس نے اپنے امور کسی عورت کے سپرد کر دئے ہو۔ (بخاری: ۴۰۷۳)

اس تاکید کے باوجود مسلمان رسول اللہ کی ہدایات کو پس پشت ڈال کر حکومت کی باگڈور، گھر کے کاروبار اور دفاتر کے انتظامات میں عورتوں کو بڑا ابنا کر قوام کا مقام دیتے ہیں اور خود ان کے تحت غلام بن کر رہتے ہیں اسی وجہ سے ملکوں میں فساد، گھروں میں تباہی و بربادی اور اولاد کی نااہلی دیکھنے میں آتی ہے اور ہزاروں مرد بیوی کے غلام بنے ہوئے ہیں۔

خاوند کا گھر ہی عورت کا اصلی گھر ہے

ایک لڑکی پیدا تو ہوتی ہے کسی گھر میں؛ مگر بیس بائیس سالوں بعد اس گھر کو چھوڑ کر شوہر کے گھر چلی جاتی ہے، اس لئے اس کو اس بات کا اچھی طرح احساس ہو کہ ماں باپ کا گھر جہاں وہ پیدا ہوئی پلی، بڑی ہوئی، پرورش پائی، وہ اس کا اصلی گھر اور ٹھکانہ نہیں، ماں باپ کے گھر میں وہ ایک مہمان اور مسافر ہے؛ بلکہ وہ شادی کے بعد جس گھر میں منتقل ہو جائے گی وہی اس کا اصلی گھر اور ٹھکانہ ہے جہاں اسے زندگی بھر رہنا ہے، گویا وہ اسی گھر کے لئے پیدا کی گئی تھی۔ صرف پرورش پانے اور تعلیم پانے کے لئے ماں باپ کے گھر میں رکھی گئی تھی اس لئے وہ اپنی کامیاب زندگی گزارنے کے لئے اور ایک کامیاب بیوی بننے کے لئے تمام دلچسپیاں اور پسند اپنے اسی نئے گھر سے وابستہ کر لینی ہوگی اور وہیں دل جما کر رہنا ہوگا۔

مگر بعض لڑکیاں شادی کے بعد اپنے شوہر کے گھر کو اپنا اصلی گھر نہیں سمجھتیں اور بار بار ماں باپ کے گھر جا کر یا علحدہ رہنا چاہتی ہیں، یہ فکر اور یہ عمل جھگڑا اور فساد پیدا کرتا ہے ان کا دل سسرال میں نہیں لگتا یہ دو چار دن بعد ماں باپ کے گھر بھاگتی رہتی ہیں یہ نادانی کی بات بھی ہے۔ ذرا غور کرو! شادی کے فوراً بعد شوہر کو لے کر میکے چلے جانا یا علحدہ کر دینا کتنی تباہی اور بربادی پیدا کرتا ہے، وہ ماں باپ جو اپنی اولاد کو بچپن سے پیار و محبت سے پالے، پڑھائے لکھائے، اپنے پسینے کی آمدنی اولاد پر خرچ کر کے کمانے کے قابل بنائے اور پھر لڑکی پسند کر کے اس کی شادی کیئے اب وہی لڑکی ان کے بیٹے کو، جو نئی گھر میں آئی ہے فوراً علحدہ کرنا چاہے اور اس گھر سے دل چسپی نہ رکھے تو کیا وہ برداشت کرسکیں گے اس سے تو جھگڑا پیدا ہوگا۔

ایسی لڑکی کو خود یہ بات سوچنا چاہئے کہ اگر اس کے بھائی کی شادی ہونے پر اس کی بھاوج آ کر اس کے بھائی کو اس کے ماں باپ سے علحدہ کرنا چاہے تو کیا وہ یہ بات برداشت کرسکتی ہے، جب وہ خود اپنے لئے برداشت نہیں کرسکتی تو دوسرے کیسے برداشت کریں گے۔ مومن انصاف کرنے والا ہوتا ہے علحدہ ہونا ہو یا ماں باپ کے پاس رہنا ہو تو دلوں کو جیت کر دلوں میں محبت پیدا کر کے سکون کے ساتھ لڑائی جھگڑے کے بغیر علحدہ ہونا بہتر ہے۔

عورت جب شوہر کے گھر کو اپنا اصلی گھر سمجھتی ہے تو پھر اس گھر کی صاف صفائی کی فکر کرتی ہے، اس گھر میں سامان اور دوسری چیزیں طریقے سلیقہ سے رکھتی ہے، ذرا سی گندگی کو بھی برداشت نہیں کرے گی اس گھر سے اپنائیت پیدا کرے گی گھر کو اپنے شوہر کے آرام اور راحت کی خاطر سجائے گی۔ چادریں، بیڈ شیٹ، مکڑی کے جالے اور گرد و غبار صاف کر کے ہر چیز اس کی جگہ پر رکھے گی اور یہ تصور رکھے گی کہ موت کے ذریعہ ہی شوہر کے گھر کو چھوڑ کر جانا ہے، اب اس کا اصلی ٹھکانہ اور قیام گاہ شوہر کا گھر ہی ہے۔

اکثر لڑکیاں ماں باپ کا گھر قریب رہنے پر شوہر کے گھر سے جاتے ہی فوراً اپنا گھر چھوڑ کر میکے چلی جاتیں اور شام تک وقت گزار کر آتی ہیں اس کو شوہر کے گھر سے زیادہ دلچسپی اپنے ماں باپ کے گھر سے ہوتی ہے۔ شادی کے بعد اس طرح کی حرکت کرنے سے لڑکی کی عزت سسرال والوں میں ختم ہو جاتی ہے اور وہ ہر روز ماں باپ کے گھر جانے سے بہنوں اور ماں کی طرف سے سکھاوٹ پر گھر آ کر نئے نئے جھگڑے کرتی ہے، لڑکی کے ماں باپ کو بھی چاہئے کہ وہ لڑکی کو ہر روز

گھر آنے سے منع کرتے رہیں، لڑکی کی بھاوجیں اور بھائی بہن بھی اس کے ہر روز آنے سے بیزار ہو جاتے ہیں کوئی خاطر تواضع بھی نہیں کرتے ۔ ایسی لڑکیوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ شادی تک ماں باپ کا حق رہتا ہے۔شادی کے بعد ان کا حق ختم ہو جاتا ہے۔شادی کے ساتھ ہی ماں باپ کے گھر کی زندگی ختم ہو جاتی ہے، لڑکی کو شادی کے بعد ماں باپ کے گھر میں مہمان کی حیثیت سے جانا ہی اچھا دکھتا ہے۔اس سے اس کو اور اس کے شوہر کو عزت ملتی اور محبت برقرار رہتی ہے۔ ورنہ خود اس کے بھائی بھاوج اس کا بار بار آنا پسند نہیں کرتے ، بیزار ہو جاتے ہیں، بار بار آنے سے عزت بھی ختم ہو جاتی ہے۔ جو مرد شادی کے بعد سسرال میں بسیرا ڈالتے ہیں وہاں داماد کی کوئی خاص عزت نہیں ہوتی شادی کے بعد لڑکی کے بڑے اور سرپرست اس کا شوہر اور ساس وسسر ہوتے ہیں۔

ماں باپ کو چاہیئے کہ وہ شادی کے ایام میں بیٹی کو بار بار اس بات کی تاکید کرتے رہیں کہ وہ سسرال جا کر ماں باپ بھائی بہنوں کی لاج رکھے، وہ کوئی ایسا عمل نہ کرے جس سے ان کی ناک کٹ جائے اور ان کا خاندان بدنام ہو جائے ۔ اگر وہ نیک نامی پیدا کرے گی تو دوسری بہنوں کی شادی میں آسانی ہوگی۔ دوسری بہنیں اس کو دیکھ کر سسرال میں اچھے طریقے سے زندگی گزارنے کا طریقہ سلیقہ سیکھ سکیں گی وہ شوہر، ساس اور سسرال والوں سے بہترین رول ادا کرے گی تو اپنے عمل اور کردار سے دوسری بہنوں کی تربیت کا ذریعہ بنے گی، گھروں میں چھوٹی بہنوں کی زندگیاں برباد ہونے کی ایک وجہ یہ بھی ہوتی ہے کہ وہ بڑی بہنوں کے نقش قدم پر چلتی اور وہی روش اختیار کرتی ہیں۔ بڑی بہن کی زندگی برباد ہونے پر چھوٹی بہنوں کو سوچنا اور سبق لے کر اپنی زندگی کو سنبھالنا چاہیئے اکثر لڑکیاں ماں باپ، بھائیوں کے بھروسے پر نافرمانی کا راستہ اختیار کرتے ہوئے اپنی زندگی کو برباد کر لیتی ہیں، جب کہ ماں باپ اور بھائی اس کا زیادہ دنوں تک ساتھ نہیں دے سکتے ، وہ میکے واپس آکر پیسے پیسے کی محتاج ہو جاتی ہے، سارا بوجھ باپ اور بھائیوں پر پڑ جاتا ہے۔شادی بار بار نہیں ہو سکتی۔

ماں باپ بیٹی کو ہمیشہ اس بات کی تاکید کرتے رہیں کہ وہ اپنے اندر مومنہ اخلاق واوصاف پیدا کرے اور نیک، دیندار بیوی، بہو اور ماں بننے کی کوشش کرے۔ بیٹی کو بار بار یہ احساس دلائے کہ یہ تمہارا اصلی گھر نہیں ہے اور نہ تم یہاں ہمیشہ رہنے والی ہو، یہاں تم کو اللہ تعالیٰ نے ایک مختصر مدت تک کے لئے ،تربیت کی خاطر رکھا ہے، تم کسی دوسرے گھر کی فرد ہو، جو پیدا تو یہاں کی گئی مگر

کسی دوسرے گھر کے لئے اس لئے تم کو وہ گھر اور وہاں کے لوگوں کو سنبھالنے اور ان کے ساتھ نبھا کر کے زندگی گزارنے کی صلاحیت یہاں رہ کر سیکھنا ہوگا۔ وہاں جا کر رونا ، پیٹنا، ضد، ہٹ دھرمی کرنا، روسنا، پھولنا سب کچھ چھوڑنا ہوگا، بی بی عائشہ صدیقہؓ اور بی بی فاطمہؓ اور دنیا کی ہر لڑکی کو اپنے ماں باپ کا گھر ایک نہ ایک دن چھوڑنا پڑا اس لئے بی بی خدیجہؓ، بی بی فاطمہؓ اور بی بی عائشہؓ کی زندگیوں کو ذہن میں رکھو اور ان کی نقل میں اپنے میکے میں زندگی گزارنے کے قابل بنو۔ ماں باپ اگر اس انداز سے لڑکی کی ذہن سازی کرتے رہیں گے تو انشاء اللہ لڑکی اسلامی کردار اور اخلاق لے کر سسرال جائے گی اور ماں باپ کا نام روشن کر کے بہترین بہو بنے گی۔

انسانی زندگی گواہ ہے کہ جن لڑکیوں نے سسرال جا کر سمجھداری اور ہوش مندی سے کام نہ لیا ان کی زندگیاں برباد ہوگئیں، اکثر نکاح کے ٹوٹنے میں ایک بڑی وجہ ماں باپ اور بھائی بہنوں کی حماقت اور بیوقوفیاں بھی ہیں، وہ لڑکی کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی ہدایات کے خلاف چلنے کی ترغیب غیر شعوری طور پر دیتے ہیں اور لڑکی کو فرمانبردار بیوی بننے کی عقل نہیں بتلاتے اور طلاق کے بعد کے حالات کا احساس نہیں دلاتے صرف غصہ، جوش، اور تیزی میں بیٹی اور بہن کی تائید کر کے اس کی زندگی جوڑنے کے بجائے ،توڑتے اور بہن کی زندگی خراب کر دیتے ہیں۔لڑکی کی زندگی کو برباد کر کے خود ہی تباہی کا ذریعہ اور ذمہ دار بنتے ہیں۔

لڑکیاں اگر اپنے بھائی بہنوں اور ماں باپ کے بہکاوے میں آکر سسرال سے لڑائی جھگڑا مول لیں، اور طلاق لے لیں، تو وہ واپس آکر چند دنوں تک ہی لوگوں کی ہمدردی حاصل کر سکتی ہیں پھر عزت کی نگاہ سے نہیں دیکھی جاتیں، ماں باپ کی زندگی کے بعد تو وہ بھائی بھاوج پر ایک بوجھ بنی رہتی ہیں۔ اس کو بھائی کی اولاد سنبھالنے اور گھر کے کام کاج میں نوکرانی کی طرح استعمال کیا جاتا ہے، بھاوج اس کے پیچھے اس کو برا کہتی رہتی ہے۔ یا پھر بھائی بھاوج اس کو کمانے پر مجبور کرتے ہیں، اب وہ کمائی کی غرض سے غیر مردوں کے درمیان کام کرتی اور اپنی عفت کو بچانا اس کے لئے بہت مشکل رہتا ہے۔ غیر مرد اس کو مطلقہ جان کر بری نگاہوں سے دیکھتے ہیں، شوہر کا گھر ہی اس کا اپنا گھر ہوتا ہے، جہاں وہ گرم نرم سن کر عزت دار طریقے سے رہ سکتی ہے۔طلاق کے بعد اسکے اگر بچے ہوں تو ان کی دیکھ بھال اور تعلیم وتربیت پر کوئی توجہ نہیں دیتا، اس کی زندگی زکوۃ، صدقات اور خیرات پر چلنے والی ہو جاتی ہے ہر ایک اس کو غریب اور بے سہارا جان کر خیر خیرات

دیتا ہے۔ وہ شوہر کے نہ ہونے کی وجہ سے نہ اپنی اولاد کی بہترین تربیت کرسکتی ہے اور نہ اچھی تعلیم دلاسکتی ہے، اس لئے لڑکیوں کو نکاح کے بعد یہ تمام حالات بھی ذہن میں رکھنا ہوگا کہ وہ صبر اور برداشت والی زندگی نہیں گزاریں گی تو وہ طلاق کے بعد بے عزتی کی زندگی گزاریں گی یا پھر اگر ان کی دوسری شادی کردی گئی تو عام طور پر عمر رسیدہ، بیمار، خدمت کا محتاج انسان ہی اس کو اپنے نکاح میں لیتا ہے، بغیر شادی شدہ کنوارا لڑکا اس سے نکاح کو تیار نہیں ہوتا، ایک سمجھدار لڑکی کو اپنے لئے یہ سب حالات کو سمجھنا اور سوچنا ہوگا اور عقل حاصل کر کے شادی کے بعد سنبھل کر زندگی گزارنی ہوگی ۔طلاق کے بعد بھائی کے گھر کی زندگی مجبوری ومحتاجی کی ہوتی ہے۔

سسرالی رشتے داروں کو اپنا سمجھنے سے کامیاب زندگی گزرتی ہے

لڑکی جب شوہر کے گھر چلی جاتی ہے تو سسرال کی دنیا اس کے لئے ایک الگ دنیا ہوتی ہے، اس کو وہاں ساس، سسر، اور شوہر کے بھائی بہنوں سے سابقہ پڑتا ہے۔ ان کے ساتھ تعاون کرنے ان کو خوش رکھنے اور ان کی مدد کرنے سے ہی لڑکی کی زندگی میں خوشحالی اور سکون رہتا ہے۔ سسرالی لوگ لڑکی کی زندگی سے جڑے ہوئے ہوتے ہیں۔

لڑکی اپنے ماں باپ کے گھر میں لاڈ و پیار سے پلتی اور شہزادی کی طرح رکھی جاتی ہے، وہاں اس کی ماں پرائی گھر جانے والی سمجھ کر سب کچھ کام کا بوجھ خود لے لیتی ہے اور لڑکی اپنے ماں باپ کے گھر میں ہر کام، ہر خواہش، اپنی ضد سے منواتی رہتی ہے مگر شادی کے بعد لڑکی کو اپنے ماں باپ کی لاج رکھنی پڑے گی سسرال جا کر اپنی بات منوانے کے بجائے ہر ایک کی بات ماننے میں اس کی کامیابی کا راز چھپا ہوا ہے۔ اس کو وہاں دوسروں سے خدمت لینے کے بجائے خود کو خادمہ اور نوکرانی بننے میں کامیابی ملے گی، اسے دوسروں پر حکم چلانے کے بجائے خود کو سسرال والوں کے حکم کا پابند بنانا ہوگا تب ہی وہ کامیاب ہوسکتی ہے، اپنے گھر کے طریقوں اور اصولوں کو چھوڑ کر اس نئے گھر کے طریقے اختیار کرنے ہوں گے۔

لڑکی سسرال میں جا کر سسرالی رشتے داروں کو اپنا سمجھے تو کامیاب ہوسکتی ہے ان کو غیر سمجھے اور اپنے ماں باپ بھائی بہنوں کی طرح عزت واحترام اور محبت نہ دے تو وہ اس نئے ماحول اور نئے خاندان میں گھل مل نہیں سکتی اور نہ ان کے دلوں میں جگہ پاسکتی ہے۔ ان میں رہتے ہوئے انکو

غیر اور بے گانہ سمجھے تو کبھی کامیاب نہیں ہوسکتی۔

جب لڑکی شوہر کے گھر جائے گی تو گھر کے تمام افراد کی نگاہ اس پر جمی رہے گی، وہ اس نئی عورت کی چال ڈھال، طبیعت ومزاج، حرکات وعادات کا ہر وقت جائزہ لیتے رہیں گے اور دیکھیں گے کہ آیا یہ عورت ہم کو اپنا سمجھتی ہے یا غیر۔ اگر لڑکی انکو اپنا بنالے تو وہ کامیاب زندگی گزار سکتی ہے اس لئے دوسرے ہی دن سے لڑکی کو اس بات کی کوشش کرنی چاہئے کہ وہ اپنے ماں باپ بھائی بہنوں کے مقابلے میں سسرالی رشتہ داروں کو سب کچھ سمجھتی رہے، شوہر کو بھی یہ احساس دلائے کہ وہ اس کے ماں باپ بھائی بہنوں کو اپنے ماں باپ بھائی بہنوں سے زیادہ چاہتی اور ان کی عزت واحترام کرتی ہے تو اسے ساس سسر بھی، بہو نہیں بیٹی کا درجہ دیں گے اور وہ بہو نہیں بیٹی بن کر رہے گی، ساس کی تائید کی وجہ سے سب لوگ اس کی عزت واحترام اور محبت کریں گے اس کی بات مانیں گے، غرض لڑکی ان کو اپنالے تو کامیاب زندگی گزار سکے گی۔

☆ تفسیر کی کتاب روح المعانی میں آیا ہے کہ: انسانوں کے تین ماں باپ ہوتے ہیں ایک وہ جس کی کوکھ سے پیدا ہوتا ہے دوسرے وہ جس سے تعلیم وتربیت پاتا ہے، تیسرے وہ جو اس کے ساس سسر ہوتے ہیں۔ (روح المعانی:۲۳/۱۳)

اس طرح عورت کے بھی تین ماں باپ ہوئے اور ساس سسر اس کے ماں باپ ہی ہیں لہذا وہ ان کو ماں باپ کا درجہ دے اور ان کی ویسی ہی خدمت کے لئے تیار رہے جیسے اپنے ماں باپ کی خدمت واطاعت وہ کرتی تھی، ان کے غصہ اور سختی کو اسی طرح برداشت کرے جیسے اپنی ماں باپ کی سختی اور غصہ کو برداشت کرتی تھی، شوہر کی بہنوں کو اپنی بہنوں کے برابر رتبہ دے اور ان سے انس ومحبت بڑھانے کے لئے اپنا زیور اور کپڑے ان کو استعمال کرنے کو دے اور شوہر کو ترغیب دے کر یا پیسے لے کر ان کی ضرورت کی چیزیں ان کو تحفہ دیتی رہے، تحفہ دینے اور مدد کرنے سے محبت بڑھتی رہتی ہے اپنی ماں کے گھر سے کوئی پھل پھلاری یا کوئی دوسری چیز کھانے کی لائے تو اسے چھپانے کی کوشش نہ کرے سب کو دکھا کر تقسیم کر کے کھائے، ان کو بھی دے کر کھانے کی عادت ڈالے نند اگر شادی شدہ ہو تو ان کے بچوں سے اپنی بہنوں کے بچوں کی طرح پیار ومحبت کرے، ان سے نفرت نہ کرے، ان کو کھانے کی چیزیں یا کھلونے دلایا کرے، جس طرح بہنوں کے بچوں کو برداشت کرتی ہے اسی طرح انہیں بھی برداشت کرے اس سے شوہر کی بہنیں بھابھی کی دیوانی بن

جائیں گی اور عزت کرنے پر مجبور ہوجائیں گی سسرال میں سب کے ساتھ بڑا دل کرنا ہوگا۔

جب تک ساس سسر باحیات رہیں ان کی خدمت کے لئے آدھی رات کو اپنی نیند قربان کرنے کے لئے تیار رہے ساس کو اس کا مقام دے کر عزت کرتی رہے اس کی جگہ لینے کی کوشش نہ کرے لڑکیوں کو یہ بات اچھی طرح یاد رکھنی ہوگی کہ وہ جس گھر میں جاتی ہیں اس گھر کی اصل مالکہ ساس ہوتی ہے، اگر یہ نئی عورت اس کا مقام لینا چاہے تو لڑائی جھگڑے شروع ہوجاتے ہیں۔ اس لئے اپنی زندگی کی بہتری اسی میں ہے کہ ساس اور نندوں سے الگ ہوکر رہنے کی ہرگز کوشش وفکر نہ کرے۔ اکثر لڑکیاں نئے گھر میں اپنا زور اور اثر چلانا چاہتی ہیں سب کو اپنے اشاروں پر دوڑانا چاہتی ہیں شوہر کو ماں اور بہنوں سے کاٹنے اور علحدہ کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔ اسی میں گھروں کے حالات خراب ہوجاتے ہیں ذرا سوچو کہ جس گھر کا سارا انتظام اور بڑائی برسہا برس سے ساس کے ہاتھوں میں ہے وہ کیسے اپنا اقتدار اور بڑائی تمہارے ہاتھ میں دے دے گی؟ کیسے تم کو بڑا اور عقلمند مانے گی؟ کیسے تمہارے تحت زندگی گزارے گی، وہ لڑکیاں جو سالہا سال سے اپنے بھائی سے قریب ہیں انہیں کیسے الگ کیا جاسکتا ہے؟ لڑکی سسرال جاکر یہ حرکت شروع کردے تو لڑائی جھگڑے اور فساد برپا ہوجاتے ہیں۔ ساس سسر کی بددعائیں شروع ہوجاتی ہیں۔ سسرال والوں سے تعلقات خراب ہوجاتے ہیں بہو سب کی نگاہوں میں اور خاندان میں ذلیل ہوجاتی ہے۔

اچھی دین دار عورت شوہر کو اس کے ماں باپ سے الگ نہیں کرتی اور شوہر کو ادب واحترام سکھا کر ماں باپ کا مقام بتلاتی اور ان ہی کے ساتھ زندگی گزارنے کی ترغیب دیتی ہے وہ جانتی ہے کہ شوہر کے ماں باپ چند دن ساتھ رہیں گے بہنیں چند دنوں ساتھ رہیں گی وہ شوہر کے ماں باپ کو اپنے ماں باپ کی طرح عزت وتعظیم کرے گی ان کی خدمت میں شوہر سے پہلے موجود رہے گی خدمت کرکے احسان نہ جتائے گی اور نہ ساس کی ڈانٹ ڈپٹ پر منہ زوری کرے گی ساس کی ضرورت پر وہ بیٹیوں سے پہلے موجود رہے گی۔

عقلمند اور سمجھدار بہو تو وہ ہے جو اپنے سامنے ساس کو گھر کا کام کرنے نہ دے فوراً دوڑ کر اس کے ہاتھ میں سے جھاڑو، برتن لے لے، اس کو باورچی خانے میں جانے نہ دے اور ساس سسر کے کپڑے دھودے انکا ناشتہ تیار کرکے ان کو کھانے کے دسترخوان پر آنے کی دعوت دے وقت پر ان کو دوا دینا یاد رکھے صبح بیدار ہوتے ہی ان کو سلام کرے اور دعا دینے کی گزارش کرے، ہر روز دعا

دینے کو کہے جوتا چپل پالش کرکے دے۔

☆ سسرال میں کبھی بے دلی، خاموشی اور بیگانگی کے ساتھ نہ رہے کام کاج ختم ہونے کے بعد ان کے ساتھ بیٹھے؛ اللہ رسول کی باتیں کرے ان کے مسائل کو حل کرنے کی عقل بتلائے، بناؤ سنگار کا سامان نندوں کو بھی دیا کرے۔ وہ اگر مہمان بن کر آئیں تو ان کی خاطر تواضع میں بے زاری ظاہر نہ کرے ورنہ وہ بھی ویسا ہی استقبال تمہارا کرے گی ان کو باورچی خانہ جانے نہ دے، شوہر کے بھائی نابالغ ہوں تو ان کو ماں کی طرح دیکھتی رہے اچھی نصیحت کرے اور اگر وہ بالغ ہوں تو اپنے شوہر کو اسلامی تعلیمات بتلا کر ان سے پردہ اختیار کرنے کی اجازت لے۔ عام طور پر فیملی کے تمام افراد ایک ہی گھر میں ہوں تو پردہ کرنا مشکل ہوجاتا ہے ایسی صورت میں دیوروں کے سامنے کم آئے۔ زیادہ تر اپنے کمرے ہی میں رہے ضرورت سے بات کرے مذاق دلگی سے دور رہے۔ بے پردگی سے زیادہ تر بے حیائی کا ماحول جنم لیتا ہے عام طور پر دیور بھاوجوں میں مذاق دل لگی ہوکر شیطان نئے نئے فتنے پیدا کرتا ہے ایسے ماحول سے اپنے آپ کو دور رکھنا ہوگا۔

پھر ایک بار یاد رکھئے کہ جب لڑکی دلھن بن کر شوہر کے گھر جاتی ہے تو گھر کے تمام افراد کی مرکز کا توجہ بنی رہتی ہے ہر کوئی اس کے اخلاق اور اس کے مزاج وڈھنگ کو دیکھنا چاہتا ہے کہ آیا یہ ہم سے اونچے اعلی اخلاق، ڈھنگ اور سلیقہ کی ہے یا نہیں یا یہ بھی جنگلی درختوں کی طرح پرورش پا کر انگریزی میں بات کرنا سیکھ کر صرف تعلیم کا ایک کاغذی سرٹیفیکٹ لے کر آئی ہے، الٹا ہمیں ہی اسے کچھ سکھانا پڑے گا، عام طور پر سسرال والے لڑکی کی دین داری، اخلاق اور گھر گرہستی کی صلاحتیں دیکھتے ہیں؛ اس لئے لڑکیوں کو چاہئے کہ وہ شوہر کے گھر جانے کے بعد عمدہ اور اعلی اخلاق کا مظاہرہ کرتے ہوئے دین کی پابندی کریں اور خدمت سے سب کا دل جیتنے کی فکر کریں اور اپنا پہلا اثر اچھا دے، ناز نخرے نہ بتلائے، سب سے گھل مل کر اچھی طبیعت، ملنسار طبیعت کا مظاہرہ کرے۔ گھر کے ہر فرد کے دل میں جگہ بنانے کی کوشش کرے، غیر ضروری چکر، سر میں درد، پیٹ میں درد یا دیر تک سوتے پڑے رہنے یا اپنے آپ کو کمزور اور بیمار بنانے کی کوشش نہ کرے، بیٹی سے بڑھ کر خدمت کرنے کے لئے تیار رہے کام چور نہ بنے۔

بعض لڑکیاں شوہر کے گھر چلی جانے کے بعد ہر روز ماں اور بہنوں سے گھنٹوں فون پر گفتگو کرتی ہیں۔ گھر میں بعض وقت نرم گرم حالات رہتے ہیں جس کی وجہ سے سسرال اور شوہر کے تمام

حالات ماں اور بہنوں کو سناتی رہتی ہیں کہ شوہر نے یہ غصہ کیا، ساس نے فلاں کام پر ڈانٹا، اس سے غیر ضروری طور پر میکے والوں کو سسرال والوں کے خلاف کرتی اور وہ غلط مشورے دے دیں تو اس پر عمل کرتی ہیں، نرم گرم حالات کچھ وقت گزرنے کے بعد ٹھیک ہوجاتے ہیں، مگر یہ بار بار فون کر کے غلط ماحول پیدا کرتی ہے؛ اس لئے ہر روز فون کرنے سے خرابیاں پیدا ہوتی ہیں، ہر گھر کے الگ الگ حالات ہوتے ہیں، ہفتہ میں ایک مرتبہ جب موڈ اچھا ہو بات کیا کریں، ورنہ اس طرح کی حرکت کرکے لڑکی اپنے ماں باپ میں بی پی، غصہ اور فکر پیدا کرواتی ہے اور ماں باپ یہ سوچتے ہیں کہ ان کی لڑکی کو سکھ نہیں ہے؛ اس لئے اپنے ماں باپ کو بھی پریشانی اور بیماری سے بچانے کے لئے ہفتے میں ایک مرتبہ بات کرنے کی عادت ڈالو۔

اکثر عورتیں سسرال سے جب میکے جاتیں ہیں تو مہینے بھر کے تمام سسرال والوں کے قصے اپنی ماں بہنوں میں بیان کر کے غیبت کے گناہ میں گرفتار رہتی ہیں۔ یا تو سب مل کر ساس اور نندوں کا مذاق اڑاتی یا ان کو جنگلی جاہل سمجھتی ہیں اور سب کے سب غیبت کے گناہ میں مبتلا ہوجاتے ہیں، لڑکی کو چاہئے کہ صبر کر کے دونوں خاندانوں میں محبت پیدا کرانے کی کوشش کرے، اس میں اسی کا فائدہ ہے شوہر اور شوہر کے لوگوں کی برائی میکے والے جتنی کم سنیں گے اتنا وہ ان کی عزت واحترام اور تعظیم کریں گے، اس سے لڑکی کو ہی سکون ملے گا، ورنہ حالات خراب کرنے اور اپنا سکون برباد کرنے میں لڑکی ہی ذمہ دار بنے گی۔ سسرال کی خرابیوں کو اللہ کے واسطے چھپائے اور غیبت سے محفوظ رہیں۔ ماں اور بہنوں کو بھی چاہئے کہ جب لڑکی اپنے سسرال والوں کی کوئی برائی کرے تو اس کو غیبت کہہ کر گناہ بتلا کر روک دیں، ورنہ ان کو اپنی نیکیاں دینی پڑیں گی۔

اکثر عورتیں شوہر کے لوگوں کو عزت دینے کے بجائے اپنے بھائی بہنوں اور رشتے داروں کی بہت قدر کرتی اور اکرام کرتی ہیں یہ کمینہ پن ہے احسان فراموشی ہے اور مومنہ عورت کا کردار نہیں اس سے خاندان میں پھوٹ پڑنی شروع ہوجاتی ہے، نفرت اور عداوت کا ماحول بنتا ہے سسرال والے بھی بے عزتی کا برتاؤ شروع کردیتے ہیں، شوہر کو خوش رکھنے کے لئے سسرالی رشتے داروں سے بھی اچھا سلوک کرو اگر شوہر اپنے رشتے داروں سے ناراض ہو یا بے توجہی برتے یا اچھا سلوک نہ کرے تو حضور ﷺ کی ہدایات سناؤ، مومن کا کردار بتاؤ اور خاندان میں اسلامی مزاج پیدا کرنے کی کوشش کرو۔ اس سے اولاد پر بہت اچھا اثر پڑتا ہے۔

اگر شروع کے دنوں میں ایکٹنگ کر کے گھر کے لوگوں کو دیوانہ بناؤ گی اور اپنی نزاکت کا احساس دلاؤ گی تو پھر زندگی بھر ذلیل رہوگی، کوئی عزت نہیں کریگا بے عزتی کی زندگی گزارنی پڑے گی، نندوں کو برداشت کرنے کی عادت ڈالیں؛ اس لئے کہ وہ زیادہ دنوں تک رہنے والی نہیں ہوتیں ساس کی ہم خیال اور ہم آواز بن جاؤ۔ اس کی زندگی بھی تھوڑے دن کی ہوتی ہے، وہ ہمیشہ ساتھ رہنے والی نہیں ہوتی۔ چند دنوں ساس سسر کے ساتھ رہنا پڑتا ہے، کوئی چیز منگوانا ہو تو ساس سے مشورہ کرو، اپنی ضرورت ساس کے سامنے رکھو۔ پھر شوہر سے کہو۔ ماں کے گھر جانے سے پہلے ساس سے اجازت لے لو، پھر شوہر سے اجازت لو اس سے ساس کا بڑا پن باقی رہے گا اور وہ بہو سے نفرت نہیں کرے گی ہر گھر کا طور طریقہ الگ الگ ہوتا ہے۔ شوہر کے گھر آتے ہی وہاں کے طور طریقے اور ماحول اچھی طرح سمجھو، اگر غیر اسلامی اور جنگلی اور بے ڈھنگا ماحول ہو تو حکمت اور صلاحیت سے بدلنے کی کوشش کرو۔

عورت کو چاہئے کہ وہ شادی کے بعد اپنے شوہر، ساس، سسر اور نندوں کی طبیعت اور مزاج کو اچھی طرح سمجھے، اگر ان کے مزاجوں اور طبیعتوں میں جہالت اور بے دینی ہو تو آہستہ آہستہ ان کی ذہن سازی کرنا شروع کرے اور ہر روز اللہ اور اس کے رسول کی باتیں صحابہ کے واقعات آخرت کے واقعات سناتی رہے جاہل لوگوں کے ساتھ کم بات اور کام کی بات کرنا بہتر ہے۔

کامیاب زندگی گزارنے کے لئے شوہر کے ساتھ یک طرفہ صبر اختیار کرنا ہوگا

بعض مرد طبیعت اور مزاج کے بہت سخت اور غصہ والے ہوتے ہیں، ذرا سی ان کی مرضی کے خلاف بات ہوجائے تو بیوی پر غصہ ہوجاتے ہیں۔ حالانکہ رسول اللہ ﷺ کا ماننے والا ایسا نہیں ہوتا۔ ایسی صورت میں بیوی اپنے آپ کو کامیاب بنانے کے لئے شوہر کے بالکل برعکس ہوجائے اور غصہ کی حالت میں اس کو کوئی جواب نہ دے، بحث نہ کرے اور زبان درازی نہ کرے۔ بحث وتکرار کرنے، پلٹ کر جواب دینے سے جاہل اور سخت مزاج انسان کا بی پی مزید بڑھ جاتا ہے اور لڑائی شروع ہوجاتی ہے۔ ایسی حالت میں بیوی خاموشی اختیار کرلے تو شوہر کچھ ہی دیر میں ٹھنڈا ہو جائے گا، جو عورت شوہر کی کسی بات پر غصہ آجانے پر یک طرفہ صبر کا مزاج پیدا کرلیتی ہے اور قوت برداشت کی عادی ہوجاتی ہے وہ بہت کامیاب رہتی ہے، غصہ آجانے پر فوراً اپنی غلطی نہ ہونے کے

باوجود معافی مانگ لے اور آنکھیں نیچی کر کے خاموشی اختیار کر لے تو کچھ ہی دیر میں مرد کے اندر کا شیطان ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔

☆ گندگی کو گندگی سے نہیں دھویا جاتا؛ بلکہ صبر اختیار کر کے برائی کو اچھائی سے دفع کیا جاتا ہے، غصہ کو پی جانا صبر ہے اور صبر کرنے والوں کے ساتھ اللہ کا وعدہ ہے ''**ان اللہ مع الصابرین**'' اس وقت نفس کو کچھ تکلیف ہوتی ہے، برا لگتا ہے؛ مگر خاموشی میں بہتری ہے حضور ﷺ نے ایمان والوں کو اپنی زبان قابو میں رکھنے کی تاکید کی ہے۔ احمد اور ترمذی کی حدیث میں رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا دنیا اور آخرت کی نجات کس میں ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنی زبان کو قابو میں رکھو اور اپنے گناہوں پر روؤ۔ (مسند احمد، ترمذی)

غصہ شیطان سے ہے اور شیطان آگ سے ہے اور آگ کو پانی سے ٹھنڈا کیا جا سکتا ہے؛ اس لئے شوہر کے غصے کو جلدی ٹھنڈا کرنے کے لئے محبت و نرمی اور ہمدردی کے ساتھ پانی کا گلاس پیش کرو اس کو بیٹھنے، آرام لینے اور لیٹنے دو، جب غصہ کی کیفیت دور ہو جائے تو محبت، نرمی اور آہستگی کے ساتھ صفائی پیش کرو۔ سمجھاؤ اس طرح بیوی اپنا رویہ اختیار کرے گی تو گھر میں لڑائی جھگڑا نہیں ہوگا۔ بچوں کے سامنے بھی میاں بیوی کا تماشہ نہ ہوگا ایک مثال مشہور ہے کہ دو بکرے اگر ایک پل پر لڑیں گے تو دونوں گر کر مریں گے دونوں میں سے ایک شکست مان کر کے بیٹھ جائے اور دوسرے کو اپنے اوپر سے جانے دے تو جھگڑا نہیں ہوتا، دونوں نقصان سے بچ جاتے ہیں۔

☆ عام طور پر صبر کی تعلیم نہ دینے اور لڑکیوں کو کامیاب زندگی گزارنے کے طریقے نہ سکھانے کی وجہ سے اکثر لڑکیاں بے قابو ہو جاتی ہیں۔ ماں باپ کی غیر ضروری تائید یا بہنوں بھائیو ں کے بہکاوے کی وجہ سے یک طرفہ برداشت اور صبر کرنا اپنی بے عزتی سمجھتی ہیں شوہر کے ساتھ تعلقات کی خرابی اور لڑائی جھگڑے میں سب سے بڑی چیز بیوی کا برداشت نہ کرنا اور زبان درازی سوال و جواب پر اتر آنا ہے۔ لڑکی زبان درازی کر کے چیختی چلاتی ہے تو اس سے شوہر کے ساتھ مقابلہ آرائی شروع ہو کر، بعض وقت وہ مار پیٹ پر اتر آتا ہے اور اس کا غصہ مزید بڑھ جاتا ہے۔

شوہر کو غصہ کی حالت میں کنٹرول کرنا ہو تو زبان درازی کرے بغیر، سوال و جواب کرے بغیر یک طرفہ صبر اختیار کرے اور خود اس کے بالکل برعکس رہے، آہستہ اور نرمی سے بات کرے اس کی گالیاں اور پکارے کو ایک کان سے سنے اور دوسرے کان سے چھوڑ دے۔ تھوڑی دیر کے لئے

بے حس اور بے غیرت بن جائے جیسے اپنے ماں باپ اور بڑے بھائیوں کی ڈانٹ سن کر خاموش رہتی ہو۔ ویسے بھی عورت کو اپنی آخرت بنانے اور اللہ کی خاطر قوت برداشت پیدا کرنی چاہئے ورنہ خود اس کی زندگی جہنم بن جائے گی اور وہ گالیاں سنے گی، مار کھائے گی، دوسرے کے سامنے بے عزت ہو جائے گی، شوہر کا غصہ ٹھنڈا ہو جانے کے بعد اپنی صفائی حالت سکون میں پیش کرے، تب وہ خود حقیقت کو جان لے گا اور اگر غلطی بیوی کی نہ ہو تو غصہ کرنے کو خود بیوقوفی سمجھے گا دوسری مرتبہ غصہ کرنے سے پہلے حقیقت کو جاننے کی کوشش کرے گا۔ خوب اچھی طرح یاد رکھو کہ ہر حالت میں خاموشی بہترین علاج ہے، زبان قابو میں رہے تو بڑے سے بڑا فساد ٹل جاتا ہے سخت سے سخت مزاج والا شوہر، نرم با اخلاق، باصبر و محبت سے خدمت کرنے والی بیوی پر غصہ ہو کر شرمندہ ہو جائے گا اور بعد میں پچھتائے گا۔

صبر اختیار کرنے سے بیوی بہت زیادہ فائدہ میں رہتی ہے، بے عزتی سے مار پیٹ سے، گالیاں سننے سے، جھڑکیاں کھانے سے بچ جاتی ہے دیکھنے والے لڑکی کی تائید کریں گے، رحم کھائیں گے، ہمدردی جتائیں گے شوہر غصہ اترنے کے بعد اپنے آپ کو پاگل، دیوانہ اور کم عقل سمجھے گا یہ کب ہوگا؟ جب عورت میں ظرف ہو، برداشت کا مادہ ہو۔ قرآن نے ایمان والوں کو یہ تعلیم دی کہ برائی کو احسن طریقے سے دفع کرو تو تمہارا بڑے سے بڑا دشمن بھی دوست بن جائے گا، پھر یہ تو شوہر ہی ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ نے غصہ آنے پر خاموشی اختیار کرنے کا حکم دیا ہے۔ بیوی شوہر سے کہے کہ اللہ کے لئے خاموش ہو جائیے اس میں ہم دونوں کی کامیابی ہے۔

نکاح زندگی بھر نبھانے کے لئے کیا جاتا ہے شروع شروع میں طبیعت اور مزاج کے ملنے تک کچھ ناسمجھی اور کم عقلی کی باتیں دونوں سے ہو جاتی ہیں؛ اس لئے فوراً صبر اختیار کرنا چاہئے نئی زندگی کے تعلق سے ماں باپ عورت کو سمجھ دیتے رہیں۔

لڑکیوں کو اس بات کی تعلیم دی جائے کہ یہ دنیا امتحان و آزمائش کی جگہ ہے اللہ تعالیٰ امتحان کی خاطر کسی کو نرم اور کسی کو سخت شوہر دیتا ہے کسی کو سخت مزاج، جاہل، غصہ والا شوہر دے کر امتحان لیتا ہے، کسی کو نافرمان، جاہل ٹیڑھی بیوی دے کر امتحان لیتا ہے، اللہ تعالیٰ کی آزمائش دیکھئے بی بی آسیہ کو فرعون جیسا شوہر ملا اور نوح علیہ السلام کو نافرمان بیوی ملی، لہٰذا عورت اس امتحان میں اللہ کو راضی اور خوش کرنے کے لئے شوہر کی ہر صورت میں اطاعت کرے، اگر وہ

کامیاب دنیا سے چلی جائے گی اور اس کا شوہر نا کام ہو جائے گا تو جنت میں اللہ تعالیٰ اس کا نکاح نیک خوبصورت، دیندار کامیاب انسان سے کرادیں گے اور اگر وہ نا کام ہوگئی تو اللہ اس کے مرد کو کامیاب عورت سے نکاح کرادیں گے، دنیا دراصل آخرت کی زندگی بنانے کی جگہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے شوہر کی اطاعت کر کے آخرت کمانے کا موقع عطا فرمایا۔ اچھے کے ساتھ اچھا رہنا کوئی کمال نہیں برے کے ساتھ اچھا رہنا ہی کمال درجہ کی عبدیت ہے، طبیعت کے خلاف چل کر برداشت کرنا ہی اعلی صبر ہے۔ بیوی کے اس طرح برداشت کرنے خوش اخلاق اور نرمی کا مظاہرہ کرنے کے باوجود اگر کوئی شوہر جہالت، غصہ اور تیزی بتلائے تو پھر وہ انسان نہیں درندہ ہے یا درندے سے بدتر ہے، پاگل اور بے وقوف مرد ہے۔

☆ شوہر اگر کوئی کام کرنے کو کہہ جائے اور اس کو بھول گئی ہو، یا فرصت نہ ملنے کی وجہ سے کرنہ سکی، تو شوہر کے آتے ہی معافی مانگ کر اس کام کو کرنے کی کوشش کرے۔

☆ شوہر کی ماں بہنوں نے اگر غلط بہکایا ہو تو ماں بہنوں کے سامنے صفائی پیش کرنے سے جھگڑا بڑھ جاتا ہے سب کے سامنے شوہر کے غصہ کو برداشت کرلو۔ اس سے بے وقوف ماں بہنیں بھی خوش ہو جائیں گی، پھر علحدہ اپنے کمرہ میں اپنی صفائی پیش کردو۔ اس سے شوہر کو گھر کا پورا نقشہ سمجھ میں آجائے گا، ساس اور نندوں کو بھی یہ یاد رکھنا چاہئے کہ جھوٹ اور غلط باتوں سے اگر کسی کو تکلیف دی جائے تو پھر بہو کے گناہ لینے پڑیں گے اور جھوٹی باتوں پر اپنی نیکیاں دینی پڑیں گی یا پھر دنیا سے گزرنے سے پہلے بہو سے معافی مانگ کر اپنے اس گناہ کو مٹانا پڑے گا۔

☆ ہمیشہ شوہر سے آہستہ ادب واحترام سے بات کرنے کی عادت ڈالو۔ چیخ کر چلا کر بات کرنا جہالت اور بے دینی ہے، جو عورتیں مزاج کی تیز ہوتی ہیں صبر نہ کرنے پر نقصان اٹھاتی ہیں یا تو بار بار مار کھاتی ہیں یا ذلیل ہو کر گالیاں سنتی ہیں یا طلاق ہو جاتی ہے۔

☆ اکثر عورتیں اپنی طبیعت اور مزاج کو بدلنے اور اخلاق حسنہ اختیار کرنے کے بجائے تعویذ گنڈہ کے ذریعہ شوہر کو تابع بنانا چاہتی ہیں۔ یہ حرام طریقہ ہے اس کے لئے وہ جھوٹے عاملوں کے پاس پھرتیں اور عقائد خراب کرتیں یا جادو وغیرہ کے عمل بھی کرواتی ہیں اور اپنے آپ کو دوزخ کے لئے تیار کرتی ہیں۔

☆ جو مرد جاہل اور غصہ والے ہوتے ہیں وہ بیوی کا صبر دیکھنے پر ان سے بے انتہا محبت

بھی کرتے ہیں۔ مصیبت اور تکالیف اٹھانے کے بعد ہی راحت وآرام ملتا ہے۔

بعض عورتیں جوانی میں تو فرمانبردار بنی رہتی ہیں؛ مگر جب اولاد جوان ہو جاتی ہے اور کمانے لگتی ہے اور شوہر کمائی سے مجبور ہو کر گھر پر رہتا ہے تو ایسی عورتیں اولاد کی کمائی پر شوہر کو ڈراتی، ڈانٹتی اور غصہ بھی کرتی ہیں۔ شوہر کو مجبور محتاج دیکھ کر غیر ضروری باتیں کرتی ہیں۔ گویا وہ آخری عمر میں گناہ کا سودا کر کے اپنی آخرت کو برباد کر دیتی ہیں، احادیث میں بتلایا گیا کہ بیوی کی نجات کا دارومدار شوہر کی رضامندی پر ہے، مرتے وقت جس عورت کا شوہر اس سے راضی ہو تو وہ جنتی ہوگی اس لئے بڑھاپے میں اپنے شوہر سے اپنے غلطیوں اور نافرمانیوں کی معافی مانگ کر معاف کروالینا چاہئے اور یہ کہنا چاہئے کہ اگر زندگی میں آپ کے حقوق ادا کرنے میں کمی ہوگئی ہو تو مجھے اللہ کے واسطے معاف کردیجئے اور بڑھاپے میں تکلیف دے کر گناہ نہیں مول لینا چاہئے۔

موجودہ زمانے میں ڈوری قانون جو ایک غلط قانون ہے، آجانے کے بعد مسلمانوں کے گمراہ، کم علم والے منافقانہ ذہن رکھنے والے، دین سے بے زار مسلمان، میاں بیوی میں ذرا سی بھی خرابی پیدا ہو جائے تو لڑکیوں کو مرد سے آنکھ میں آنکھ ڈال کر بات کرنے اور پولس کے ذریعہ مرد کو پابند کر کے اس قانون سے ڈراتے ہیں۔ یاد رکھئے ازدواجی زندگی میں پولس یا عدالت کی دھاک یا غنڈا گردی سے زندگی نہیں چلائی جاسکتی، اکثر بے وقوف ماں باپ اس قانون کا سہارا لے کر جہیز ہراسانی کے جھوٹے مقدمے ڈالتے ہیں جھوٹ بولنا منافقانہ عمل ہے۔ یہ منافقوں کا عمل ہے لڑکے کے ظلم پر اس کو پنچایت بٹھا کر سمجھاؤ، اگر وہ نہ سمجھے اور بے دین ہو اور سدھرنے کے مواقع نہ ہوں تو اس کا بدلہ آخرت میں لینے صبر اختیار کرو، مگر اس قانون کا غلط فائدہ اٹھا کر جھوٹا کیس ڈال کر اسلام کا اور مسلمانوں کا تماشہ نہ کرو، اس طرح کا جھوٹا مقدمہ ڈال کر مرد کو دنیا میں تکلیف دینے کی نیت ہوتی ہے تاکہ بدلہ ملے اور اسے تکلیف ہو مگر وہ آخرت کی پکڑ سے بچ جائے گا۔ اس طرح کے کیس ڈال کر آج تک کوئی اپنی بیٹی کی زندگی کو خوشگوار نہ بنا سکا، میاں بیوی میں خرابی کے حالات آئیں تو شہر کے بڑے عالموں کے پاس جا کر اپنا فیصلہ کراؤ۔ عام طور پر طلاق دینے پر بدلہ لینے کے لئے یہ جھوٹے مقدمے ڈالے جاتے ہیں۔ جو قرآن پر ایمان رکھنے والوں کے لئے جھوٹ کا دھبہ ہے کہ مسلمان غیر مسلموں کی طرح جھوٹ بھی بولتے ہیں انسانوں کے لیے دنیا اصل نہیں آخرت اصل ہے، جب ایک مسلمان اللہ پر ایمان رکھتا ہے اور عقیدہ آخرت کے

ذریعہ انصاف چاہتا ہے تو آخرت میں اللہ کے پاس انصاف لے کر اپنی آخرت بناؤ اس کے بجائے اللہ کو چھوڑ کر غیر مسلموں کے پاس جھوٹا مقدمہ ڈال کر خود کو الٹا گنہگار نہ بناؤ۔ میاں بیوی کے جھگڑوں کو حل کرنے کے لئے الفت ومحبت سے کام لیا جائے، سمجھا کر اللہ ورسول کے احکام بتائے جائیں۔ طلاق کے بعد لڑکے کو اپنی زندگی کے برباد ہونے اور اولاد کے بربادی کو سمجھایا جائے لڑکی کو بھی طلاق کے بعد ماں باپ یا بھائی بھاوج کے ساتھ زندگی گزارنے کی تکالیف بتلائی جائے۔ عزت دار زندگی اور بے عزتی کی زندگی سمجھائی جائے، لڑکی کے بھائیوں کو جوش نہیں ہوش سے کام کرنا چاہئے لڑکی کو احساس دلایا جائے کہ ماں باپ کی زندگی کے بعد اس کا اور بچوں کا سارا بوجھ کون کب تک سنبھالیں گے، شادی بار بار نہیں ہوتی ایک بار ہوتی ہے۔ طلاق کے بعد خاندان کے تمام لوگ برا بھلا کہتے ہیں طعنہ دیتے ہیں، زکوۃ وخیرات اور فقیری کی زندگی ہو جاتی ہے۔

بیوی کو غصہ آ جائے تو وہ فوراً یہ خیال کرے کہ اللہ نے شوہر کو بڑا بنایا ہے اس کا درجہ بڑا ہے اور میں چھوٹی ہوں، جس طرح بڑے بچوں کو ڈانٹتے اور غصہ کرتے ہیں اور وہ خاموش رہتے ہیں، اسی طرح مجھے بھی اپنے شوہر کے سامنے خاموش رہنا چاہئے جس طرح وہ اپنے میکے میں ماں باپ اور بڑے بھائی بہنوں پر غصہ نہیں ہوتی پلٹ کر جواب نہیں دیتی، اسی طرح مجھے شوہر کی کچھ ڈانٹ سن کر خاموش رہنا چاہئے، شوہر کا غصہ اترنے کے بعد اسے سمجھاؤ کہ آپ نے فلاں بات غلط کہہ دی میں نے ایسا نہیں کیا، اس میں میری غلطی نہیں ہے حقیقت کو جان کر غصہ کیجئے۔ پوری بات سنے بغیر آپ نے غصہ شروع کر دیا اس پر شوہر اپنی بیوقوفی مانے گا اور آئندہ غصہ کرنے میں احتیاط کرے گا۔

بعض عورتیں غصہ کی تیز ہوتی ہیں شوہر اس کے مزاج کو سمجھے اور بیوی کے غصہ کی حالت کو ٹھنڈے دل سے برداشت کرلے۔ فوراً بیوی کو ٹھنڈا پانی پلائے حضور ﷺ نے غصہ کی حالت میں کھڑے ہو تو بیٹھ جانے یا بیٹھے ہو تو لیٹ جانے یا وضو کرنے کی تعلیم دی ہے۔ (ابوداؤد) دونوں میں سے کسی کو بھی غصہ آئے تو فوراً زبان پر آہستہ آہستہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھتے رہیں ۔ جاہل انسان کے ساتھ جاہل بننا عقلمندی نہیں، بعض عورتیں غصہ کی حالت میں طلاق دینے کو کہتی ہیں اللہ کے رسول اللہ ﷺ نے ایسی عورتوں پر لعنت فرمائی جو بغیر کسی شرعی عذر کے طلاق مانگے اور فرمایا اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے۔ (مسند، احمد، ابوداؤد، ترمذی)

بعض عورتیں حسن وجمال کی وجہ سے خاوند پر حکومت کرنا چاہتی ہیں یہ بہت بڑی بے وقوفی

ہے اور سخت غلطی ہے، اس لئے کہ دو بچوں کے بعد شوہر کا نشہ ختم ہو جاتا ہے اور ان میں لڑائی جھگڑے شروع ہو جاتے ہیں۔ اکثر خوبصورت عورتیں مار بھی کھاتی ہیں، اگر عورت مرد کی خدمت نہ کرے تو مرد بے زار ہو جاتے اور باہر کی خواتین ان کو اچھی لگنا شروع ہو جاتی ہیں۔

لڑکیوں میں قوت برداشت اور صبر کی صفت اپنی ماں کو دیکھ کر پیدا ہوتی ہے، ماں اگر باپ کی فرمانبردار اور اطاعت گزار ہوگی اور شوہر سے بحث وتکرار اور لڑائی جھگڑا کرنے والی نہ ہوگی تو لڑکی بھی ماں کے نقش قدم پر چلتی ہے اور وہی صفت اپنے اندر پیدا کرتی ہے ماں کو باپ سے بحث وتکرار کرتی ہوئی دیکھے اور زبان درازی کرتی ہوئی دیکھے تو وہ بھی اپنے اندر وہی انداز اختیار کرتی ہے۔ عام طور پر جن لڑکیوں کی مائیں باپ پر حکومت کرتی ہیں اور باپ پر حاوی ہوتی ہیں ان کی لڑکیاں بھی شادی کے بعد دب کر زندگی نہیں گزار سکتیں، وہ بھی اپنی ماں کی روش اختیار کرتی ہیں یہی حال لڑکے کا ہوتا ہے، باپ اگر سمجھدار، عقلمند اور سنجیدہ ہو اور ماں پر کنٹرول کرنے والا اور ماں کو حدود وقوانین میں رکھنے والا ہو تو لڑکا بھی باپ کی روش اختیار کرتا ہے اور وہ کسی بھی طرح اپنی بیوی کے کنٹرول میں نہیں آتا۔ اس لئے تربیت میں ماں باپ کا اہم رول ہے۔

عورت اگر شوہر سے اللہ کی خاطر محبت کرنے والی بنے گی تو پھر اس کے لئے شوہر کی نا انصافیاں اور زیادتیاں برداشت کرنا آسان ہو جائے گا۔ شوہر سے مجبوری کے بغیر طلاق کا مطالبہ نہ کرے۔

بیوی پر لازم ہے کہ وہ ہر وقت اپنے شوہر کو خوش رکھے؛ کیوں کہ اس کے شوہر کی خوشی میں اس کی خوشی ہے جو عورت اپنے شوہر کو ناراض رکھتی ہے اللہ کے غضب کو دعوت دیتی ہے، اس عورت کے اعمال صالحہ آسمان تک نہیں جاتے۔

☆ ایک جگہ حضور ﷺ نے فرمایا جو عورت اپنے شوہر سے ناراض رہے اس پر اللہ کی لعنت ہے ایک حدیث میں ہے کہ جب شوہر اپنی بیوی کو بستر پر بلائے اور عورت اپنے شوہر سے ناراض ہو کر رات الگ گزارے تو فرشتے رات بھر اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں۔ (بخاری: ۳۲۳۷)

شوہر سے چلا کر چیخ کر یا بلند آواز سے بات نہ کرو یہ بے حیا اور جنگلی آوارہ عورتوں کا شیوہ اور بے ادبی ہے، شوہر کے تکلیف دینے پر صبر اور نماز سے مدد حاصل کرو۔

جسم کو سجانے سے پہلے دل اور اخلاق کو سنوارو

عورت اگر یہ زعم رکھے کہ مجھے میرے ماں باپ، بھائی پال سکتے ہیں تو وہ شوہر سے ٹکراتی رہتی ہے، یہ گمراہی اور اپنی زندگی کو برباد کرنے کا خیال ہے۔

☆ ایک حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین لوگوں کی کوئی نماز قبول نہیں ہوتی اور ان کی کوئی نیکی آسمان تک نہیں چڑھتی ان میں سے ایک وہ عورت بھی ہے جس کا شوہر اس پر ناراض ہو۔(بیہقی)

عورت یا مرد اگر ایک دوسرے کو ٹنشن دیں تو بی پی (B.P) اور شوگر میں جلد مبتلا ہو جاتے ہیں، شوہر اگر کسی بات پر ناراض ہو جائے یا غصہ ہو جائے تو جواب دینے سے بات بڑھتی ہے بیوی کو چاہئے کہ بات کو بگڑنے نہ دے۔ گھر میں ایسا موقع نہ آنے دے کہ ٹکراؤ کی نوبت پیدا ہو جائے، حضور ﷺ نے یہ تعلیم دی کہ اللہ صبر کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔اس کا مرتبہ بلند کرتا ہے ۔ جو شخص کسی کی بری بات سن کر صبر کرے اور اس کا جواب نہ دے تو فرشتے اس کی طرف سے جواب دیتے ہیں۔(مسند احمد:۹۲۵۱) حضور ﷺ نے یہ بھی تعلیم دی کہ بہادر وہ نہیں جو لوگوں کو پچھاڑ دے؛ بلکہ بہادر وہ ہے جو اپنے غصہ کو پی جائے۔ (بخاری ومسلم)

شوہر کو بھی چاہئے کہ وہ سوچ سمجھ کر غصہ کرے بیوی اگر غصہ کا رویہ اختیار کرے تو اسے بھی صبر وضبط سے کام لینا چاہئے۔حضور نے فرمایا: مومن مرد مومن عورت سے بغض نہیں رکھتے۔اگر بیوی کی ایک خصلت بری لگے تو دوسری پسند آجائے گی۔(مسلم عن ابی ہریرہ) ہم خیالی نہ ہونے کی وجہ سے زندگی جہنم بن جاتی ہے میاں بیوی کمرے کے اختلافات کمرے ہی میں رکھیں۔شوہر کے ساتھ اختلاف پیدا ہو جائے تو بیوی اپنے میکے تک ان باتوں کو نہ پہونچائے؛ بلکہ شوہر کے گھر ہی میں ختم کرے۔نیک خاتون اپنے شوہر کی ظلم وزیادتیوں کو مسکرا کر صبر کے ساتھ برداشت کرتی رہتی ہے چھوٹی چھوٹی باتوں کو بڑا نہیں بناتی۔

اگر شوہر دوسری شادی کر لے تو لڑائی جھگڑا کئے بغیر اس کو برداشت کر لے، حضور ﷺ کی خود ایک سے زائد بیویاں تھیں۔جو حق اللہ نے مردوں کو دیا ہے، اس سے ہٹنے کے لئے اسے مجبور نہ کرے۔حدیث کا مفہوم ہے کہ ایک عورت جب اس کا شوہر دوسری عورت سے نکاح کر لیتا ہے اور وہ اس پر صبر کرتی ہے تو اسے ایک شہید کا ثواب ملتا ہے، شوہر کی خوشی میں خود کو خوش رکھے۔

لڑائی جھگڑوں کی ایک وجہ زیادہ فرمائش اور مطالبات کرنا بھی ہوتا ہے؛ اس لیے بے جا فرمائشوں اور مطالبات سے شوہر کو پریشان نہ کرو، عورت کی اطاعت سے گھر کا نظام ٹھیک چلتا ہے۔

میاں بیوی کو اپنے افراد خاندان کا امیج ایک دوسرے کے سامنے خراب نہیں کرنا چاہئے

اکثر عورتیں شوہر سے بہت زیادہ گھل مل کر اپنے ماں باپ یا بھائی بہنوں کے عاشقی یا آوارہ پن یا لڑائی جھگڑوں کے حالات سنا دیتی ہیں، اس سے مرد کے دل میں سسرال والوں کی عزت باقی نہیں رہتی اور شوہر تمام باتیں اپنے ماں باپ یا بھائی بہنوں کو بتلا دیتا ہے، اس سے لڑکی خود اپنے ماں باپ بھائی بہنوں کو ذلیل وبے عزت کرنے کا ذریعہ بنتی ہے بعض لڑکیاں اپنی بہنوں کے سسرال اور شوہر کی لڑائی جھگڑوں کے واقعات سناتی ہیں اور بہنوئی کے بہن کو ستانے اور سسرال سے مال وصول کرنے کے تذکرے اپنے شوہر کے سامنے بیان کر دیتی ہیں، اس سے وہ خود اپنے شوہر کے ذہن کو خراب کر دیتی ہیں اور اپنے لئے مصیبت کھڑا کر لیتی اور اپنا سکون برباد کر لیتی ہیں۔

شوہر کے دل میں بیوی کے گھرانے کا معیار گر جاتا ہے اور جب وہ کسی بات پر اپنی بیوی پر غصہ ہوتا ہے یا بحث وتکرار ہوتی ہے تو بیوی کو طعنہ دے کر کہتا ہے کہ تم فلاں فلاں ماں باپ کی بیٹی ہو یا تمہارے بھائی بہن ہی آوارہ لوگ ہیں ان ہی کی عادت تم میں آئی ہے۔اس سے میاں بیوی میں نفرت اور دوری پیدا ہو جاتی ہے؛ اس لئے کم بات کرو، کام کی بات کرو۔بکواس مت کرو۔بیکار بات کرنے کی عادت نہ ڈالو۔

شوہر کو بھی چاہئے کہ وہ بیوی کا غلام بن کر اپنے کنبہ اور خاندان کی بداعمالیوں اور جہالتوں کو بیان نہ کرے اور نہ ماں باپ کی برائی بیوی کے سامنے کرے۔اس سے بیوی شوہر کو خود مخالف دیکھ کر اس کے ماں باپ کے ساتھ نافرمانی کا رویہ اور نفرت کا انداز اختیار کرتی ہے۔گویا شوہر خود اپنی بے وقوفی سے اپنے ماں باپ بھائی بہنوں کی عزت گرا دیتا ہے اور ان کو ذلیل کر دیتا ہے اگر میاں بیوی کی طرف سے خاندان کے کسی فرد کی برائی بیان کی گئی؛ تو دونوں اس کو غیبت بتلا کر خاموش کرائیں، ورنہ یہ تمام باتیں آہستہ آہستہ دونوں کے خاندانوں میں پھیلتی ہیں اور دوسرے لوگوں کو برائی سیکھنے کا موقع ملتا ہے۔

کنبے سے علحدہ زندگی گزارنے کی وجوہات

اکثر لوگ اچھے خاصے گھر کو یہ کہہ کر بگاڑتے ہیں کہ شریعت نے عورت کے مطالبہ پر علحدہ رکھنے کا حکم دیا ہے یا وہ شوہر کے ماں باپ کے ساتھ رہنے سے انکار کر دے، صاف صاف کہہ دے کہ وہ علحدہ رہنا چاہتی ہے یہ سب کام دلوں کو توڑے بغیر طریقہ اور سلیقہ سے کیا جائے تو فساد اور خرابیاں پیدا نہیں ہوتیں۔

موجودہ زمانے میں تربیت کے نہ ہونے کی وجہ سے اکثر لڑکیاں آزاد خیال ہوتی ہیں اور وہ کنبہ اور خاندان میں پابندیوں کے ساتھ زندگی نہیں گزارنا چاہتیں، وہ گھر اور گرہستی کے طریقوں سے واقف بھی نہیں ہوتیں، ان کو پکوان اور گھر کا کام کاج کرنا بہت بار معلوم ہوتا ہے، وہ زیادہ تر ہوٹل کے پکوان سے اور نوکر خدمت گزار سے گھر کا کاروبار چلانا چاہتی ہیں، وہ شوہر کے پیسے سے عیش کرنا چاہتی ہیں۔

وہ آزاد خیال ہونے کی وجہ سے شادی سے پہلے سے ہی علحدہ رہنے کا ذہن لے کر آتی ہیں، یا اپنی بہنوں کو سسرال سے علحدہ زندگی گزارتی دیکھ کر بھی علحدہ رہنا چاہتی ہیں، جس کی وجہ سے خاندانوں میں لڑائی جھگڑے اختلافات پیدا ہو کر نکاح ٹوٹ رہے ہیں۔

ماں باپ پر لازم ہے کہ وہ لڑکی کو گھر گرہستی سکھائیں، اخلاق سکھائیں اور دین کی پوری معلومات دیں؛ مگر ماں باپ اس زمانے میں یہ تینوں کام نہیں کر رہے ہیں، وہ اپنی لڑکی کو بی اے، ایم اے اور ایم ایس سی کرادیتے ہیں اور پوچھنے پر کہتے ہیں کہ وہ گھر میں خالی بیٹھ کر کیا کرے گی؟ بعض لوگ تو اپنی لڑکیوں کو انجینیر بناتے ہیں، ایک صاحب نے کہا کہ میرا دیندار گھرانہ ہے، ان سے پوچھا گیا کہ کتنی لڑکیاں ہیں اور وہ کیا کر رہی ہیں؟ انہوں نے کہا بڑی لڑکی انجینیر نگ کر رہی ہے جب ان سے کہا گیا کہ آپ تو کہہ رہے ہیں کہ آپ کا گھرانہ دیندار ہے تو کیا وہ برقعہ پہن کر کسی پلاٹ پر کھڑی ہو کر بلڈنگ بنائے گی یا کسی کمپنی میں بیٹھ کر برقعہ پہن کر مشین بنائے گی؟ آخر یہ کیسی دین داری ہے؟ پھر پوچھا گیا کہ کیا وہ پکوان جانتی ہے انہوں نے کہا کہ بھئی ابھی اسے اپنی تعلیم ہی سے فرصت نہیں ملی پکوان کہاں سے کرے گی؟ ابھی پکوان میں دلچسپی نہیں رکھتی اور نہ پکوان جانتی ہے۔ ان سے پوچھا گیا کہ انجینیر بننے کے لئے لڑکوں کے ساتھ کلاس میں مل کر بیٹھنا پڑتا ہے کیا وہ

برقعہ پہنتی ہے؟ انہوں نے کہا ماڈرن طریقہ پر نوز پیس نہیں لگاتی اسکارف باندھتی ہے کیا وہ نماز کی پابندی کرتی ہے؟ انہوں نے کہا کالج سے تھک کر آتی ہے وقت ملنے پر نماز پڑھ لیتی ہے۔

ماں باپ جب اپنی لڑکی کو گھر میں کام کاج کی عادت ڈالیں گے اور سلیقہ سکھائیں گے تو وہ سسرال جا کر کام کاج کرے گی اور سلیقے طریقے سے زندگی گزارے گی، ورنہ وہاں ماں باپ کو گالیاں سنائے گی کہ جنگلی جھاڑ کو پال کر ہمارے حوالے کر دیئے، موجودہ زمانے میں لڑکیوں کی بڑی تعداد دنیوی تعلیم تو خوب حاصل کر رہی ہے، مگر وہ پکوان سے ناواقف دین سے ناواقف، اور اسلامی اخلاق سے بہت دور ہوتی ہے۔ ایسی صورت میں وہ شوہر کو علحدہ لے کر زندگی گزارنا چاہتی ہے اور پابندیوں اور ساس کے غصہ سے آزاد رہنا چاہتی ہے۔ ماں باپ اتنے بے وقوف ہیں کہ وہ یہ نہیں جانتے کہ کونسی تعلیم لڑکی کے لئے ضروری ہے اور کونسی غیر ضروری اگر لڑکی کو ڈاکٹر یا ٹیچر بنائیں تو وہ قوم اور ملت کی عورتوں اور لڑکیوں کے لئے فائدہ مند ہوگی اس کو لڑکوں کے ساتھ مخلوط تعلیم دلا کر کیسے دین دار بنایا جاسکتا ہے؟ اس کو بی ٹیک انجینیر اور جرنلسٹ بنا کر کیسے کام لیا جاسکتا ہے؟

بعض لوگوں سے پوچھا گیا کیا آپ لڑکی سے نوکری کروانا چاہتے ہیں جو یہ تعلیم دلا رہے ہیں، تو وہ کہتے ہیں نہیں صرف ڈگری حاصل کرنے کے لئے اس کو گھر ہی میں رکھنا ہے یا پھر شوہر کی مرضی۔ بعض کہتے ہیں کہ نہیں زندگی میں اگر کوئی حادثہ ہو جائے تو ایمرجنسی میں یہ ڈگری کام آئے گی، ان کو خدا پر بھروسہ نہیں، ڈگری سے اپنی لڑکی کی پرورش کروانا چاہتے ہیں اور اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ ایسے لوگوں کی لڑکیاں بھر پور جوانی میں بیوہ ہو گئیں اس لئے تعلیم اتنی دلایئے جتنی ضرورت ہو جس سے وہ اپنا شعور اچھا بنا سکے عقلمند بن سکے اور دین کو اچھی طرح سے سمجھ سکے، جب ضرورت کے مطابق تعلیم مل جائے تو شادی ہونے تک گھر پر روک کر اس کو بہترین بیوی، بہو اور ماں بننے کی تربیت کیجئے اور ان کو پکوان کا عادی اور گھر کا سلیقہ طریقہ اور شوہر کے ساتھ زندگی گزارنے کے آداب اور دین کی مضبوط تعلیم دیجئے تو وہ نکاح کے بعد کامیاب زندگی انشاء اللہ گزارے گی، ورنہ پڑھی لکھی ہونے کے باوجود فساد برپا کرے گی، وہ پڑھی لکھی جاہل بنی رہے گی۔ اس کو اللہ و رسول ﷺ کی نہ ہدایات معلوم رہے گی اور نہ وہ آخرت کا ڈر خوف رکھے گی، وہ من چاہی انداز پر زندگی گزارے گی۔

بعض جگہوں پر سسرالی لوگ بہو کو حد سے زیادہ تنگ کرتے ہیں اور بعض مائیں اپنی جہالت سے بہوؤں کو علحدہ ہونے پر مجبور کرتی ہیں، بعض گھرانوں میں بہو ظلم کرتی ہے اور بعض جگہ ساس کا

ظلم بہت ہوتا ہے اور ساس کی جہالت، بے دینی، بداخلاقیوں سے بہو بیٹا گھر سے بھاگ جاتے ہیں؛ اس لئے ساس کو بھی اپنی حالت درست کرنی ہوگی۔

ہندوستانی مسلم معاشرے میں ماں باپ اکثر اپنی اولاد کو شادی کرنے کے بعد ایک ہی گھر میں رکھتے ہیں اور بہو کے ساتھ بیٹی جیسا سلوک نہیں کرتے جس کی وجہ سے بہو میں نفرت اور نافرمانی کا مزاج بڑھتا جاتا ہے اور وہ ظلم کو ایک حد تک برداشت کرتی پھر لڑائی جھگڑے پر اتر آتی ہے، اس طرح کے گھروں میں ساس کو چاہئے کہ وہ بہو کے ساتھ انصاف کا رویہ اختیار کرکے خدا سے ڈرے اور اللہ کے پاس جواب دینے کا احساس پیدا کرکے بہو کو بیٹی کا درجہ دے کر اس کے کام کاج میں نندوں کو بھی ساتھ لگائیں، نندوں کو غیر ضروری بہو کے معمولات میں دخل اندازی سے روکیں۔ اکثر گھروں میں نندوں ہی کی وجہ سے خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں، جب اولاد کو اپنے ہی ساتھ رکھنا ہو تو جہالت اور بداخلاقیوں کو چھوڑنا ہوگا تب ہی بہو بیٹا ساتھ رہ سکتے ہیں۔

☆ اکثر مائیں بہو بیٹا کے ہر روز نہانے دھونے پر طعنہ دیتی ہیں کہ گھر میں نوجوان بہنوں کو رکھ کر نہاتے دھوتے ہیں، ان کے ہر روز نہانے پر اعتراض کرتی ہیں ان کو اپنی جوانی یاد نہیں رہتی آخر انہوں نے اولاد کی شادی کیوں کی؟

☆ بہو کو بیٹی کی طرح نہیں دیکھتی سارے کام کا بوجھ بہو پر ڈال دیتی، وہ اپنی بیٹیوں کے ساتھ آرام کرتی ہے بیٹیوں کو یہ کہہ کر آرام دیتی ہے کہ وہ پرائے گھر جانے والی ہیں، بہو کا کام دن بھر باورچی خانہ سنبھالنا صبح دوپہر اور شام کا کھانا تیار کرنا۔ جھاڑو برتن دھونا وغیرہ ساس اور سسر کے کپڑے دھونا ہوتا ہے۔

☆ بہو اگر اپنے میکے جانے کی اجازت مانگے تو منہ پھلا لیتی ہے یا دو تین دن بعد میکے سے آتی ہے تو ہنستے چہرے سے بات نہیں کرتی غصہ اور منہ پھلا کر بات کرتی ہے جیسے گھر کی نوکرانی دو چار دن کام پر نہ آئی ہو۔

☆ بیٹا اگر اپنی بیوی کو سلام کرے تو زن مرید کا طعنہ دیتی ہے اور اپنی بیوی کو اس کے ماں باپ بھائی بہنوں سے ملانے لے جائے تو بیٹے کو طعنہ دیتی ہے کہ جورو کا غلام ہے، اس کے برعکس اگر خود کا داماد اس کی بیٹی کو سلام کرے اور ماں باپ سے ملانے لائے تو بڑی خوش ہوتی اس کو بااخلاق کہتی اور دعائیں دیتی ہے اور کہتی ہے کہ جب بھی یاد آ جائے اسی طرح آ جایا کرو۔

☆ بہو بیٹا کو سسرال جاتے وقت کچھ تحفہ، مٹھائی یا پھل لے جاتے دیکھ لے تو سسرال والوں کا غلام کہتی ہے اور خود کا داماد مٹھائی اور تحفہ اور پھل وغیرہ لائے تو انتہائی بااخلاق ملنسار اور خوش مزاج کہتی ہے دعائیں دیتی ہے۔ اپنے بیٹے کا سسرال والوں کو ایک معمولی تحفہ دینا برداشت نہیں کرتی، پیسے لوٹانے کا طعنہ دیتی ہے۔

☆ بہو حمل سے ہو تو اس کو آرام لینے نہیں دیتی، زچگی آسان ہونے کا احساس دلا کر اس کو کام کاج کرتے رہنے کی ترغیب دیتی ہے۔ خود کی بیٹی حمل سے ہو تو داماد کو آرام دلانے کا مشورہ دیتی، وزن نہ اٹھانے کے لئے کہتی ہے ہلکا کام کرنے کی ترغیب دیتی ہے۔

☆ بیٹا اگر اپنی بیوی سے مذاق ودلگی کرے تو بداخلاقی تصور کرتی جورو کا غلام کہتی ہے اور داماد بیٹی سے مذاق ودلگی کرے تو خوش ہوتی ہے اور کہتی ہے کہ میرے داماد نے میری بیٹی کو خوش رکھا ہے سکون دیا ہے۔

☆ بیٹا اگر بیوی کو نئے کپڑے لا دے یا سونا یا چاندی کا زیور دلائے تو چہرے کے کیفیات بدل جاتے، برداشت نہیں کر سکتی اور کہتی ہے کہ کیا ضرورت تھی کپڑے بہت ہیں پھر کیوں لایا؟ فضول خرچی کر رہا ہے اس کے برعکس بیٹی کو داماد کپڑے دلائے سونا دلائے تو فضول خرچی نظر نہیں آتی، خوش ہوتی ہے۔

☆ بہو اگر نندوں کو اپنی چیزیں استعمال کے لئے دے تو وہ ان کو استعمال کرکے خراب کر دیتی ہیں اور اگر وہ نہ دے تو بہت برا مانتی ہیں۔ بہو اگر ہر روز بن سنور کر شوہر کا انتظار کرے تو چڑھتی ہے آوارگی کا طعنہ دیتی ہے۔ دن کے اوقات میں یا تعطیل کے دن بیٹا گھر میں ہو تو بہو کو بیٹے کے پاس جانے سے روک کر کام میں لگاتی ہے اور سمجھتی ہے کہ شوہر کو اپنی مٹھی میں کرے گی۔

☆ اکثر مائیں بیٹے کو بلا کر غلط طریقے سے کان بھرتی ہیں بہو کی چھوٹی چھوٹی غلطیوں کو بیان کرتی ہیں تاکہ بیٹا بیوی کی تائید میں نہ رہے۔

☆ نئی نئی دلہن رہنے پر بہو کو بیٹے کے ساتھ زیادہ رہنے نہیں دیتی، بلا بلا کر کچھ نہ کچھ کام کہتی ہے اور کمرے ہی میں پڑی رہنے کا طعنہ دیتی ہے۔

ساس کی یہ تمام حرکتوں سے بہو بدظن ہو جاتی اور اس کو سکون نصیب نہیں ہوتا؛ اس لئے وہ ساس نندوں سے علحدہ رہنا پسند کرتی ہے، اس لئے ساس کو اپنی جہالت اور بدعقلی اور بداعمالیاں

چھوڑنی ہوں گی اور بہو کے ساتھ رہنے کا طریقہ سلیقہ سیکھنا ہوگا تب ہی گھر ٹوٹنے سے بچ سکتا ہے۔

☆ بعض مائیں اپنے لڑکے کو بیوی کو مارنے اور سسرال سے دولت منگوانے کے طریقے سکھاتی ہیں اور مختلف قسم کی جاہلانہ رسمیں کر کے لڑکی والوں سے سامان اور دولت سونا چاندی لوٹتی ہیں، لڑکی کی پہلی ڈیلیوری کے لئے ماں باپ کے گھر بھیج دیتی ہیں، یہ سب جہالت اور غیر اسلامی طریقے ہیں اور ظلم کہلاتا ہے مرنے کے بعد لڑکی والوں کے گناہ لینے پڑیں گے اور اپنی نیکیاں دینی پڑے گی۔

شادی کے فوراً بعد دولھا دولھن کو کچھ دنوں سیر وتفریح کے ساتھ اکیلے میں وقت گزارنے کا موقع دو تو وہ جلد ایک دوسرے کے دوست بن جاتے ہیں، زیادہ سے زیادہ وقت لڑکی کو لڑکے کے ساتھ گذارنے دو۔

عورت کی جنت اور دوزخ اس کا شوہر ہے

☆ ایک حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عورت دیکھ تیری جنت اور دوزخ تیرا خاوند ہے۔ (مسند احمد، نسائی)

☆ بی بی ام سلمہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو عورت اس حالت میں مرجائے کہ اس کا شوہر اس سے راضی تھا تو بے شک ایسی عورت جنت میں داخل ہوگی۔ (ترمذی)

☆ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ کون سی عورت بہتر ہے؟ اس کے جواب میں حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ عورت جو اس کا شوہر اس کی طرف دیکھے تو اسے خوش کردے اور جب وہ کوئی حکم دے تو اس کا کہنا مانے اور اس کی مرضی کے خلاف اپنے جان و مال میں اس کی مخالفت نہ کرے۔ (نسائی، بیہقی)

☆ ایک اور روایت میں حضور ﷺ نے فرمایا: سب سے اچھی عورت وہ ہے جس کو دیکھ کر اس کا شوہر خوش ہو جائے اور جب وہ کوئی حکم دے تو فوراً بجالائے اور ہر وقت شوہر کی رضامندی میں لگی رہے اس کی غیر حاضری میں اپنی آبرو اور خاوند کے مال کی حفاظت کرے۔ (بیہقی، ابن ماجہ)

☆ ایک اور حدیث میں اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ایک وہ غلام جو اپنے آقا سے بھاگا ہوا اور ایک وہ عورت جو اپنے شوہر کی نافرمانی کرے۔ ان کی نماز قبول نہیں ہوتی
(صحیح الترغیب والترہیب: ۱۹۴۸)

☆ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: جو عورت پنج وقتہ نماز کی پابندی کرے، رمضان کے روزے رکھے اور اپنی عصمت کی حفاظت کرے اور اپنے شوہر کی فرمانبرداری کرے تو جنت کے جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے۔ (مشکوۃ)

ذرا غور کرو کہ مردوں کو جہاد میں جا کر اپنی جان کھپا کر شہید ہونا پڑتا ہے، دعوت الی اللہ کی مصیبتیں برداشت کرنی پڑتی ہیں، حلال روزی کے لئے محنت کرنی پڑتی ہے۔ مسجد میں نماز با جماعت اور جمعہ کا اہتمام کرنا پڑتا ہے تیمارداری (تعزیت)، جہاد میں شریک ہونا پڑتا ہے، غرض بہت سارے اعمال صالحہ کرنے پڑتے ہیں تب کہیں وہ جنت میں جانے کے قابل بنتے ہیں، مگر عورتوں کو صرف شوہر کی خدمت کر کے راضی رکھنے پر جنت ملنے کی گیارنٹی دی جارہی ہے۔

ان احادیث کی روشنی میں عقلمند اور سمجھدار عورت کو شوہر کی خوشنودی اور خدمت میں اپنے آپ کو مٹا کر جنت حاصل کرنے کے قابل بن جانا چاہئے، اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے بس آسان اطاعت رکھ دی ہے کہ شوہر جب کسی کام کے لئے کہے تو فوراً اس کی تعمیل کرلے، شوہر کو اپنے اخلاق واعمال سے خوشی دیتی رہے جہاں جانے سے منع کرے وہاں نہ جائے، شوہر کے مال میں فضول خرچی نہ کرے اور بغیر اجازت خرچ نہ کرے اور مال کی حفاظت کرے اور اس کے مال کے بارے میں کوئی ایسا رویہ اختیار نہ کرے جو شوہر کی ناراضگی کا باعث ہو۔

مومن اور جنتی عورت کی پہچان حضور ﷺ نے یہ بتلائی کہ شوہر اگر کوئی چیز امانت کے طور پر رکھواتا ہے تو وہ اس کی حفاظت کرتی ہے اور شوہر کی غیر حاضری میں اپنی عصمت کی حفاظت کرتی ہے، شوہر کی مصیبت اور تنگی میں وہ بھی پوری طرح ساتھ دیتی ہے وہ ہمیشہ شوہر کی فرمانبردار اور شکرگزار بنی رہتی ہے۔

عورت کو یہ خوب اچھی طرح یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی نجات کا پورا دارومدار مرد کی رضامندی پر رکھا ہے اس کے کامیاب ہونے کی آسان شرط صرف یہ رکھی ہے کہ آخری وقت اس کا شوہر اس سے خوش رہے، راضی رہے، اگر اس کا شوہر مرتے وقت اس سے ناراض رہے تو عورت کی آخرت خراب ہو جائے گی؛ اس لئے ہمیشہ عورت مرد کو راضی اور خوش رکھنے والے اعمال کرتی رہے اور یہ صرف اس کی خدمت اور اطاعت سے حاصل ہوگی۔

☆ حضرت انس بن مالکؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر شوہر

ناراض ہو اور شوہر کی ناراضگی پر عورت شوہر کا ہاتھ پکڑ کر یوں کہے کہ جب تک آپ مجھ سے راضی نہیں ہوں گے میں نہیں سوؤں گی تو ایسی عورت جنتی ہے۔

شوہر کو اپنے اخلاق سے گرویدہ کرو، اس کی سب سے بڑی تعویذ عورت کی خدمت، قربانیاں، ہمدردی ہے انسان کی یہ فطرت ہے کہ جب کوئی اس کے ساتھ احسان ومحبت کرتا ہے تو وہ اس کا غلام بن جاتا ہے۔ عورت کی خوبصورتی اس میں ہے کہ جب اس کا شوہر اسے دیکھے تو وہ اس کا دیوانہ ہوتا چلا جائے اس سے سکون پائے، اس کی تعریف کرے۔

☆ حضرت عاتکہؓ وان کے شوہر نے باپ کے کہنے پر طلاق دے دی؛ مگر وہ اپنی بیوی کی جدائی برداشت نہ کر سکے ان کی یہ حالت دیکھ کر والد نے کہا تم ان سے رجوع کر لو۔

☆ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کی بیوی فاطمہ بنت عبدالملک تھی، شاہی خاندان کی تھی، والد نے سونا چاندی زیورات ہیرے جواہرات دیئے، جب آپ امیر المؤمنین بنائے گئے تو اپنی بیوی سے فرمایا: اللہ کے واسطے یہ زیورات بیت المال میں جمع کروا دو یا مجھ سے جدائی اختیار کر لو۔ بیوی نے مال کو چھوڑا؛ مگر شوہر سے علحدہ ہونے کو تیار نہ ہوئی، جبکہ وہ شاہی خاندان کی لڑکی تھی شوہر کے انتقال کے بعد عبدالملک کا بیٹا بادشاہ بنا اس نے اپنی بہن کے زیوارات واپس کرنے کی اجازت مانگی تو بیوی نے کہا جب میرے شوہر کی زندگی میں اس کو میں نے پسند نہیں کیا تو اب مرنے کے بعد کیا کروں اس سے مجھے کہاں خوشی ہوگی شوہر کے انتقال کے بعد بھی شوہر کے خلاف نہ چلیں اور شوہر کی فرمانبردار رہیں۔

عورتیں اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ اے اللہ ہمیں بی بی خدیجہ جیسی شوہر کی خدمت کرنے والی اور شوہر پر قربانیاں دینے والی اور اطاعت کرنیوالی بنادے۔

شوہر کی ہمیشہ تعریف کرو اس کو دیکھ کر بار بار یہ کہو کہ میں آپ کو دیکھ کر فخر کرتی ہوں کہ مجھے اللہ نے نیک اور متقی تعلیم یافتہ شریف سرتاج عطا فرمایا۔

اطاعت سے روک کر عورتوں کو گمراہ کیا جاتا ہے

بعض عورتیں عقل میں کمزور ہوتی ہیں۔ اکثر لوگ ان کو یہ کہہ کر گمراہ کرتے اور شوہر کی اطاعت سے دور کرتے ہیں کہ شوہر کے لئے کھانا پکانا، کپڑے دھونا، بچوں کو سنبھالنا یا اس کے ماں

باپ کی خدمت کرنا یا دیگر گھر کے دوسرے کام کاج کرنا شریعت کی طرف سے پابندی نہیں ہے۔ اگر وہ یہ سب کام کر رہی ہے تو یہ اس کا احسان ہے ذمہ داری نہیں اور نہ ضروری ہے۔ شوہر اس کو مجبور نہیں کر سکتا، بیوی اگر انکار کر دے تو شوہر ملازمہ کا انتظام کرے وہ تو گھر کی ملکہ ہے مالکن ہے۔ اس کا یہ مقام نہیں کہ وہ برتن مانجے یا روٹی پکائے یا کپڑے دھوئے یا جھاڑو دے وہ نوکرانی باندی اور غلام نہیں اس قسم کی باتیں بعض بیوقوف اور احمق قسم کی لڑکیوں کے دماغ میں بیٹھا کر شوہر کی فرمانبرداری اور خدمت کا مزاج ختم کرادیا جاتا ہے۔ کم ظرف اور بے وقوف احمق لوگ گھروں کی زندگی کو برباد کرنیوالے اس طرح سوچتے ہیں، ان کی سوچ بچکانہ، بیوقوفی اور نادانی کی سوچ ہوتی ہے یا بعض عورتوں کو دیوانہ بنا کر مردوں کے برابری کا احساس دلایا جاتا ہے کہ وہ صرف گھر کے لئے نہیں پیدا کی گئی وہ بھی مردوں کی طرح کمائے۔

ایسی عورتوں کو ایرہاسٹس، یا نرس، یا سیل گرلز، یا رسپشنسٹ بنا کر دروازے کے پاس لوگوں کی خوش آمدید کے لئے بیٹھایا جائے اور ہزاروں روپئے تنخواہ دی جائے تو وہ ہوائی جہازوں میں پڑھی لکھی نوکرانی بن کر جہاز کے پورے پاسنجرس کو پانی پلائے گی، کھانا تقسیم کرے گی یا ان کی مدد کے لئے بیل مارتے ہی بھاگ کر آئے گی اور جی حضوری کرے گی یا پھر نرس بن کر غیر مرد کی شرم گاہ دیکھے گی اس کا وقت پر بخار، بی پی، شوگر دیکھے گی اور اس کی خدمت کے لئے دوڑے گی؛ مگر وہی عورت اللہ تعالیٰ کے پاس اجر وثواب جو ادھار ہے دیر سے حاصل کرنے کے لئے اپنے ہی شوہر اور بچوں کی خدمت، ساس سسر کی خدمت اور گھر کے کام کاج کرنے کو تیار نہیں ہوگی، مگر ایرہوسٹس بن کر نوکرانی کا کام کرتی اور غیر مردوں کی خدمت کرتی ہے ایسی عورتوں کو ذرا دماغ استعمال کرنا چاہئے، دنیا بننے سے انسان کامیاب نہیں بنتا آخرت بننے سے کامیاب بنتا ہے۔

یہ بات صحیح ہے کہ شریعت نے بعض کاموں کو بیوی پر لازم نہیں کیا ہے؛ مگر ایسی عورتیں اور ایسے لوگ بھول جاتے ہیں کہ شوہر بھی بیوی کی خوشی اور آرام کی خاطر بعض ایسے کام کرتا ہے جو شریعت نے اس پر فرض نہیں کیا ہے، وہ بیوی کو ہر طرح کا آرام وسکون پہنچانے کی کوشش میں عیش وعشرت کا سامان گھر میں مہیا کرتا ہے۔ موٹر اور موٹر سائیکل پر ڈرائیور کی حیثیت سے بیگم صاحبہ کو لے کر پھرتا ہے۔ بیمار ہو جائے تو اچھے سے اچھے ڈاکٹر کے پاس لے جاتا ہے، بھاری بھاری سوٹ، ساڑیاں دلاتا ہے، ہزاروں روپیوں کا زیور پہناتا ہے۔ دیندار مرد اپنی بیوی پر مال لوٹاتا اور

بیوی کی ملکیت کے زیورات کی خود زکوۃ نکالتا ہے۔ حج وعمرہ اپنی کمائی سے کرواتا ہے۔ گھر خریدتا ہے تو بیوی کو معمولی مہر کے پیسوں کے عوض دیتا ہے۔ بیوی کے میکے کے لوگوں کے ساتھ حسن سلوک کرکے ان کی خوب خاطر تواضع کرتا ہے، ساس سسر کو ماں باپ کا درجہ دیتا ہے، تاکہ بیوی خوش رہے، جب بھی بیوی میکے جانا چاہے یا بھائی بہنوں سے ملنا چاہے تو اس کو لے جاکر ملاتا ہے۔ سسرال میں سالے سالی کی شادی پر ہفتہ بھر کے لئے بیوی کو ماں باپ کے گھر رہنے کی اجازت دیتا ہے ساس سسر بیمار ہوجائیں یا بہنیں بیمار ہوجائیں تو اپنے گھر لاکر یا بیوی کو بھیج کر خدمت کرواتا ہے یا تیمارداری کرواتا ہے۔ پھر بیوی پر مال بھی خوب خرچ کرتا ہے، اچھے عمدہ غذائیں خود ہوٹل میں نہ کھاکر بیوی کے ساتھ کھانے کا ذہن رکھتا ہے۔

اگر وہ یہ سب نہ کرے تو اس پر شریعت پابندی نہیں لگاتی، مگر وہ قانون کے حدود سے آگے بڑھ کر اپنی زندگی کی شریک حیات کی خوشگواری اور اس کو آرام دینے اور خوش وخرم رکھنے کے لئے یہ سب احسان کرتا ہے، یہ سب اللہ کے واسطے خالصتاً بیوی کی محبت والفت کی وجہ سے کرتا ہے کسی فرضیت کے تحت نہیں کرتا۔ وہ جو مال و دولت کماتا ہے اور جو اس کی جائیداد ہوتی ہے، اس کی حفاظت اور اس کا مالک اپنی بیوی کو بھی تصور کرتا ہے اور بیوی سے مشورے لے کر تمام کام انجام دیتا ہے۔ ایک عورت کو اپنے شوہر پر اس طرح سے نظر رکھنی چاہئے، تب ہی اس میں اطاعت وفرمانبرداری کا جذبہ اور شوق پیدا ہوگا۔

اگر وہ یہ سب نہ کرے اور ضرورت کے مطابق چند جوڑے دلا دے اور سونا چاندی نہ دلائے اور زکوۃ اپنے مال میں سے ادا نہ کرے۔ بیماری پر معمولی علاج کرادے، موٹر سائیکل، موٹر پر لے کر پھرنے کے بجائے بسوں میں ماں باپ کے گھر جانے کو کہے۔ بیوی کے میکے کی خاطر تواضع نہ کرے اور عزت نہ کرے اور نہ بیوی کو زیادہ وقت تک ماں باپ کے پاس چھوڑے اور ان کی خدمت کا موقع نہ دے، روپیہ پیسہ حساب کتاب سے دے، مال کو اپنی ملکیت بنائے رکھے۔ چھوٹی چھوٹی غلطیوں پر معاف نہ کرے، نفرت اور بے عزتی کا برتاؤ کرے، تو وہ کیا اپنے شوہر کے گھر خوش رہ سکے گی؟ کیا اس کو سکون نصیب ہوگا؟

☆ حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ شخص ہم میں سے نہیں جو کسی عورت کو اس کے شوہر کے حق میں بگاڑے یا کسی غلام کو اس کے آقا کے حق میں بگاڑ

دے۔ (ابوداؤد)

بعض عورتیں جو بہت زیادہ حسین وجمیل ہوتی ہیں اور جن کو اپنے حسن وجمال کا غرور ہوتا ہے یا جو دولت مند گھرانوں کی ہوتی ہیں یا جو بہت زیادہ تعلیم یافتہ ہوتی ہیں وہ بھی شوہر اور اس کے گھر والوں کی خدمت کے لئے تیار نہیں ہوتیں، ان کو شوہر کی خدمت اور گھر کا کام کاج بوجھ معلوم ہوتا ہے ایسی عورتیں چاہتی ہیں کہ شوہر ان کا خادم اور خدمت گزار رہے وہ ہمیشہ اپنی خوبصورتی، دولت یا تعلیم کا رعب شوہر اور اس کے گھر والوں پر ڈالتیں اور ساس نیز نندوں سے خدمت لیتی ہیں یہ بداخلاقی ہے، اسلامی مزاج کے خلاف ہے اور گناہ ہے۔

☆ حدیث میں ہے کہ اللہ کے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کسی انسان کو دنیا کی یہ چار چیزیں مل جائیں؛ شکر کرنے والا دل، ذکر کرنے والی زبان، مصیبت میں صبر کرنے والا جسم اور فرمانبردار بیوی تو وہ دنیا وآخرت میں بہترین نعمتیں رکھتا ہے۔ ایسی بیوی جو اپنی جان اور شوہر کے مال میں خیانت نہ کرتی ہو۔ (مشکوۃ)

☆ ایک روایت میں اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: نیک اور فرمانبردار بیوی دنیا کا سب سے بہترین سرمایہ ہے۔ (مسلم)

آخر احادیث میں نیک اور فرمانبردار کونسی بیوی کو کہا گیا؟ کس قسم کی عورت نیک فرمانبردار اور دنیا کی بہترین متاع اور سرمایہ بن سکتی ہے؟ ذرا غور کرو!

بیوی اگر اپنے شوہر میں اپنی محبت پیدا کرنا چاہتی ہے تو زیادہ زور اپنے حقوق مانگنے پر نہ دے، اس سے شوہر خود ایک دن حدود سے آگے بڑھ کر اس پر سب کچھ قربان کردے گا اور حسن سلوک کرے گا۔

اسلام نے مومن بیوی کو حکم دیا ہے کہ وہ شوہر کی اطاعت کرے، اس کا حکم مانے، اس لئے مومنہ بیوی پر یہ ضروری ہے کہ شوہر کے تمام جائز احکام کو مانے، اگرچہ شریعت نے وہ احکام فرض نہ بھی کئے ہوں مثلاً سر میں تیل ڈالنا، کپڑے پر پریس کرنا، کوئی چیز مانگے تو لاکر دینا، شوہر کے ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرنا، اس کی بہنوں کے ساتھ اکرام کا معاملہ کرنا شوہر کو چائے پانی لاکر دینا، شوہر اور بچوں کو عمدہ غذائیں پکاکر کھلانا ان کے لئے صاف اور عمدہ لباس مہیا کرنا۔

یہ سب باتیں میاں بیوی کی ہم خیالی پر ہیں، اس سے محبت والفت میں اضافہ ہوتا ہے،

ایسی تمام باتیں جس سے میاں بیوی کی محبت میں اضافہ ہوتا ہو،اس کے لئے قانون کا سہارا نہ لیں اور قانون میں تلاش نہ کریں۔

لڑکی کے والدین کا کام ہے کہ وہ لڑکی کو زیادہ سے زیادہ شوہر اور اسکے گھر والوں کی خدمت کرنے کی تلقین کرتے رہیں اس سے شوہر کا دل جیتا جاسکتا ہے اور زندگی کامیاب گزر سکتی ہے۔لڑکی کو شوہر کے دل کی ملکہ اور محبوبہ بننے کا راز جاننے کی تعلیم دیں۔

عقلمند بیوی اپنا ہر کام شوہر سے مشورہ لے کر اور اس کی اجازت سے کرتی ہے، وہ اپنے شوہر کو بڑا مانتی، سردار اور قوام مانتی ہے، وہ جو بھی خدمت اور کام کرنے کو کہے فوراً دوڑ کر کرتی، اس کی مرضی کے خلاف کچھ بھی نہیں کرتی، ہر بات میں اپنی مرضی پر اس کی مرضی کو ترجیح دیتی اور اپنی خواہش کو دبا کر شوہر کی خواہش پوری کرنا اپنی آخرت کی کامیابی تصور کرتی ہے اپنی خواہشات، جذبات اور خیالات کو شوہر کے خواہشات، جذبات اور خیالات کی تابع بنا لیتی ہے۔

دیندار عورت اپنے شوہر کی بیوی سے بڑھ کر دوست، محبوبہ، اور آنکھوں کی ٹھنڈک بنتی ہے دوست اور محبوبہ تو ایک دوسرے پر قربانیاں دیتے ہیں، حساب کتاب سے کام کرنے سے دوست اور محبوبہ نہیں بنتے۔میاں بیوی میں جب محبت والفت اور خوشگوار تعلقات ہوں تو وہ ایک دوسرے کے حقوق خوب ادا کرتے ہیں اور یہ خوشگوار تعلقات اور محبت ایک دوسرے کی خدمت حدود سے آگے بڑھ کر کرنے پر مجبور کرتے ہیں۔

اگر بیوی مرد کے دل پر حکومت کرنا اور اپنا بنانا چاہتی ہو تو اسے اپنے عمدہ اخلاق اور زبردست خدمت کے ذریعہ اطاعت وفرمانبرداری کرنی ہوگی زندگی کے ہر قدم پر قانون کی آڑ اگر لے گی تو پھر زندگی دوبھر ہو جائے گی اور مرد بھی قانون کے دائرے کا سہارا لے کر دوسری شادی کر سکتا ہے، نکاح کیا ہے؟ ایک دوسرے کی محبت والفت میں مدد، غمخواری حسن سلوک اور خدمت وفرمانبرداری اور حقوق کے ادا کرنے کا نام ہے۔

شوہر کی اطاعت وفرمانبرداری بیوی کی زندگی کی کامیابی کی بنیاد ہے جتنی زیادہ بیوی اطاعت کرے گی اتنی ہی وہ کامیاب اور سکون کی زندگی گزار سکے گی، جب عورت خدمت اور اطاعت سے شوہر کی باندی بن جائے گی، تو وہ بھی قدر کرے گا، غلامی کرے گا، ہر بات سنے گا عزت دے گا، شوہر کے ہر جائز حکم کی تعمیل کرنا عورت پر لازم ہے، گرچہ وہ احکام شریعت نے نہیں

دئے ہوں جب شوہر اس کا حکم دے تو خود بہ خود لازم ہو جاتا ہے؛ چنانچہ ایک حدیث میں ہے۔

☆ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: مرد اگر اپنی بیوی کو حکم دے کہ اس سرخ پہاڑ سے پتھر لے جا کر اس کالے پہاڑ پر منتقل کرو اور کالے پہاڑ پر سے پتھر لے جا کر لال پہاڑ کے پتھروں میں رکھو۔عورت کو چاہئے کہ وہ اس حکم کو بجالائے۔(ابن ماجہ:۱۸۴۲)

ذرا غور کیجئے! پتھروں کا ایک پہاڑ سے دوسرے پہاڑ اور دوسرے سے تیسرے پہاڑ پر منتقل کرنا بظاہر ایک بے مقصد کام نظر آتا ہے اور عورت کے لئے منتقل کرنا بس کی بات بھی نہ ہوگی؛ مگر حضور ﷺ نے یہ تعلیم دی کہ اسے اگر شوہر کا حکم ملے تو ایسا بیکار کام بھی کرنا ہوگا، کوئی عورت یہاں قانون نہیں پوچھ سکتی یعنی بے مقصد کام بھی کہے تو اسے پورا کرنا ہوگا۔

☆ اللہ کے رسول ﷺ نے اپنی بیٹیوں کو یہ ہدایات دی تھی کہ وہ شوہر کے گھر میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہہ کر داخل ہو، شوہر کی اطاعت وفرمانبرداری کرتی رہنا، گھر کو صاف ستھرا رکھنا، خوشبو کا استعمال کرنا، شوہر کے تمام حقوق ادا کرنا، خاوند کا کہنا ماننا، تمہارے ذمہ گھر کے کام کاج کی ذمہ داری ہے اور شوہر کے ذمہ گھر کے باہر کی ذمہ داری ہے دونوں مل کر اولاد کی تربیت کرنا۔

☆ بی بی عائشہؓ اپنے ہاتھوں سے خود رسول اللہ ﷺ کے کپڑے دھوتیں، سر میں تیل لگاتیں اور گھر کا کام کاج خود کرتی تھیں۔

☆ بی بی فاطمہؓ گھر کے تمام اندرونی کام کاج، کھانا پکانا، چکی پیسنا، کپڑے دھونا، جھاڑو دینا جب تک شوہر اور بچوں کو نہ کھلالیتیں خود نہیں کھاتی تھیں، مشہور واقعہ ہے کہ کام کی زیادتی کو دیکھ کر حضرت علیؓ نے خود مشورہ دیا تھا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جا کر خدمت گزار پوچھو تو آپ گئیں، اس پر حضور ﷺ نے تسبیح کا تحفہ دیا جسے تسبیح فاطمی کہا جاتا ہے۔

☆ حضرت اسماء بنت ابوبکر کی شادی زبیر بن عوام سے ہوئی اس وقت ان کے پاس ایک اونٹ اور ایک گھوڑا تھا کوئی غلام وغیرہ نہ تھا۔وہ خود ہی گھر کا تمام کام کرلیتی تھیں، گھوڑے کو چراتیں اور اسے پانی دانہ ڈالتیں، کنویں سے خود پانی لاتیں، آٹا پیستیں، آٹا گوندھتیں، اور خود روٹی پکاتی تھیں دو میل دور ان کا باغ تھا وہاں سے کھجور کی ڈالیاں خود سر پر اٹھا کر لاتیں۔(بخاری)

فَالصّٰلِحَاتُ قَانِتَاتٌ حَافِظَاتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ (النساء:۳۴) پس جو صالح عورتیں ہیں وہ اطاعت وفرمانبرداری کرنے والی ہیں شوہر کی غیر حاضری میں اللہ کی حفاظت ونگرانی

میں ان کے حقوق کی حفاظت کرتی ہیں۔

قرآن مجید میں خاص طور پر چار عورتوں کا تذکرہ کر کے ایمان والوں کو تعلیم دی گئی کہ حضرت لوط علیہ السلام اور حضرت نوحؑ دونوں کی بیویوں نے اپنے شوہر کا ساتھ نہیں دیا اور نافرمانی کر کے جہنم میں جانے کے قابل بنیں اور حضرت بی بی مریمؑ اور بی بی آسیہ دونوں ایسی نیک اور صالحہ اللہ کی بندیاں تھیں جو اللہ کی اطاعت وفرمانبرداری میں زندگی گزار کر جنت کی حقدار بنیں۔

☆ بی بی آسیہ تو ظالم شوہر فرعون کے پاس رہتے ہوئے اللہ کی اطاعت گزار رہی ہیں۔

☆ بی بی مریم علیہا السلام نے باوجود شادی نہ ہونے کے کنواری رہ کر تقوی اور پرہیز گاری اختیار کیا اور ہر مصیبت کا مقابلہ کیا۔

☆ اسی طرح حضرت ابوطلحہؓ اور ام سلیم کا واقعہ حدیثوں میں آیا ہے، جو شروع سے بڑی مجاہدے والی نیک خاتون تھیں انھوں نے حضرت ابوطلحہ کے نکاح کے پیغام بھیجنے پر ان کو پہلے ایمان لانے کی دعوت دی اور ایمان کے بغیر نکاح کا سوال ہی نہ اٹھانے کا سختی سے جواب دیا۔ ان کے شوہر نے اسلام قبول کیا اور انہوں نے اپنا مہر صرف ان کے ایمان لانے کی شرط رکھی ان کی شوہر کے ساتھ اطاعت وفرمانبرداری کا یہ عالم تھا کہ انکے بیٹے کے انتقال کے وقت ابوطلحہ باہر گئے ہوئے تھے شام ہو جانے کے بعد گھر لوٹے انہوں نے شوہر کو آرام اور سکون دینے کے لئے یہ خیال کیا کہ یہ تھکے ماندے آئے ہیں کھانا وغیرہ کھا کر کچھ دیر آرام کر لیں تو میرے شوہر کو سکون ملے گا ورنہ رات ہو چکی موت کی اطلاع دوں تو تدفین کی فکر میں کھانا بھی نہیں کھائیں گے اور اندھیری رات میں قبر وغیرہ کا انتظام مشکل ہو جائے گا، لہٰذا رات آرام کر لینے دیں، عجیب اتفاق ہے کہ ابوطلحہ نے اس رات اپنی نفسانی خواہش بھی پوری کرنی چاہی اور بیوی نے اپنے شوہر کی خوشنودی کے لئے غم ہوتے ہوئے صبر کر کے ساتھ دیا، صبح جب پورا حال سنایا تو شوہر حیران ہو گئے حضرت ﷺ سے جا کر سارا قصہ عرض کیا حضور ﷺ نے اسی رات بی بی ام سلیم کو جنت میں دیکھا تھا اور نیک بیٹے کی بشارت دی۔

اللہ تعالیٰ نے مخلوق کی اطاعت میں خالق کی نافرمانی سے منع فرمایا

قرآن مجید نے ابولہب کی بیوی کا ذکر کے اس کی بربادی کا تذکرہ کیا اور بتلایا کہ وہ برائی اور اللہ کی نافرمانی میں شوہر کا ساتھ دے کر جہنم میں جانے کے قابل بنی؛ اس لئے گناہوں میں

شوہر کا ساتھ مت دو۔

شوہر اگر دین کی مخالفت میں یا اللہ ورسول کی کھلے طور پر اطاعت کرنے سے منع کرے تو بیوی نہ مانے اور انکار کر دے، فاسق وفاجر اور بے دین ہے وہ شوہر جو اپنی بیوی کو فرض نماز سے، فرض روزے سے، یا زکوۃ سے یا حج سے منع کرے یا پردہ کرنے سے، نیم برہنہ لباس پہننے اور ناچنے گانے کو کہے تو بیوی اطاعت کرنے سے انکار کر دے۔

☆ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے جو عورت اپنے شوہر کا حق ادا نہیں کرتی ہے اپنے رب کی نافرمان ہے۔ (ابن ماجہ)

بعض عورتیں رسول اللہ ﷺ کی مثال پیش کر کے مردوں کو کام کرنے پر مجبور کرتی ہیں

بعض بیوقوف عورتیں علم کی کمی اور عقل کی کمی کی وجہ سے گھر کا کام کاج، جھاڑو، برتن دھونے، آٹا گوندھنے، کپڑے سینے وغیرہ کے لئے رسول اللہ ﷺ کی مثال دے کر شوہر کو بھی گھر کے کام کرنے کو کہتی ہیں، یہ طریقہ صحیح نہیں ہے، رسول اللہ کے اعمال اور گھریلو زندگی کے طور طریقے ضرور سناؤ؛ مگر شوہر کو گھر کے کام کرنے کے لئے تاکید یا مجبور نہ کرو۔ اگر وہ گھر کے کاموں میں ہاتھ بٹائے تو اس کی اعلیٰ ظرفی اور اخلاق کی بات ہے، وہ اگر بیوی کے سامنے جھاڑو دے یا برتن دھوئے تو بیوی اپنے اعلی اخلاق کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس سے جھاڑو یا برتن لے لے اور خود دھوئے۔ حضور ﷺ کی ازواج حضور ﷺ سے کبھی گھر کے کام کرنے کا مطالبہ نہیں کرتی تھیں۔

حضور ﷺ نے خود اپنی طرف سے گھر کے کام کاج کر کے امتیوں کو بھی بیوی کا ہاتھ بٹانے کی تعلیم دی ہے، مگر آپ ﷺ نے حکم نہیں دیا؛ اس لئے شوہر کو اس کے مقام کے لحاظ سے اپنا غلام بنانے کی کوشش نہ کرو اور نہ اس کو گھر کے کام کرنے پر مجبور کرو۔

ایک مفتی صاحب شادی کے لئے عام گھرانے کی دین دار لڑکی کی تلاش میں تھے، ان سے دریافت کیا گیا کہ آپ مفتی ہیں کسی عالمہ مفتیہ سے نکاح کیوں نہیں کرتے؟ تو انہوں نے کہا کہ نہیں صاحب میں عام گھرانے کی دین دار لڑکی سے شادی کرنا چاہتا ہوں جو میری خدمت کرتے ہوئے مجھے خوش رکھے، میرے ایک دوست جو مفتی ہیں انہوں نے ایک مفتیہ سے شادی کی وہ جب گھر آتے

اور بھوک لگنے کا اظہار کرتے اور روٹی مانگتے تو بیوی سنتی مگر روٹی بنانے کو تیار نہیں ہوتی ایک دن ان کو جلدی سے کہیں جانا تھا آئے اور بیوی سے کہا روٹی انڈا تیار کر کے دے دیں مجھے جانا ہے بیوی نے انڈا تو تل دیا؛ مگر روٹی نہیں بنائی شوہر نے دریافت کیا تو کہنے لگی حضورﷺ بیوی کو آٹا گوندھ کر دیتے تھے، آپ بھی آٹا گوندھ کر کے دیجئے، میں ابھی روٹی بناتی ہوں، آپ میرا ہاتھ بٹائیے۔

شوہر کو تکلیف دینے اور نافرمانی کرنے والی عورت کی دنیا اور آخرت برباد ہو جاتی ہے

جب تک میاں بیوی ایک دوسرے کے مزاج کو نہیں سمجھیں گے، ہم خیالی پیدا نہیں ہوسکتی، بعض عورتیں اپنے شوہر کے مزاج کو سمجھنا ہی نہیں چاہتیں، سمجھانے اور عقل دینے کے باوجود اپنی روش نہیں چھوڑتیں، اگر عورت شوہر کی نگاہوں میں گر جائے تو اس کی دنیا و آخرت خراب ہو جاتی ہے۔ ایسی عورتیں اپنے بہت سارے اعمال سے شوہروں کو تکلیف پہونچاتی ہیں مثلاً۔

☆ شوہر اگر چار روز کے لئے ماں باپ کے گھر بھیجے تو یہ ایک ہفتہ رہ کر آتی ہے شوہر کے بلانے پر فوراً نہیں آتی، دوسرے دن تشریف لاتی ہے۔

☆ میکے میں بھائی بہنوں کی شادی میں آٹھ دس دن کے لئے رہنے کی اجازت نہ دے تو بس منہ بنا کر اور پھلا کر ٹھیک سے بات بھی نہیں کرتی۔

☆ شوہر سالے سالیوں کی شادی میں بیوی کی مرضی کا تحفہ نہ دے اور اپنی استطاعت کے مطابق تحفہ دے تو ناراض رہتی ہے۔

☆ شوہر کے دفتر یا دوکان جانے کا وقت آنے سے تھوڑی دیر پہلے نیند سے جاگتی اور صبح کا ناشتہ دیر سے پکاتی ہے، جس کی وجہ سے شوہر اکثر بھوکا چلا جاتا ہے، یا شوہر کو ہوٹل میں ناشتہ کرنے کو کہتی ہے۔

☆ طبیعت خراب ہونے کا بہانہ بنا کر پکوان سے جی چراتی اور ہوٹل سے منگوا کر کھانے کو کہتی ہے، گھر کے کام کاج میں کمزوری اور بیماری کا بہانہ بناتی ہے۔

☆ شوہر اگر ماں باپ کے پاس نہ لے جائے تو بس رونا، منہ پھلا کر غصہ میں رہتی ہے، زبان درازی کرتی ہے۔

☆ شوہر کے لوگ ملنے آجائیں تو ان کی خاطر تواضع شوہر کے کہنے کے باوجود نہیں کرتی، ان کے آنے کو مصیبت سمجھتی ہے۔

☆ اپنے میکے کے لوگ آجائیں تو حیثیت سے زیادہ خرچ کرنا چاہتی ہے۔

☆ شوہر اگر کسی کام کے نہ کرنے کو کہے تو بار بار وہی کام کرے گی اور جو کرنے کو کہے تو اسے نہیں کرے گی، مثلاً شوہر جلد اٹھ کر ناشتہ وغیرہ تیار کرنے کو کہے تو ہمیشہ اطمینان سے اٹھے گی، گھر میں بچوں کا بول و براز فوراً صاف کرنے کو کہے تو جب جی چاہے صاف کرے گی، ترکاری اور غلہ کی حفاظت کرنے کو کہے تو ترکاریوں کو سڑائے گی اور غلہ اناج بچوں کے پھینکنے پر خاموش رہے گی، سامان کو جگہ پر رکھنے کے لئے کہے تو کوئی توجہ نہیں دے گی، گھر کو صاف ستھرا رکھنے کو کہے تو سن کر انجان ہو جائے گی۔

☆ بڑوں کے بلانے پر نہ سننے کا بہانہ کرے گی، بار بار ماں باپ کے پاس بھاگنے کی کوشش کرے گی، بچا ہوا کھانا سالن فریج میں رکھ کر حفاظت کرنے کے بجائے، باہر رکھ کر بھولنے کا بہانہ بنائے گی، بچوں سے باورچی خانے کے سامان کی حفاظت نہیں کرے گی، شوہر کے آنے پر لیٹے لیٹے کہہ دے گی کہ فلاں جگہ فلاں چیز رکھی ہے لے لو۔ اٹھ کر دسترخوان لگا کر کھانا سالن نہیں نکالے گی۔

☆ شوہر کے حیثیت سے زیادہ خرچ مانگے گی اور فضول خرچی کرے گی مختلف جاہلانہ رسمیں کرے گی۔

☆ شوہر کوئی چیز لائے تو پسند نہیں کرے گی، اس پر خوشی کا اظہار نہ کرے گی۔

☆ بار بار بحث وتکرار کرے گی اور غصہ میں بار بار طلاق دینے یا چھوڑ دینے کو کہے گی۔

☆ مختلف باتوں میں شوہر کو جھوٹ بولے گی، نندوں اور دیوروں سے لڑائے گی۔

عورت کو یہ تمام حرکتیں چھوڑنی ہوں گی۔ اگر وہ ان تمام اعمال کو اختیار کرتے ہوئے زندگی گزارے گی تو وہ ذلیل ہو جائے گی، اسکو عزت نہیں ملے گی، شوہر اس سے محبت نہیں کرے گا بیزار ہو جائے گا، شادی کے بعد نزاکت چھوڑ کر خدمت گذار بن جاؤ۔

☆ حضورﷺ نے فرمایا: جس کسی عورت نے بغیر مجبوری کے طلاق کا سوال کیا اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے۔ (احمد، ترمذی)

☆ حضورﷺ نے فرمایا: کہ دنیا میں جب کوئی عورت اپنے شوہر کو ستاتی ہے تو جو حور

قیامت میں اس کے شوہر کی بیوی بنے گی، وہ یوں کہتی ہے: خدا تیرا ناس کرے تو اس کومت ستا، یہ تو تیرے پاس مہمان ہے تھوڑے ہی دنوں میں تجھ کو چھوڑ کر ہمارے پاس چلا آئے گا۔ (ابن ماجہ)

عورتوں کو کم محنت پر مردوں کے برابر ثواب ملتا ہے

مرد کے مقابلے عورت کا عمل کرنے کا میدان اس کا گھر ہی ہے، اسی دائرہ میں وہ اپنے فرائض انجام دے تو اس کو مردوں کے برابر ثواب ملتا ہے، مرد بے انتہا محنت ومجاہدے کرنے کے باوجود جنت کا پروانہ آسانی سے حاصل نہیں کرسکتا، جتنا کہ ایک عورت گھر کے اندر رہتے ہوئے حاصل کرسکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے عورت کا میدان عمل اس کا گھر رکھا اور مرد کے لئے گھر سے باہر کی دنیا۔

☆ ایک مرتبہ بی بی اسماء بنت یزید انصاریؓ عورتوں کی نمائندہ بن کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ: میرے ماں باپ آپ پر قربان میں عورتوں کی ایک جماعت کی طرف سے بھیجی گئی ہوں، ہم سبھوں کا کہنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مردوں اور عورتوں کے لئے رسول بنا کر بھیجا ہے؛ اس لئے ہم بھی آپ پر ایمان لے آئی ہیں اور ہم بھی آپ کی پیروی کرتی ہیں، لیکن ہم عورتیں پردہ میں رہنے والی، بچوں کی پرورش کرنے والی ہیں، ہم انکی اولاد کو پیٹ میں اٹھائے پھرتی ہیں، مرد جمعہ کی نماز میں شریک ہوتے ہیں۔ جماعت کے ساتھ مسجد میں نماز ادا کرتے ہیں، مریضوں کی عیادت کرتے ہیں، جنازوں میں شریک ہوتے ہیں، حج وعمرے کرتے ہیں اور ان سب سے بڑھ کر جہاد بھی کرتے ہیں، ہم عورتیں ان کے گھروں وغیرہ کی حفاظت کرتی ہیں گھروں میں بند رہتی ہیں، ان کے بچوں کی دیکھ بھال کرتی ہیں، ان کے مال کی حفاظت کرتی ہیں، ان کے لئے کپڑے تیار کرتی ہیں، مرد حضرات ثواب کے کاموں میں ہم سے آگے آگے رہتے ہیں، وہ بازی لے گئے (تو) کیا ہم ثواب میں ان کے برابر نہیں پہنچ سکتیں۔

یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: تم نے اسلام کے بارے میں ان عورتوں سے بہتر سوال کرنے والی کوئی دوسری دیکھی ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ ہم کو خیال تک نہ تھا کہ عورتیں بھی ایسا سوال کرسکتی ہیں۔

اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے حضرت اسماءؓ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: دھیان سے سنو! جن عورتوں نے تم کو بھیجا ہے ان کو کہہ دو کہ عورتوں کا ان کے شوہر سے عمدہ برتاؤ کرنا اور شوہر کی

خوشنودی کو ڈھونڈنا اور اس پر عمل کرنا ان سب چیزوں کے ثواب کے برابر ہے، حضرت اسماءؓ یہ جواب سن کر خوش خوش واپس ہوئیں۔ (طبرانی)

☆ اگر ایک عورت کھانا پکا کر دیگی، کپڑے دھوئے گی جس کی وجہ سے شوہر اور اولاد اللہ کی عبادت کریں گے، صاف ستھرے رہ کر پا کی اختیار کریں گے تو ان کی نیکیوں میں عورت کو بھی ثواب ملے گا۔

☆ اگر عورت رمضان میں گھر کے دس لوگوں کے لئے سحری میں جاگ کر نیند قربان کر کے کھانا پکائے گی اور افطار میں خود روزہ رکھتے ہوئے افطار کا سامان تیار کرے گی تو اس کو اپنے روزے کے ساتھ ساتھ گھر کے تمام افراد کو روزہ رکھانے کا انشاء اللہ ثواب ملے گا۔ بی بی خدیجہؓ نے گھر بیٹھے حضور ﷺ کا ساتھ دیا، محنت کم کی، مگر حضور کی محنتوں کا ثواب لوٹا، ثواب میں شریک ہوگئیں۔

☆ ایک عورت اپنے بیٹا بیٹی کو نو مہینے پیٹ میں رکھ کر پالے اور پیدا ہونے کے بعد پوری خدمت کرے اور شعور آنے کے بعد اولاد کو اللہ سے واقف کروا کر اللہ کی اطاعت وفرمانبرداری میں لگائے تو اولاد کی پرورش اور نیک کاموں میں ماں کو بھی برابر ثواب ملتا رہے گا۔

☆ حضور ﷺ نے فرمایا: جو عورت پنج وقتہ نماز پڑھے اور رمضان کے روزے رکھے اور اپنی عصمت اور عزت کی حفاظت کرکے اپنے شوہر کی فرمانبرداری کرے تو ایسی عورت جنت کے جس دروازے سے چاہے گی جنت میں داخل ہوگی۔ (مشکوۃ)

☆ حضور ﷺ نے فرمایا: اے ام سلمہ! جنت میں مسلمان عورتیں حوروں سے زیادہ حسین کردی جائیں گی اور ایک روایت میں ہے کہ دنیا کی کامیاب عورت حوروں کی سردار بنادی جائے گی۔

شوہر کو شوہر سے بڑھ کر دوست بنانے کی محنت کرو

اور اس کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ اس نے تمہارے لیے تمہاری جنس سے بیویاں بنائیں تاکہ تم ان کے پاس سکون حاصل کرو اور تمہارے درمیان محبت اور رحمت پیدا کردی یقیناً اس میں بہت سی نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو غور وفکر کرتے ہیں۔ (الروم:۲۱)

بیوقوف اور بے دین قسم کی عورتیں شوہر کو اپنے کنٹرول میں رکھنا چاہتی ہیں اور شوہر پر فوقیت کے ساتھ برتاؤ کرتی ہیں، ایسی عورتیں ہمیشہ شوہر اور اس کے لوگوں پر حاکمانہ انداز میں گفتگو

کرتی ہیں اور چاہتی ہیں کہ شوہر اس کا مرید بن کر رہے، اس کے دماغ سے سوچے، اس کی زبان سے بات کرے اور اس کے کانوں سے سنے، وہ ہمیشہ شوہر کو اپنی مرضی پر چلانا چاہتی ہیں، کبھی شوہر کی مرضی پر چلنا نہیں چاہتیں، ہمیشہ شوہر کے پیچھے شوہر کی برائی اور کمزوریاں بیان کرتی پھرتی ہیں، یہ جہالت، بیوقوفی، بے دینی اور اللہ کی نافرمانی ہے ایسی عورتیں کبھی اسلامی رنگ پر زندگی نہیں گزار سکتیں اور ان کی اولاد اسلام پر نہیں آسکتی۔

عام طور پر جو لڑکیاں دولت مند گھرانے کی ہوتی ہیں یا حسین وجمیل ہوتی ہیں یا بہت زیادہ تعلیم یافتہ ہوتی ہیں یا جن کے باپ، بھائی، رشتہ دار اونچے عہدے کرسی والے یا غنڈے بدمعاش دادا قسم کے ہوتے ہیں یا جو ان پڑھ، جاہل ہوتی ہیں یا وہ جو بیوقوف، کم عقل اور بے دین گھرانے کی ہوتی ہیں وہ یا تو اپنی حکومت چلاتی ہیں یا نافرمانی کر کے اپنی مرضی پر زندگی گزارتی ہیں اور آخرت برباد کرتی ہیں۔

عام طور پر وہ عورتیں جو گھروں میں حاکمانہ انداز رکھتیں یا احساس برتری میں ہوتی ہیں، وہ گھر تباہی و بربادی کا شکار ہوتا ہے، وہاں مرد کا کچھ بھی کنٹرول نہیں ہوتا، ان کی اولاد بداعمالیوں کا شکار ہوتی ہے، وہ اپنی اولاد کو کنٹرول نہیں کرسکتیں اور نہ اولاد باپ کی کوئی عزت ہی کرتی ہے، ایسی عورت الٹا خود کو، اولاد کو اور شوہر کو اللہ کا نافرمان بناتی ہے، شوہر سے تقوی و پرہیزگاری چھوڑا کر، اولاد کی اور شوہر کی ڈاڑھی کٹوا کر دین پر چلنے نہیں دیتی۔

چاہے عورت کتنی ہی حسین وخوبصورت ہو، چاہے کتنی ہی پڑھی لکھی کیوں نہ ہو، چاہے دولت مند گھرانے کی کیوں نہ ہو اسے شوہر کو بڑا ماننا ہوگا اور شوہر کی بڑائی میں زندگی گزارتے ہوئے شوہر کے تحت کاروبار انجام دینا ہوگا اور شوہر کو شوہر کا درجہ دینا ہوگا۔

دیندار، سمجھدار اللہ تعالیٰ سے ڈرنے، تقوی، و پرہیزگاری رکھنے والی بیوی شوہر کو شوہر سے بڑھ کر اپنا دوست بنالیتی ہے اور خود اس کی محبوبہ بن کر اس کی ہر چیز پر حکومت کرتی ہے، اس کو اپنا غلام بنانے کے بجائے اس کی لونڈی اور باندی اور خدمت گزار بنکر اس کے دل پر حکومت کرتی ہے، اور اس سے اللہ تعالیٰ کے لئے ٹوٹ کر دل وجان سے محبت کرتی اور رسول اللہ کی اتباع میں اس کی خدمت واطاعت کرتی اور اپنی آخرت بناتی ہے۔

شوہر کو دوست بنانا ہو تو حسن وخوبصورتی رکھتے ہوئے عاجزی وانکساری اختیار کرنی ہوگی۔

نرمی ومحبت سے آہستہ بات کرنی ہوگی، تعلیم یافتہ ہوتے ہوئے شوہر سے اپنے آپ کو چھوٹا تصور کرنا ہوگا، دولت مند گھرانے کی ہوتے ہوئے اپنے آپ کو ادنیٰ اور شوہر کو اعلیٰ تصور کرنا ہوگا اس کا ڈر رکھنا اور احترام کرنا ہوگا۔

شوہر کو دوست بنانا ہو تو اس کو دل کا راجہ بنانا ہوگا، اس پر کامل اعتماد کرنا ہوگا، اس سے کبھی جھوٹ بات نہیں کرنا، اس سے کوئی بات نہ چھپانا اس کی رازدار اور سکریٹری بننا ہوگا۔ شوہر کی خرابیوں کو چھپانا ہوگا اس کی دوسروں کے سامنے تعریف کرنا تکلیف میں ساتھ دینا اور اس پر اپنا مال قربان کرنا ہوگا۔

شوہر کو تعویذ گنڈوں کے ذریعہ کنٹرول کرنے کے بجائے اپنے آپ کو جھکانا ہوگا، اللہ ورسول اللہ ﷺ کے بعد سب سے زیادہ محبت اسی سے کرو اور اللہ کے واسطے شوہر سے ٹوٹ کر محبت کرنے والی بنو، تب ہی شوہر کو اپنا دوست اور محبوب بنا سکتی ہو، اور اس کے دل پر حکومت کرسکتی ہو۔

اس کے لئے نوکرانی بن کر اچھے اچھے پکوان سے ضیافت کرو۔ اس کے آرام کا خیال رکھو، اس کی خوشی اور مرضیات کو سمجھو۔ اپنے میکے میں اس کی عزت کراؤ، سسرال میں اس کی عزت بڑھاؤ اور عزت باقی رکھو۔ سب کے سامنے اس کا ادب واحترام اور عزت باقی رکھو اور اس کا بڑ پنا دکھاؤ، اس کی فرمانبرداری اور اطاعت کے لئے آواز کے ساتھ ہی دوڑو اور وفاداری کا ثبوت دو۔

ہر جمعرات یا کسی دن خاص طور پر شوہر اور بچوں کے ناخن چیک کرو اور خود کاٹنے کی کوشش کرو۔ اپنے ہاتھ سے کبھی کبھی شوہر سے محبت بڑھانے کے لئے کھانا کھلاؤ۔ ہوسکے تو اپنی پلیٹ میں سے کھاتے کھاتے ایک دو لقمہ اس کے منہ میں دو۔ پانی مانگے تو دوڑ کر لا دو اور پھر اس کا بچا ہوا جھوٹا پانی اسی کے سامنے خود پی لیا کرو اس سے آپس میں محبت بڑھے گی۔

اس کے کپڑوں کو استری یعنی پریس کرو، اس کے کپڑے میلے ہوجائیں تو اسے میلے ہونے کا احساس دلاؤ یا کپڑے بدلنے کی ترغیب دو اس کے کپڑوں اور بستر کو خوشبو لگاؤ، اس کا جوتا، چپل پالش کرو اور ہوسکے تو محبت بڑھانے کے لئے خود اپنے ہاتھ سے پہناؤ، دستی، رومال، یاد سے دو، سیل فون، دوکان کی کنجیاں وغیرہ اسکے بیگ میں خود رکھو۔ دروازے تک اس کو جا کر ہنستے چہرے کے ساتھ سلام کرتے ہوئے رخصت کرو اور دعا دیتے رہو کہ اللہ آپ کو صحیح سلامت لے جائے اور صحیح سلامت حفاظت کے ساتھ لائے یا اللہ آپ کو خوشحال لے جائے اور خوشحال اور کامیاب لائے۔

اگر وہ دریافت کرے کہ تمہارے لئے کیا لائیں؟ تو اس سے محبت بڑھانے والے جملے بولو، مثلاً سرکار آپ کا صحیح سلامت واپس آنا ہمارے لئے بہت بڑا تحفہ ہے۔ اللہ میرے سرتاج کی حفاظت کرے، آپ کا بہت بہت شکریہ جو آپ ہمارا خیال فرمارہے ہیں۔ میں آپ کو تکلیف دینا نہیں چاہتی، اگر اس طرح کے جملے کہو گی تو شوہر خود محبت میں دیوانہ ہو کر اپنی طرف سے بیوی کی پسند کی چیزیں لائے گا۔

یاد سے وقت پر دوپہر کا کھانا کھانے کے لئے کہو، دوکان یا دفتر سے جلد گھر واپس آنے کے لئے کہو اور یہ بھی کہو کہ میں انتظار کرتی رہوں گی، شام کا کھانا آپ کے بغیر نہیں کھاؤنگی، نہ کھانے کی ضد کرو۔ اگر آپ دیر سے آئیں گے تو مجھے بھوکا رہنا پڑے گا۔ ہو سکے تو دوپہر میں فون کر کے خیریت دریافت کرو اور کہو کہ کام کی زیادتی کی وجہ سے دوپہر کا کھانا دیر سے مت کھائیے، وقت پر کھانے کی یاد دلانے کو فون کرتی رہے، شام میں دیر ہوجائے تو بار بار فون کر کے گھر جلد آنے کو یاد دلاتی رہے اور کھانا نہ کھانے کی ضد کرتی رہے اور کہے کہ میں آپ کے بغیر کھانا نہ کھا کر بھوکی بیٹھی ہوں۔ اس سے شوہر ادھر اُدھر وقت خراب کرنے کے بجائے جلد گھر آجائے گا۔

شوہر کا گھر آتے ہی سارا کام چھوڑ کر اس کا ہنستے چہرے، مسکراتے انداز سے سلام کر کے ہر روز استقبال کرو، دروازے کے قریب جاؤ اس کے پاس کوئی بیگ یا سامان وغیرہ ہو تو لے لو، اولاد اگر ہو تو چھوٹے بچے کو صاف ستھرے کپڑے پہنا کر شوہر کے قریب لے جاؤ تاکہ باپ کچھ دیر بچے کے ساتھ کھیل کر دل بہلالے، آتے ہی منہ ہاتھ دھونیکا انتظام کرو، کھانے وغیرہ کے تعلق سے دریافت کرو کہ آپ کتنی دیر بعد کھانا کھائیں گے، تاکہ میں آپ کے لئے گرم گرم روٹی اور تازہ کھانا لاسکوں۔

شوہر گھر پر ہو تو اس سے لیٹے لیٹے بات نہ کرو؛ بلکہ بیٹھ کر بات کیا کرو۔ یہ اس کا ادب کرنے اور بڑا ماننے کا طریقہ ہے؛ اس لئے کہ وہ بڑا ہے اور تم چھوٹی ہو، وہ اگر کوئی چیز کے بارے میں دریافت کرے کہ وہ چیز کہاں ہے؟ تو لیٹے لیٹے یہ مت کہو کہ وہاں رکھی ہے، ڈھونڈ لیجئے؛ بلکہ خود اٹھکر وہ چیز لا کر دو، صبح شوہر کے بیدار ہونے سے پہلے خود بیدار ہو کر شوہر کو بھی بچوں کو بھی فجر کے لئے بیدار کرو، سوتے وقت شوہر کے سر میں تیل ڈالو اور سرمہ لگاؤ۔

شوہر سے محبت بڑھانے اور اس کے دل پر راج کرنے کے لئے اس کا خوب ادب

واحترام کرو اور اچھے اچھے عمدہ الفاظ اور القاب سے پکارو، انتہائی عمدہ، میٹھی پاکیزہ زبان استعمال کر کے گفتگو کرو۔ تاکہ وہ میٹھی اور پاکیزہ گفتگو سے ہی تھکان دور کر لے، سکون محسوس کر لے، مثلاً سرکار کا مزاج کیسا ہے؟ حضور والا صبح ناشتہ میں کیا کھانے کی خواہش رکھتے ہیں؟ کل جناب والا کا کیا پروگرام ہے؟ وغیرہ۔

اگر ماں باپ کے گھر جانا ہو تو محبت کے ساتھ اجازت لو اور کہو کہ اگر آپ اجازت دیں اور آپ کو زحمت نہ ہو تو میں دو چار دنوں کے لئے ماں باپ کے پاس جا کر آتی ہوں، اگر کوئی تکلیف ہوتی ہے تو پھر جب آپ اجازت دیں چلی جاؤنگی۔ غیر ضروری ضد یا ہٹ دھرمی کر کے شوہر پر زور نہ ڈالیں۔

شوہر چاہے کتنا ہی بوڑھا ہو جائے اللہ کو راضی کرنے اور اللہ کے حکم کے مطابق بوڑھے شوہر کی مرنے تک خدمت کرنے کے لئے تیار رہو اور بوڑھاپے میں بھی اس کی عزت و تعظیم کرو۔ آخری عمر میں بھی اس کا بڑا پن برقرار رکھو حضور ﷺ نے فرمایا: جو بڑوں کی عزت واحترام نہیں کرتا اور چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں۔ (ابوداؤد، ترمذی)

غرض یہ تمام اخلاق شوہر کا دل جیتنے اور اپنی محبت اس کے دل میں پیدا کرنے کے بہترین اصول ہیں؛ اس لئے اپنے اخلاق اور خدمت سے شوہر کو ایسا گرویدہ بناؤ کہ وہ ایک دن بھی اپنی بیوی کو چھوڑ کر علحدہ نہ رہنے پائے، وہ یہ محسوس کرے کہ میرا بہترین دوست اور ساتھی اور ہمدرد مجھ سے دور ہو گیا ہے، بیوی نہ رہنے پر بے چین و بے قرار ہو جائے، اگر ایک بیوی کا اس طرح کا رول رہا تو جاہل سے جاہل جنگلی سے جنگلی شوہر بھی بیوی کا دیوانہ بن جائے گا اور بیوی بیوی نہیں دوست ومحبوبہ اور رانی بن جائے گی۔ یہ تمام اعمال لڑکیوں کو سمجھ دینے اور شوہر کو دوست بنانے کے لئے بہترین نسخے ہیں۔

وہ گھر جنت نما ہے جہاں بیوی جلدی سے بیدار ہو کر نماز وغیرہ سے فارغ ہو کر جلدی سے ناشتہ تیار کرے، شوہر، ساس اور سسر کو دسترخوان بچھا کر ناشتے پر مدعو کرے، ناشتے کے بعد ان کی دوائیں یاد سے کھلائے، اگر بیوی کا اس طرح کا عمل رہے گا تو بھلا شوہر بدتمیزی کیسے کرے گا؟ سارے خاندان میں تعریف کرتے پھرے گا۔

عورتیں خوب اچھی طرح ذہن نشین کر لیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو گھر کے باہر کی دنیا سے بچا

کر سو دو سو گز کے اندر ہی عمل کرنے کا میدان رکھا ہے، مردوں کی طرح سڑکا سڑک دھول چھان کر، تکلیفیں اور مصیبتیں اٹھا کر محنت مزدوری کرنے کی ذمہ داری سے دور رکھا ہے، بس عورت کو اپنے اس سو دو سو گز کے گھر کے اندر ہی محنت کر کے اپنی آخرت بنانا ہے۔

☆ بی بی عائشہ صدیقہؓ بستر بچھاتیں، وضو کا پانی لا کر دیتیں، رسول اللہ ﷺ کے کپڑوں پر خود اپنے ہاتھ سے عطر لگاتیں، سوتے وقت مسواک اور پانی سرہانے رکھتیں، آپ ﷺ کے پاس آنے والے مہمانوں کی قدر کرتی تھیں، غریب و یتیم بچوں کو سہارا دینے پر آپ خود ان کو نہلاتیں دھلاتیں اور سنوارتی تھیں۔ جبکہ آپ کوئی غریب خاندان سے نہیں تھیں اور عمر میں کم اور نوجوان ہونے کے باوجود حضور ﷺ کی خوشی میں اپنی خوشی سمجھ کر بھرپور اطاعت کرتی تھیں یہ سب کرتے ہوئے بھی رسول اللہ ﷺ کی صحبت میں دین کا زیادہ سے زیادہ علم حاصل کیا اور محفوظ کیا۔

☆ سسرال والوں کے ساتھ عمدہ اور اچھا برتاؤ کرنے سے شوہر کی محبت و تائید ملے گی۔

☆ تمام رشتے داروں پر شوہر کو ترجیح دینے سے شوہر کی محبت ملتی ہے۔

☆ شوہر کے ساتھ دکھاوے والا سلوک کرنے پر بے عزت ہو جاؤ گی۔

☆ اس کو دوست بنانا ہو تو دل و جان سے عزت و تعظیم کرو۔

☆ اس کو دوست بنانا ہو تو اس سے کوئی چیز نہ چھپاؤ، جھوٹ مت بولو، ورنہ اس کی نظروں سے گر جاؤ گی اور اعتماد کھو دو گی۔

☆ شوہر کے ساتھ چالاکی اور ہوشیاری نہ کرو، ورنہ بے عزت رہو گی۔

شوہر کو بھی چاہئے کہ وہ بیوی کو بیوی سے بڑھ کر محبوبہ اور دوست بنانے کی کوشش کرے

بیوی کے ساتھ حسن سلوک اور خدمت کو دیکھ کر شوہر بھی بیوی کے حسن سلوک کا جواب حسن سلوک سے دے، جتنا زیادہ شوہر کی طرف سے بیوی کے عمل کو سراہا جائے گا، بیوی بھی اتنی ہی محبت کے جذبہ کے ساتھ مزید خدمت و اطاعت کے لئے تیار ہوگی، اس میں خدمت کا جذبہ بڑھے گا اور وہ محبوب ساتھی کی طرح آگے پیچھے دوڑے گی۔

بیوی کی اطاعت اور فرمانبرداری پر شوہر تعریف کرے اور دعائیں دیتا رہے اور کہے کہ میں

کتنا خوش نصیب ہوں کہ اللہ نے مجھے نیک دیندار فرمانبردار اللہ والی بیوی دنیا ہی میں عطا فرما دی۔ اللہ آپ کو جنت میں بھی میرا ساتھی بنا دے۔

شوہر اگر تعریف کرے اور دعا دے تو فوراً آمین آمین کہو اور جزاک اللہ کہو اور جواب میں یہ کہو کہ یہ میرے اللہ کا احسان ہے کہ اس نے مجھے آپ جیسا چاہنے والا شوہر عطا فرمایا، آپ میرے لئے اللہ کی نعمت ہیں، کبھی اپنا احسان نہ جتاؤ کہ میری طرح خدمت کرنے والی کوئی دوسری مل نہیں سکتی؛ میری طرح چاہنے والی، خیال رکھنے والی، دوسری نہیں مل سکتی؛ بلکہ شوہر کی تعریف پر یوں کہو کہ آپ کی نگاہیں مجھے محبت سے دیکھ رہی ہیں، میں بھی اللہ کا شکر ادا کرتی ہوں کہ اللہ نے مجھے میرا قدرداں شوہر نصیب فرمایا، بس میری اس خدمت پر اللہ کے واسطے ہمیشہ مجھے دعاؤں میں یاد رکھئے، جب بھی یاد آجائے شوہر اور بچوں کے لئے دعائیں کرتے رہنا اور دعاؤں کی درخواست کرتے رہنا، تاکہ شوہر بھی تم کو بھولنے نہ پائے، ہمیشہ دنیا و آخرت کی بہتری کے لئے دعا کرتے رہنا۔

شوہر کو ایسی قیمتی بیوی کی خوب قدر کرنی چاہئے اور اس سے خوب محبت کرنی چاہئے اس کو ہر حالت میں تکلیف سے بچا کر خوش رکھنا احسان مندی ہے، اتنا سب کچھ کرنے کے بعد بیوی کو تکلیف دینا، ستانا اور محبت نہ دینا احسان فراموشی، بد دماغی، جہالت، بداخلاقی، ناانصافی اور جنگلی پن ہے، اللہ کے پاس جواب دینا پڑے گا۔

بیوی سے کوئی کام کہو اور وہ نماز کی تیاری میں ہو تو یہ کہو کہ اللہ کا حق پہلے ادا کر لو، نماز کے بعد میرا فلاں فلاں کام کر دو، یا وہ تلاوت کر رہی ہو تو اس کو تلاوت سے روک کر اپنا کام مت کہو، فرض روزے رکھنے سے مت روکو۔ عورت میں جتنی عبادت کا شوق بڑھے گا وہ اتنی ہی تقوی و پرہیز گار بنے گی، ہو سکے تو دونوں ایک دوسرے کو تہجد میں اٹھا کر نماز ادا کرنے والے بنو۔

شوہر اپنی بیوی میں محبت بڑھانے کے لئے رسول اللہ ﷺ کی نقل میں کبھی کبھی زانوں پر لیٹ جائے، رسول اللہ ﷺ بی بی عائشہ صدیقہؓ کی زانوں پر سر رکھ کر سو جاتے تھے، بی بی عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اکثر میں برتن کے جس حصے سے پانی پیتیں، آپ بھی وہیں سے منہ لگا کر پانی پیتے تھے، ایک شوہر کو بھی رسول ﷺ کی یہ نقل کرنی چاہئے اور شوہر بھی بیوی کا جھوٹا پانی پی لے، حضور ﷺ نے فرمایا مؤمن کا جھوٹا شفا ہے (المقاصد الحسنۃ: ۱/ ۱۲۵) رسول اللہ ﷺ نے یہ بھی تعلیم دی کہ اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لئے اپنی بیوی کے منہ میں لقمہ دو اس کا بھی اجر ملے گا، وہ

بھی صدقہ میں شمار ہوگا۔(بخاری)

اسے ماں باپ کی یاد آجائے تو لے جا کر ملا کرلاؤ،اس سے محبت بڑھتی ہے،اس کے بھائی ،بہن بیمار ہوں تو تیمارداری کرنے کی اجازت دو خدمت کرنے کا موقع دو اس سے وہ لوگ بھی تمہاری بیوی کی تکالیف میں ساتھ دیں گے،غرض خاندان میں محبت کی فضا بنائے رکھنا شوہر کا کام ہے۔

ہوسکے تو کبھی کبھی ہوٹل وغیرہ سے اس کی پسند کی غذائیں جو گھروں میں تیار نہیں ہوتیں لاکر کھلاؤ، تاکہ عورت چہار دیواری میں تکلیف محسوس نہ کرے اور اس کے کھانے کی خواہش پوری ہوجائے خود باہر کھانے کی عادت مت ڈالو؛ بلکہ باہر کی چیزیں خرید کر گھر لاکر بیوی کے ساتھ کھاؤ۔

گھر میں فرصت میں رہو تو بیوی کے گھریلو کام کاج میں مدد دو اور کام کے بوجھ کو ہلکا کرنے کے لئے اس کا ہاتھ بٹاؤ، گھر کا کام کاج کرنے سے رسول اللہ کی پیروی ہوگی اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ باوجود بہت بڑے مرتبے کے ہونے کے گھر کے کام کاج میں بیویوں کا ہاتھ بٹاتے تھے۔

اس کو ہر ماہ کچھ جیب خرچ بھی دیا کرو؛ تاکہ وہ جب اپنے بھائی بہنوں میں جائے تو خالی ہاتھ نہ ہو، بننے سنورنے کے لئے جو چیزیں چاہتی ہیں اسے دلا دیا کرو، تاکہ وہ بن سنور سکے،اس کو ساتھ لے جاکر اس کی پسند کا کپڑا اور زیور بھی دلایا کرو۔

اس سے میٹھی زبان اور عمدہ گفتگو سے بات کرو،اس کے ماں باپ کا نام عزت واحترام سے لو۔شوہر چاہے وقت کا وزیر اعظم ہی کیوں نہ ہو اور وہ غریب گھرانے کی بیٹی ہی کیوں نہ ہو،کوئی لڑکی اپنے ماں باپ کی بے عزتی برداشت نہیں کرسکتی، ہر لڑکی چاہتی ہے کہ شوہر اس کے ماں باپ کی عزت واحترام کرے،ان کی خاطر تواضع کرے اور ان کا ادب کرے،ان سے محبت کرے۔

بیوی کو بھی اچھے القاب سے پکارو عزت دو۔ لاڈو پیار بے حیائی کے ساتھ سب کے سامنے مت کرو، جو کچھ لاڈو پیار کرنا ہو اپنے کمرے میں کرو۔ ورنہ دوسروں کی ہنسی اور خاندان میں بدنامی کا ذریعہ بنے گا، جب وہ بن سنور کر آئے تو اس کی تعریف کرکے ہاتھوں کا بوسہ لو ہمیشہ اسے ہی منانے پر مجبور نہ کرو کبھی خود بھی اس کو مناؤ۔ ناز برداری بھی برداشت کرو۔

محبت یک طرفہ کوششوں سے نہیں ہوتی۔ بیوی کی محبت کے جواب میں شوہر بھی محبت دینے والا بنے اور بیوی کی قدر کرنے والا بنے، بیمار ہوجائے تو خود ڈاکٹر کے پاس لے جا کر علاج کراؤ، آرام لینے کو کہو، حمل اور بیماری کے دوران کام کا بوجھ کم کرو اور سکون دینے کی پوری کوشش کرو۔

بیوی کو سکون وراحت دینے اور آرام پہونچانے کے لئے مہینے میں دو چار دن اس کو ماں باپ اور بھائی بہنوں میں بھیجا کرو اس سے وہ تروتازہ ہوکر آئے گی جس طرح دوکاندار ہفتے میں ایک مرتبہ کاروبار بند کرکے یا نوکر تعطیل لے کر تروتازہ ہوتا ہے اور اپنی تھکان کو ختم کرسکتا ہے،اسی طرح بیوی پر سے تھکان اور کام کا بوجھ کم کرنے کے لئے اس کے میکے برابر پابندی کے ساتھ بھیجا کرو۔اس سے شوہر ہی کو فائدہ ہوگا۔

انسان رشتے داروں کو چھوڑ کر نہیں رہ سکتا، انسان کو اپنے قریب کے رشتے داروں سے ملتے رہنے سے سکون نصیب ہوتا ہے بعض مرد بیوی کو میکے جانے ہی نہیں دیتے، یا دوسرے رشتے دار بھائی بہنوں سے کاٹ کر رکھتے ہیں،اس سے عورت شوہر کا گھر قید خانہ اور شوہر کی اس حرکت کو ظلم سمجھتی ہے؛ اس لئے بیوی کو اس کے کنبہ اور خاندان سے مت کاٹو۔ اگر میکے والے برے ہیں، بدمعاش ہیں اور بیوی کو شوہر کی نافرمانی سکھاتے ہیں تو ساتھ لے جا کر ملا کر لاؤ اس سے بیوی کی زندگی عذاب نہیں بنے گی۔

اس کا دل بہلانے کے لئے کبھی کبھی عمدہ مذاق بھی کیا کرو۔اس سے کھیل جو گھر میں کھیلا جا سکتا ہے، کھیلو، گھر میں جلاد اور سخت مزاج اور بداخلاق بن کر مت رہو۔ مٹھائی وغیرہ لاؤ تو اپنے ہاتھ سے بیوی کے منہ میں دو۔ کبھی اس کو کھلا کر خود اس کا آدھا جھوٹا کھا لیا کرو۔ کبھی کھلانے کے بہانے خود کھا کر مذاق کرلیا کرو۔ اس سے گھر میں محبت اور ہنسی خوشی کا ماحول بنا رہے گا، بیوی دماغی طور پر سکون وراحت پائے گی۔

بیوی عقلمند سمجھدار ہو تو اس سے ہر کام مشورہ لے کر کیا کرو، خاص طور پر اولاد کی شادی بیاہ میں بیوی سے صلاح لے کر بات کو آگے بڑھاؤ، گھر میں ہمیشہ بیوی کے ساتھ دینی مذاکرہ کرکے اس کی عقل بڑھاؤ، دینی مذاکرے بہت ضروری ہیں۔

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے کامل ایمان والا وہ ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں اور تم میں بہترین انسان وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے ساتھ اچھا ہو۔ (مشکوۃ)

☆ رسول اللہ ﷺ نے بی بی عائشہ کو ایک مرتبہ اپنے کندھے کے پیچھے کھڑا کرکے بہت دیر تک حبشیوں کا کرتب دکھایا (ترمذی:۳۶۲۴) ایک مرتبہ آپ ﷺ نے بی بی عائشہ کے ساتھ دوڑ لگائی جس میں بی بی عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا جیت گئیں، دوسری مرتبہ کی دوڑ میں بی بی کا جسم کچھ

وزنی ہو گیا تھا، بی بی عائشہؓ ہار گئیں۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ: ۶۳۶)

حضور ﷺ جب بھی گھر میں ہوتے گھر والوں کے ساتھ بہت گھل مل کر رہتے۔ ان کو ڈرا دھمکا کر نہیں رکھتے، نہ منہ پھُلا کر بالکل سنجیدہ اور خاموش رہتے میاں بیوی ایک دوسرے کے حقوق اور خوش گوار تعلقات تقویٰ، خدا کا ڈر، خوف، خوش اخلاقی اور محبت کے بغیر ادا نہیں کر سکتے۔

کبھی نمک مرچ کم زیادہ ہو جائے یا کوئی کام کرنا بھول جائے تو نرمی اور محبت سے بولو اور کام یاد دلا دو۔ بیوی کو سلام کرنے کی عادت ڈالو۔ تو وہ خود بہ خود سلام کرنے والی بن جائے گی، نماز کے اوقات میں خاص طور پر نماز کی تاکید کرتے رہو۔

دیندار اور عقلمند شوہر اپنی بیوی کی جائز خواہشات اپنی استطاعت کے مطابق محبت کے ساتھ پوری کرتا ہے، استطاعت نہ ہو تو نرمی سے سمجھاتا ہے بیوی کی غلطیوں کی اصلاح کرتا اور بیوی کو دین کی سمجھ دیتا رہتا ہے، تاکہ بیوی میں کمال پیدا ہو جائے عقلمند بیوی شوہر کی نصیحتوں سے پورا پورا فائدہ اٹھا کر اپنے آپ کو سدھارتی اور مومنانہ اخلاق والی بناتی ہے۔ بیوقوفی کے کام نہیں کرتی، دیندار شوہر کی پہچان یہ ہے کہ وہ اپنی بیوی میں ہر روز دین کی سمجھ دیتا رہتا ہے اور دیندار عورت اس علم سے فائدہ اٹھا کر اپنی دینداری میں اضافہ کرتی رہتی ہے۔

☆ بی بی عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں کبھی ڈانٹا نہیں اور نہ مارا۔ رسول اللہ ﷺ گھر میں داخل ہوتے تو ہنستے بولتے داخل ہوتے گھر والوں کو سلام کرتے اور گھر والوں کے لئے رحمت بنے رہتے اور گھر کے کاموں میں حصہ لیتے تھے۔

بیوی کو نوکرانی یا دل بہلانے کا سامان مت سمجھو؛ بلکہ وہ گھر کی ملکہ اور رانی ہے اس کے سکون میں شوہر کا سکون چھپا ہوا ہے، اس کو ستا کر دکھ دے کر مرد سکون نہیں پا سکتا۔ اس کو تکلیف دے کر مرد اپنی اولاد کی صحیح تربیت و پرورش نہیں کر سکتا۔ میاں بیوی کے جھگڑوں سے اولاد برباد ہو جاتی ہے۔

خوب اچھی طرح یاد رکھئے کہ جس پھول سے خوشبو لینا ہو اگر اسی پھول کو مسل دیا جائے، خراب کر دیا جائے یا سکھا دیا جائے تو وہ کیسے تمہیں خوشبو دے گا؟ جس درخت سے سایہ اور پھل پھول لینا ہے اسے اجاڑ دیا جائے تو کیسے تم سکون حاصل کر سکو گے؟۔

اگر عورت کھانا تیار نہ کرے، روٹی نہ بنائے، کپڑے دھو کر تیار نہ رکھے، گھر کو صاف ستھرا نہ رکھے، بچوں کو نہ سنبھالے، تو مرد کیسے دھندا اور کاروبار کر سکے گا؟ کب غذائیں تیار کرے گا؟ کیسے

بچوں کو سنبھالے گا؟ کون بچوں کو نہلائے دھلائے اور ان کا بول و براز صاف کرے گا؟ عورت کے بغیر وہ معذور ہے، عورت کے بغیر وہ سکون نہیں پا سکتا، اس لئے شوہر کو بھی عورت کی اہمیت سمجھنا اور اس کی ضرورت محسوس کرتے ہوئے اس سے فائدہ اٹھانا چاہئے، عقلمند سمجھدار اور دیندار مرد ہی عورت سے بھرپور فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ میاں اور بیوی دونوں کو اپنی اپنی ضرورتیں سمجھنی ہوں گی کہ دونوں ایک دوسرے کے کتنے محتاج ہیں غور کرنا ہوگا۔ صرف اکیلئے مرد سے یا صرف اکیلی عورت سے زندگی کی گاڑی نہیں چلتی، اسی لئے رسول اللہ ﷺ نے عورت کو دنیا کی بہترین پونجی بتلایا۔

بیوی کو بھی شوہر کا دل جیت کر ایسے رہنا ہے کہ وہ بیوی کے مرنے کے بعد اس کو بار بار یاد کرتا رہے، اس کی مغفرت کی دعا کرتا رہے، جیسے رسول اللہ ﷺ بی بی خدیجہؓ کو یاد کرتے رہتے تھے۔

شوہر جن جن سے پردہ اختیار کرنے کو کہے ان سے پردہ کرے

یوں تو شریعت اسلامیہ میں دیور، بہنوئی، جیٹھ، چچازاد بھائی، ماموں، خالہ زاد بھائی، پھوپی زاد بھائی وغیرہ یہ سب نامحرم رشتے ہیں۔ ان سے چاہے شوہر کہے یا نہ کہے جوان ہوتے ہی لڑکی کو پردہ کرنا لازمی اور ضروری ہے۔ اگر اسلامی ماحول چاہئے، تقویٰ اور پرہیزگاری کی نورانی زندگی چاہئے تو ان تمام رشتوں سے اپنی بیوی کو پردہ کرانا ہوگا، ورنہ بے حیائی اور بے شرمی والا خاندان بنتا ہے؛ مگر چوں کہ برصغیر میں مسلم معاشرہ بہت ساری خامیوں اور خرابیوں کا شکار ہے اور غیر مسلموں کے ساتھ خلط ملط ہے، ان کی دیکھا دیکھی ان رشتوں سے عام طور پر پردہ نہیں کرایا جاتا جس کی وجہ سے اکثر گھر اور خاندان بے حیا، بے شرم اور برائیوں میں مبتلا ہیں۔ بعض جگہوں پر لڑکی سے ناجائز تعلقات بھی پیدا ہو جاتے ہیں۔ ایسے ماحول میں عورتیں اور مرد ایک دوسرے کے سامنے نکل کر چھچھورے اور ذومعنی الفاظ استعمال کرتے ہوئے مذاق ودلگی کرتے ہیں۔ شادی کے بعد اکثر لوگ اس کو پسند نہیں کرتے اور وہ نہیں چاہتے کہ بیوی ان رشتوں کے سامنے نکلے۔ اس لئے شوہر اگر منع کر دے تو ان تمام رشتوں سے فوراً پردہ اختیار کرنا ہوگا۔ اگر وہ منع نہ بھی کرے تو بھی اپنی زندگی میں اللہ تعالیٰ کی عبدیت و بندگی لانے اور شریعت محمدی پر عمل کرنے کے لئے شوہر کو اس کی اہمیت بتلائے اور کوشش کرے کہ ان تمام رشتوں پر پردہ کی پابندی لگا دی جائے، اس سے عورت فتنوں سے محفوظ رہے گی؛ اس لئے کہ بہت سارے واقعات میں ان رشتوں کے ساتھ بے

پردگی میں نکاح ٹوٹ گئے ہیں اور لڑکی کو بدنامی کا سامنا کرنا پڑا۔

بعض لڑکیاں شوہر کے کہنے کے مطابق نکاح کے بعد شوہر کے گھر میں باقاعدہ ان رشتوں سے پردہ کرتی ہیں؛ مگر جب اپنے میکے جاتی ہیں تو وہاں بے پردہ ہو جاتی ہیں اور چچازاد، ماموزاد یا خالہ زاد بھائیوں، بہنوئیوں کے سامنے نکلتی ہیں، اس قسم کی حرکت بھی غلط فہمیاں پیدا کرتی اور یہ شوہر کی کھلی نافرمانی ہوگی اور گناہ ہوگا اس سے بھی فساد پیدا ہوتا ہے عورت وہ تمام مرد جن سے اس کا نکاح ہو سکتا تھا اگر پردہ کرلے تو اس کے حق میں سکون، بہتری، عزت اور سلامتی کا ضامن بنتا ہے، اللہ کی رحمت میں رہنے اور عبادت میں زندگی گزارنا شمار ہوگا، شوہر کی اطاعت کرنے سے اللہ تعالیٰ راضی ہوتا ہے۔

شوہر ان رشتوں سے پردہ کرنیکا حکم دے تو عورت کو برا نہیں ماننا چاہئے۔ مرد بھی یہ کہتے ہوئے بیوی سے پردہ کا مطالبہ کرے کہ وہ ان رشتوں سے پردہ شک کی بنیاد پر یا غلط الزامات یا اعتماد نہ کرنے کی بنیادوں پر نہیں کروا رہا ہے؛ بلکہ اللہ تعالیٰ کے احکام کی پابندی کرنے اور رسول اللہ ﷺ کی اتباع کی خاطر پردہ کروا رہا ہے۔ خالہ، پھوپی، چچی کو بھی ان کی اولاد سے پردہ کروانے پر برا نہیں ماننا چاہئے۔ بہنوئیوں کو بھی برا نہیں ماننا چاہئے؛ بلکہ خوشی خوشی اسلام کا ساتھ دینے والا بننا چاہئے، یہ تمام رشتوں کے لوگ یعنی مرد حضرات گھر آئیں تو پردہ میں رہ کر بات کریں اور کام کی حد تک بات کریں، پردہ میں سے غیر ضروری لمبی بات نہ کریں اور نہ پردہ میں رہتے ہوئے مذاق ودلگی کریں، مرد یا بچے موجود ہوں تو ان کے ذریعے سے بات کریں۔ یہ رشتے والے مرد اور عورتیں مہمان بن کر آئیں تو ان کو علحدہ علحدہ بیٹھائیں، مردوں کو مردوں کے ساتھ اور عورتوں کو عورتوں میں بیٹھائیں۔

اگر دوکان کے مرد نوکر گھر تک آتے ہوں اور ان سے کوئی کام گھر کا کرایا جائے تو ان کے گھر میں آنے کے حدود مقرر کیجئے، اور لڑکیوں کو بھی پردہ میں رکھو۔ ان کو نوکر سمجھ کر ان کے سامنے بے پردہ نہ ہو جاؤ۔ ڈرائیور دیور، یا بہنوئی کے ساتھ پردہ میں رہتے ہوئے اکیلے سفر نہ کریں؛ بلکہ ان رشتوں کے ساتھ اکیلے سفر کرنا حرام ہے، ہمیشہ شوہر، بیٹا، یا بھائی کو ساتھ لے کر پردہ کے ساتھ سفر پر جائیں، اکثر پردہ دار عورتیں، ڈرائیور اور نوکر مردوں کے سامنے بے تکلف ہو کر بے پردہ بن جاتی ہیں اس میں احتیاط نہیں کرتیں، یہ بھی بے پردگی میں شمار ہوگا اور گناہ ہے۔

دیوروں اور ایسے رشتوں کے دوسرے نامحرم مردوں سے مصافحہ کرنا حرام ہے، اکثر عورتیں بھائی سمجھ کر مصافحہ کرتیں اور ان کو ہاتھ لگاتیں، مارتیں، اور مذاق ودلگی کرتی ہیں۔ یہ بھی زنا کے راستے کھولتا ہے اور شوہر کے لئے شک پیدا کرتا ہے۔

اگر شوہر ڈرائیور یا نوکر کے ساتھ اکیلے بازار جانے کی اجازت دے بھی دے تو مت جاؤ، انکار کرو۔ یہ اسلامی احکام کے خلاف بات ہے۔ اس میں لڑکی کی حفاظت اور بہتری ہے، اس میں شوہر خود اجازت دے کر بعد میں شک کرنا شروع کرسکتا ہے اور بیوی پر سے اعتماد ختم کرلیتا ہے۔

خاندان کا ہر لڑکا جو جوان ہو جائے اس کو جوان ہونے کے بعد دیوان خانہ ہی کی حد تک آنے کی اجازت دو اور اپنی لڑکیوں کو نکاح سے پہلے ہی سے ان سے پردہ اختیار کرنے کی عادت ڈالو۔

اسی طرح گھر میں نوجوان عورتوں کو نوکرانی مقرر کرنے میں احتیاط کرو، اس سے بھی اکثر فساد ہوا ہے۔ اگر نوجوان عورت نوکر ہے تو اسے اپنے کام سے کام کر کے گھر سے جانے کے لئے کہو۔ زیادہ بات چیت کرنے کی عادت نہ ڈالو۔ اپنے شوہر کو اس سے بات کرنے سے منع کرو اور کہو کہ آپ اپنی شان کے ساتھ رہیں، نوکروں کے منہ نہ لگیں۔ جو کام لینا ہے میں لے لونگی، جن دنوں میکے میں رہو نوکرانی کو چھٹی دے دو۔ یہ سب احتیاطی تدابیر اختیار کرنے ہوں گے ورنہ پریشانی اٹھانی پڑے گی۔

مرد کو چاہئے کہ وہ تقوی و پرہیزگاری کو برقرار رکھنے اور اسلامی ماحول کو اجاگر کرنے کے لئے اپنی سالیوں، سالوں کی بیویوں، بھاوجوں، چاچازاد، ماموں زاد، خالہ زاد، پھوپھوزاد بھائیوں کی بیویوں اور بہنوں سے پردہ کرے اور ان سے کہے کہ وہ اس کے سامنے نہ آئیں، وہ اگر پردہ اختیار کرنے کا اعلان کردے تو خود بہ خود یہ تمام رشتوں کی عورتیں پردہ کریں گی۔ سالیوں کو سسرال میں مذاق ودلگی کی اجازت نہ دے اور پردہ میں سے کسی قسم کا مذاق نہ کرے۔

☆ حضرت عقبہؓ بن عامر سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: خبردار عورت کے پاس تنہائی میں مت جاؤ۔ انصار میں سے ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ دیور جیٹھ کے متعلق کیا حکم ہے حضور ﷺ نے فرمایا وہ تو موت ہے۔ (مسلم) اگر دیور گھر میں آئے تو دیوان خانے میں بیٹھا کر پردے میں رہ کر خاطر تواضع کرو۔

☆ ترمذی کی ایک روایت میں ہے کہ خاوندوں کی غیر حاضری میں عورتوں کے پاس نہ جاؤ؛ کیوں کہ شیطان تم میں سے کسی میں خون کی طرح پھرتا ہے۔ (مشکوۃ)

☆ حضرت عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ حضورﷺ نے ہم کو عورتوں کے پاس ان کے شوہروں کی اجازت کے بغیر جانے کی ممانعت فرمائی۔(ترمذی)

رسول اللہﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی ایسی عورت کو ہاتھ لگائے گا جس کے ساتھ اس کا جائز تعلق نہ ہو تو قیامت کے دن اس کی ہتھیلی پر انگارہ رکھا جائے گا۔(فتح القدیر)

☆ بی بی عائشہؓ فرماتی ہیں حضورﷺ عورتوں سے صرف زبانی عہد لے کر بیعت فرما لیتے، ان کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں نہ لیتے حضورﷺ نے کبھی کسی ایسی عورت کا ہاتھ نہیں چھوا جو آپ کے نکاح میں نہ ہو۔(بخاری)

☆ حضرت علیؓ نے بی بی فاطمہؓ سے پوچھا عورتوں کے لئے کونسی چیز بہتر ہے حضرت فاطمہؓ نے فوراً جواب دیا سب سے بہتر یہ ہے کہ وہ کسی غیر آدمی کو نہ دیکھے اور غیر آدمی اس کو نہ دیکھ سکے۔

شوہر کو بھی چاہیئے کہ وہ اپنی بیوی کو نامحرم مردوں کے سامنے نکال کر حماقت نہ کرے۔ بے پردہ بنا کر اللہ کی نافرمانی نہ کرے۔

جس طرح لیموں اور املی پر چھلکا نہ ہو تو آدمی بخار میں بھی رہے تو منہ میں پانی آجاتا ہے اسی طرح جوان عورت بے پردہ ہو کر مردوں کے درمیان آجائے تو وہ مرد اس عورت کے ساتھ اس کی آنکھوں سے مزہ لیتے، اس کی چال سے مزہ لیتے، اس کی جسمانیت سے مزہ لیتے اس کی آواز سے، رنگ روپ سے اور ہنسی سے مزہ لیتے، اس کی نزاکتوں سے مزہ لیتے۔ گویا ایک مرد اپنی بیوی کو بے پردہ بنا کر کئی انسانوں کو گناہ میں مبتلا کرتا ہے اور آنکھوں، کانوں، زبان، اور دل ودماغ کے زنا میں مبتلا کرتا ہے۔

☆ شوہر کے علاوہ کسی غیر مرد سے آنکھیں نہ ملاؤ اور نہ اسے چاہت کی نگاہوں سے دیکھو یہ آنکھوں کا زنا ہوگا اور خیانت کہلائے گی۔

جو لوگ بے پردگی کی زندگی گزارتے ہیں وہ رسول اللہ کی اتباع نہیں کرتے اور وہ مسلمان ہوتے ہوئے مغرب اور جانوروں کے کلچر کو پسند کرتے ہیں۔ جانوروں میں پردہ کا رواج نہیں، ان کے نر اور مادہ ایک ساتھ بیٹھتے، پھرتے، اور چرتے رہتے ہیں۔ آزاد شہوت رانی کی اجازت سے ان کو حرام وحلال، جائز وناجائز کا شعور نہیں اور نہ وہ انسانوں جیسی عقل وفہم رکھتے ہیں۔

شوہر کے سامنے غیر مرد اور نامحرم عورتوں کی تعریف نہ کریں

شوہر کے سامنے غیر مردوں کا قطعی کوئی ذکر نہ کرے اور نہ سننے سے دلچسپی ظاہر کرے، اگر بیوی کسی غیر مرد کی تعریف، خوبیاں اور اس کے حلیے کی خوبصورتی یا اس کے اخلاق بیان کرے گی تو شوہر غلط فہمی میں مبتلا ہو سکتا ہے اور وہ شک کرنا شروع کر دے گا کہ میری بیوی کو فلاں مرد پسند ہے اور اس کے دل میں فلاں مرد کی محبت پیدا ہو رہی ہے، وہ مجھ سے اچھا اور خوبصورت اسے سمجھتی ہے چاہتی ہے اور یہ میاں بیوی میں نفرت اور دوری پیدا ہونے کا ذریعہ بنے گا۔ باتوں باتوں میں غیر مرد کی مثال بھی مت دیا کرو اس سے بھی شوہر کو غلط فہمی پیدا ہو سکتی ہے کوئی مرد بھی بیوی کے دل میں اپنے سوا کسی دوسرے مرد کو برداشت نہیں کر سکتا۔

اسی طرح اللہ کے رسولﷺ نے عورتوں کو یہ ہدایت دی ہے کہ وہ پردہ دار عورتوں اور غیر عورتوں کا حسن وجمال، خوبصورتی اور حلیے کا تذکرہ بیان نہ کریں۔ آپﷺ نے سختی سے منع فرمایا (بخاری) اس سے شوہر کے دل میں فتنہ پیدا ہو سکتا ہے اور وہ دوسری عورتوں کے خوابوں اور خیالوں میں گرفتار ہو سکتا ہے اکثر عورتیں بے شعوری میں یا اللہ کے رسول کی ہدایت سے واقف نہ ہونے کی وجہ سے پردہ دار عورتوں کا خدوخال، جسم اور حسن واخلاق کے تذکرے اپنے شوہروں کے سامنے ایسا بیان کرتی ہیں جیسے وہ اس کو دیکھ رہا ہے یا رشتے کی کسی ایسی عورت کی مثال دے کر دوسری عورتوں کا حلیہ بیان کرتی ہیں جو اس مرد کے سامنے نکلتی ہو، یہ تمام باتیں فساد کا ذریعہ بنتی ہیں، بیوی کا اسطرح بے شعوری سے بیان کرنے سے بیمار مرد اس عورت کو دیکھنے کا متمنی ہو جاتا ہے اور اس کا خیالوں میں دیوانہ بن جاتا ہے، اس طرح عورت خود اپنے شوہر کے دل میں اپنی جگہ دوسری عورت کو بیٹھانے والی بن جاتی ہے اور بیوی خود اپنا نقصان کر لیتی ہے۔

اسی طرح وہ عورتیں جو پردہ کرتی ہوں غیر ضروری حماقت کر کے بیوی ان کو اپنے شوہر کے سامنے زبردستی نکال کر تعارف بھی نہ کرائے، اکثر عورتیں اپنی سہیلیوں اور رشتے کی بہنوں کو حماقت میں خوش اخلاقی اور محبت وخلوص کا اظہار سمجھ کر پردہ سے بے پردہ کر کے شوہر سے ملاقات کراتیں اور اس کو اعلیٰ کلچر سمجھتی ہیں۔ اکثر اوقات مرد نے بیوی کی سگی بہنوں سے تعلقات پیدا کر کے بیوی کو طلاق دے دیا۔ اس لئے سگی بہنوں کو بھی پردہ کرایا جائے یہ شریعت کا اصول ہے۔

اسی طرح گھر میں محلے کی عورتوں کو بلا کر دوستی نہ کرے اور غیر عورتوں کا آنا جانا نہ رکھے ۔شوہر جن جن لوگوں کو گھر میں آنا پسند نہیں کرتا یا جن عورتوں اور مردوں کو پسند نہیں کرتا ان سے دور رہیں۔اس میں عورت کے لئے اور اسکی زندگی کے لئے فائدہ ہے،بعض اوقات محلے کی عورتیں مرد کو پسند کرتی ہیں اور دوستی کے بہانے گھروں میں آتیں اور تعلقات بڑھا کر مرد سے تعلقات پیدا کرلیتیں اور سوکن بن جاتی ہیں یا طلاق دلا کر خود قابض ہو جاتی ہیں۔

مرد کے سامنے دوسری عورتوں کے تعلق سے جذبات ابھارنے والی اور سیکس کو بڑھانے والی باتیں نہ کریں،اس کی وجہ سے گناہ بھی ہوگا اور گھر کی زندگی میں فساد بھی ہوگا۔حضورﷺ نے فرمایا: شوہر کے پاس بیٹھ کر کسی عورت کے جسم کے اجزاء،اس کے بدن کے اوصاف،اس کے اخلاق اور حلیہ بیان نہ کرو۔

مرد کو بھی چاہئے کہ وہ اپنی بیوی کو ہی سب کچھ سمجھے اور اپنے دل میں اس کے سوا کسی کو جگہ نہ دے،کوئی عورت بھی یہ نہیں برداشت کرسکتی کہ اس کے شوہر کے دل میں اس کی جگہ دوسری عورت بھی ہو مرد بھی اپنی بیوی کے سامنے کسی عورت کے حسن وخوبصورتی،حلیہ،اخلاق اور کردار کی تعریف نہ کرے، اس سے میاں بیوی میں غلط فہمیاں پیدا ہوسکتی ہیں۔ بیوی کے سامنے نوجوان لڑکیوں سے مذاق ودلگی،چھچھوراپن مرد کو نہیں کرنا چاہئے،اس سے بیوی کو تکلیف دینا ہے۔جو کچھ مذاق ودلگی کرنا ہو اپنی بیوی سے کریں تا کہ بیوی کو یہ احساس رہے کہ اس کا شوہر اسے ہی عزیز رکھتا اور اسی سے سب سے زیادہ محبت کرتا ہے،مرد تمام رشتے کی نامحرم عورتوں سے پردہ کرنے والا بنے اور غیر ضروری عورتوں اور لڑکیوں کو گھر میں آنے سے یا بلانے سے بیوی کو تاکید کرے اس سے گھر کی زندگی میں سکون رہتا ہے۔

بعض لوگ دفاتر اور کمپنیوں میں عورتوں کے ساتھ کام کرتے ہیں،اگر وہ غیر عورتوں سے کی گئی باتوں کا یا غیر عورتوں سے کام کے دوران بے حیائی وبے شرمی کی حرکتوں کا تذکرہ اپنی بیوی کے سامنے کریں گے تو اس سے بیوی بدگمانی میں مبتلا ہوسکتی ہے اور شک کرنا شروع کردے گی۔اگر عورتوں کے ساتھ کام کرنے پر مجبوری ہو تو محتاط طریقے سے اللہ سے دعا کر کے اپنے آپ کو بچا کر نوکری کرو اور بے حیا وبے شرم عورتوں کے تذکرے بیوی کے سامنے بیان مت کرو۔اس سے گھر کی فضا خراب ہو جائے گی،کسی غیر عورت کو اپنا فون نمبر یا آفس کے بعد فون کرنے کی

اجازت نہ دو۔اپنی بیوی کو بھی مردوں میں بیٹھ کر نوکری کرنے سے منع کرو،ورنہ گھریلو زندگی برباد ہو جائے گی اور عورت بے حیاء وبے شرم بن جائے گی۔

کامیاب زندگی گزارنے کے لئے گھروں میں رہنے کی عادت ڈالو

اکثر عورتیں شوہر کے گھر سے چلے جانے کے بعد گھر کا کام دھندا ختم کرتے ہی پڑوس کے گھروں میں گھومتی پھرتی ہیں یا ماں باپ، بھائی بہنوں اور سہیلیوں کے گھر قریب ہوں تو وہاں چلی جاتی ہیں، محلے میں پھر کر مختلف قسم کی عورتوں سے ملنے سے دماغ خراب ہو جاتا ہے۔ ہر گھر کے حالات الگ الگ ہوتے ہیں۔ ہر عورت کی طبیعت اور مزاج الگ الگ ہوتی ہے کوئی لڑاکو،کوئی جنگلی،کوئی جاہل،کوئی بدسلیقہ،اور کوئی بد دماغ بے وقوف اور کوئی شوہر پر حکومت کرنے والی،اب یہ بھی اپنی سہیلیوں کے انداز پر اپنا مزاج بناتی ہے، یہ عورتیں دوسرے گھروں میں جا کر وہاں کے قصے سنتیں یا اپنے گھروں کی ایک ایک بات ان کو کہہ کر پورے محلے میں اپنے شوہر اور اس کے گھر والوں کی بدنامی پھیلاتی ہیں،اپنے شوہروں کے ساتھ دوسری عورتوں کی طرح ضدی،ہٹ دھرم اور باغی بننا شروع ہو جاتی ہیں، دوسرے گھروں میں جا کر اخلاق رذیلہ سیکھتی ہیں، دوسرے گھروں کے پہننے اوڑھنے،ان کے بے حیائی وبے شرمی اور بے دینی کے پورے خیالات اپنے اندر جذب کر کے وہی رول گھر میں شروع کرتی ہیں۔شوہر،ساس اور نندوں سے ٹکراؤ کا طریقہ ان ہی سے سیکھ کر آتی ہیں یوں سمجھے کہ اس کو اچھائی کی تعلیم تو ملتی ہی نہیں باہر کی تمام گندگیاں دماغ میں بھر کر لاتی ہیں۔

جو عورتیں باہر کے کاروبار کی عادی ہو جاتی ہیں مثلاً نوکری کرنا،گھر کا پورا سودا لانا،شوہر بچوں کے لئے کپڑے خریدنا، بچوں کے اسکول جا کر فیس بھرنا، دوسرے سامان لانا،ایسی عورتیں گھروں میں قرار نہیں پاسکتیں،ان کا ایک منٹ کے لئے بھی گھر میں دل نہیں لگتا اور جو عورتیں گھروں میں رہنے کی عادی ہوتی ہیں، وہ گھر سے باہر نکل کر مچھلی کی طرح بے چین رہتی ہیں ان کو گھر سے باہر وحشت ہوتی ہے، وہ گھر میں بیٹھ کر مردوں سے گھر کا پورا سامان، یہاں تک کہ خود کے ساڑی کا فال اور بلوز تک اپنے مردوں سے منگاتی ہیں۔بازاروں میں پھرنے والی عورت کو گھر میں وحشت ہوتی ہے اس کا دل گھر میں نہیں لگتا، یہ اسلامی کیرکٹر نہیں ہے،ایسی عورتوں میں شرم وحیاء بھی بہت کم رہتی ہے، وہ پردہ دار عورتوں کے مقابلے میں بے شرمی وبے حیائی کا مظاہرہ زیادہ

کرتی ہیں، غیر مردوں سے بات چیت کرنے میں کوئی آڑ نہیں محسوس کرتی، ان عورتوں کو گھر کے کام دھندوں میں کوئی دلچسپی نہیں ہوتی، ایسی عورتیں جب گھر سے باہر نکلتی ہیں تو گھر سے باہر دوسرے گھروں میں عیش و آرام کی زندگی دیکھتیں اور شوہر سے زیادہ دل کش مردوں کو دیکھتیں، بازاروں میں کھاتی پیتی ہیں، بھوک لگے تو ہوٹلوں میں بیٹھ کر مزے مزے کے کھانے کھانے کی عادی بن جاتی ہیں، پھر گھروں میں آنے کے بعد اس کو گھر کے لوگ، شوہر، گھر کا سامان، اچھا نہیں لگتا، دوسرے گھروں کی برابری کے لئے بحث وتکرار اور لڑائی جھگڑے شروع کر دیتی ہیں۔

اسلام نے متقی اور پرہیز گار عورتوں کو صرف گھروں کی ذمہ داری دی ہے اور ایسی عورتیں اللہ کے حکم کو بجالانا اور گھروں میں شوق سے رہنا پسند کرتی ہیں، وہ چار دیواری میں اپنے آپ کو محفوظ اور سکون میں پاتی ہیں۔ ان کی ساری دلچسپیاں شوہر سے، بچوں سے اور گھر کے لوگوں سے ہوتی ہیں۔ وہ باہر کے اور دوسرے گھروں کے واقعات سننے سے بیزاری ظاہر کرتی ہیں، وہ باہر نکلنے میں بے عزتی اور لٹنے پٹنے سے بھی محفوظ رہتی ہیں، ان کو کوئی چھیڑتا نہیں اور نہ وہ دوسروں کی نگاہوں کی پسند بنتی ہیں، وہ باہر کی پریشانیوں اور ذمہ داریوں سے محفوظ رہتی ہیں۔

موجودہ مسلم معاشرہ کی عورتوں کی کثیر تعداد بازاروں، دکانوں، میلوں، سڑکوں درگاہوں، عرسوں اور اسکولوں میں نظر آتی ہے، اس میں مردوں کی بہت بڑی کمزوری ہے، وہ گھر کا تمام انتظام اپنے ہاتھ میں لیں اور ضرورت ہی کی حد تک عورت کو اپنے ساتھ باہر لے جائیں باہر کے کاموں کا بوجھ عورت پر ڈال دیں تو پھر گھر میں اسلامی معاشرہ کی شکل باقی نہیں رہتی، مردوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ عورت کو گھر پر رہنے کی سختی سے پابندی کرائے اور ساڑی، بلاوز اور فال بناؤ سنگار کا سامان یا تو ساتھ لے جا کر دلائیں یا خود لا کر دیں۔ گھر کی ضرورت کی چیزیں اور بچوں کے اسکول کی فیس خود جا کر دیں۔ ورنہ عورتیں باہر کے کام کر کے آزاد، بازاری، تیز، زبان دراز، نڈر اور بے حیاء وبے شرم بن جاتی ہیں، آہستہ آہستہ پردہ پھینک کر بے پردہ بننا شروع ہو جاتی ہیں، ان کو اپنا حسن اور بناؤ سنگار کا مظاہرہ گھر سے باہر کرنے اور غیر مردوں کی آنکھوں کا گھورنا بہت اچھا لگتا ہے۔ اسی طرح عورت کو یہ تعلیم دی جائے کہ اللہ کے رسول اللہ ﷺ نے عورت کو شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے باہر نکلنے سے منع فرمایا۔ اور یہ بھی فرمایا کہ جو عورت شوہر کی اجازت کے بغیر نکلتی ہے اس پر اللہ کی لعنت برستی ہے؛ اس لئے وہ ماں باپ کے گھر یا بھائی بہنوں کے گھر بھی

جائے تو اجازت لے کر جائے اگر ماں باپ کے گھر جانے کی شوہر اجازت نہ دے تو رک جائے، لڑائی جھگڑا نہ کرے، حضور ﷺ نے ماں باپ کے گھر بھی شوہر کی اجازت سے جانے کی تعلیم دی ہے۔ شوہر بیوی کو اس بات کا بھی پابند بنائے کہ وہ محلے میں کسی کے گھر اس کی اجازت کے بغیر نہ جائے، بے وقوف، نادان، لڑاکو، جاہل عورتوں، شوہر کی نافرمان عورتوں سے بہت دور رہے، البتہ اگر خاندان میں کوئی نیک سمجھدار، عقل بتلانے والی، شعور دینے والی، اللہ ورسول ﷺ کے طریقے سکھانے والی عورت ہو تو اس کے پاس شوہر جانے کی اجازت دے۔ تاکہ اس عورت کی صحبت سے یہ اپنی خرابیوں کو دور کر سکے، اور عمدہ اخلاق سیکھ سکے۔

☆ حضرت سودہؓ سے کسی نے پوچھا کہ آپ حج اور عمرہ کیوں نہیں کرتیں؟ جس طرح آپ کی دوسری بہنیں حج وعمرہ کرتی ہیں، حضرت سودہؓ نے فرمایا کہ میں نے حج بھی کیا ہے اور عمرہ بھی کیا ہے اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم اپنے گھروں میں سکونت اختیار کریں۔ پس خدا کی قسم میں اپنے گھر سے نہیں نکلوں گی، یہاں تک کہ میں اللہ کو پیاری ہو جاؤں، مرنے تک وہ گھر ہی پر رہیں۔ (درمنثور)

بعض عورتیں شوہر کی اجازت سے ماں باپ کے گھر جاتی ہیں؛ مگر وہاں جا کر بغیر اجازت پھر بہنوں کے ساتھ دوسرے رشتے داروں کے پاس جاتی ہیں یہ بھی گناہ ہے۔ ماں باپ کے علاوہ دوسرے رشتے داروں کے پاس جانا ہو تو فون پر اجازت لے لو۔ اسی طرح کسی کی تیمارداری کے لئے جانا ہو تو اجازت لے کر جاؤ، اس سے اللہ کی لعنت سے بچ جاؤ گی، شوہر ماں باپ کے گھر جتنے دن ٹھہرنے کی اجازت دے، اتنے ہی وقت تک وہاں رہو، پھر وقت ختم ہوتے ہی اپنے گھر چلی آؤ۔ یہ اسلامی آداب ہیں اس سے زندگی میں خرابیاں پیدا نہیں ہوتیں۔

نفسانی خواہش پوری نہ کرنے پر لعنت برستی ہے

میاں بیوی کے جو حقوق ایک دوسرے پر ہیں ان میں سے ایک اہم حق ہم بستری کرنے کا ہے اور یہ مرد اور عورت کا مشترکہ حق ہے۔ دونوں کی رضامندی اور خوشی سے ادا کرنا ہوگا، بعض اوقات مرد کو دو بیویاں ہوتی ہیں، ان میں وہ انصاف نہیں کرتا اور زیادہ تر جوان بیوی کے ساتھ ہی زیادہ وقت گزارتا اور دوسری بیوی کی ضرورت پوری نہیں کرتا۔ حدیث میں ایسے ناانصافی کرنے والے مرد کا قیامت کے دن آدھا دھڑ سڑا ہوا ہوگا۔ یا بعض اوقات بیوی سے تعلقات خراب ہو

جائیں تو اس کو میکے بھیج دیتا اور تعلق بالکل باقی نہیں رکھتا، نہ طلاق اور نہ خلع قبول کرتا ہے، تاکہ وہ دوسری شادی بھی نہ کرے عمر ضائع ہو جائے اور خود دوسری شادی کر لیتا ہے، یہ بھی گناہ کی بات ہے ایسی حالت میں مرد گنہگار ہوگا۔

بہت سی عورتیں اپنے شوہر کی نفسانی خواہش پوری کرنے کا ارادہ ظاہر کرنے پر بغیر کسی بیماری کے، بغیر کسی تکلیف کے، بغیر کسی شرعی عذر کے یا شوہر کے پسند نہ ہونے پر یا اپنی صحت اور خوبصورتی، جوانی کا دیکھاوا باقی رکھنے کے لئے جیسے بچے کو دودھ نہیں پلاتی اسی طرح شوہر کو نفسانی خواہش پوری کرنے نہیں دیتی، انکار کرتی ہے۔

اس طرح کا انکار عورت کو گنہگار اور لعنتی بناتا ہے۔ اور ایسی عورتیں زبردستی طبیعت کے ٹھیک نہ ہونے سر میں درد، پیٹ میں درد کا بہانہ بنا کر شوہر کو دور رکھنا چاہتی ہیں۔ دو چار مہینے میں ایک مرتبہ وہ مرد کو خواہش پوری کرنے دیتی ہیں، یہ مومن بیوی کا رول نہیں، اور نہ وہ اللہ کے رسول کی فرمانبردار امتی بنے گی۔

عورت کو چاہئے کہ وہ مرد کے موڈ کو سمجھے اور غیر ضروری اپنی اہمیت و نزاکت، اور سستی و کاہلی کی وجہ سے انکار نہ کرے،؛ بلکہ اللہ کا حکم جان کر اپنے شوہر کی نفسانی خواہش پوری کرنے کے لئے راضی ہو جائے صحبت کرنے سے صحت خراب نہیں؛ بلکہ عمدہ رہتی ہے صحبت کے وقت جسم کے مسامات سے جو مادہ نکلتا ہے اس سے جسم کی گندگی دور ہو جاتی ہے انسان صحت مند ہو کر سکون پاتا ہے۔

اگر صحبت کرنے کے تعلق سے عورت کا رویہ ٹھیک نہیں رہا اور وہ بغیر کسی مجبوری کے انکار کرے تو مرد کو عورت سے نفرت پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہے اور وہ چڑچڑا ہو کر غصہ اور خراب موڈ میں رہتا ہے۔ محبت اور نرمی سے گفتگو نہیں کرتا۔ عورت کے اس عمل سے وہ دوسری عورتوں میں دلچسپی بھی لینا شروع کردے گا یا زنا کی طرف مائل ہوگا یا دماغ میں دوسری شادی کا سوچے گا اور خیالی زنا میں مبتلا بھی ہو سکتا ہے۔ عورت صحبت کے لئے فوراً راضی ہونے پر مرد کی وفادار بن سکتی اور مرد کے دل میں جگہ زیادہ پا سکتی ہے؛ اس لئے کہ مرد چوں کہ ایک ہی بیوی رکھتا ہے، زنا تو کر نہیں سکتا، اگر ایسی صورت میں بیوی بھی انکار کردے، تو اسکے لئے تکلیف اور غصہ کا ذریعہ بنتا ہے۔ گھر میں عورت کا رویہ اگر ایسا رہا تو وہ دن بھر دوسری عورتوں کے ساتھ آنکھوں، کانوں اور دل و دماغ کے زنا میں مبتلا ہو سکتا ہے۔ مرد کی اس حالت کی ذمہ دار عورت بھی رہے گی وہ خود گنہگار ہو کر شوہر کو گناہ میں مبتلا کرے گی۔

☆ ترمذی کی حدیث میں اللہ کے رسول ﷺ نے اپنے امتیوں کی تربیت یوں فرمائی کہ اگر کسی انسان کی نگاہ غیر عورت پر پڑے اور وہ اس کو اچھی معلوم ہو تو اسے چاہئے کہ گھر آکر اپنی اہلیہ سے صحبت کرے، تاکہ شہوت کا جوش ختم ہو جائے اور غیر عورت کی خواہش نہ رہے ۔ جب شہوت ختم ہو جاتی ہے تو دنیا کی حسین سے حسین عورت بھی مرد کو پسند نہیں آتی، وہ اس کی طرف آنکھیں اٹھا کر دیکھنا بھی گوارہ نہیں کرتا۔ صحبت سے نفرت کرتا ہے۔ شیطان اکثر عورتوں کو مرد کی نگاہ میں خوبصورت بنا کر پیش کرتا اور شہوت کو ابھارتا ہے اور غیر عورتوں سے ایسی حرکتیں اور باتیں کرواتا ہے کہ مرد بے چین ہو جاتا ہے۔

☆ ایک حدیث میں اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: شوہر اپنی بیوی کو بستر پر بلائے اور وہ کسی شرعی عذر کے بغیر انکار کردے تو اللہ پاک اس عورت سے ناراض رہتے ہیں یہاں تک کہ شوہر اس سے خوش اور راضی ہو جائے۔ (مشکوۃ)

مرد کو تو عام طور پر وہی عورت بھلی اور اچھی معلوم ہوتی ہے جو دن رات بن سنور کر خوشبو کا استعمال کر کے، اس کے سامنے لاڈ پیار کی باتیں کرتی ہوئی پھرتی رہے۔ کبھی آنکھوں کے اشارے سے بات کرے، کبھی شوہر کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کرتی رہے، کبھی اس کے زانوں پر سو جائے اس کے ساتھ ہنسی مذاق اور دلگی کرے، کبھی اسکے ساتھ کھیلے اس سے مرد اس کا دیوانہ بنا رہتا ہے اور دونوں میں محبت بڑھتی اور مرد کی شہوت میں اضافہ ہوتا ہے۔ عورت جتنا زیادہ نفسیاتی طریقے سے لاڈ کرے گی اس سے مرد میں جوانی ابھرے گی اور وہ دوسری عورت کی طرف نظر نہیں اٹھائے گا، مگر یہ سب کام اپنے کمرے میں چھپ کر کرنا ہوگا۔ لوگوں کی نگاہوں سے بچ کر کرنا ہوگا، شہوانی حرکتیں چھپ کر نہ کی گئیں تو بے حیائی و بے شرمی ہوگی۔

جو عورتیں گندے اور میلے کپڑوں میں رہتی ہیں، دن بھر میکسی ہی پہن کر نوکرانیوں کی طرح رہتیں اور کنگھی چوٹی نہیں کرتیں۔ زیور کا استعمال شوہر کے لئے نہیں کرتیں۔ چہرے کو صابن وغیرہ سے نہیں دھوتیں، پسینے کی بدبو ان کے جسم سے آتی رہتی ہے۔ ایسی عورتوں میں مرد دلچسپی نہیں لیتے۔ ان کے مقابلے وہ باہر کی عورتوں کو اچھی سمجھتے ہیں۔ گویا عورت خود اپنے ہاتھوں شوہر کو اپنے سے بے رخ کرتی ہے۔

بعض مرد صلاحیت اور صبر نہ ہونے کی وجہ سے عورت سے چھیڑ چھاڑ کئے بغیر ہم بستری کا

مطالبہ کرتے ہیں، اس سے بھی عورت موڈ میں نہ ہونے کی وجہ سے تیار نہیں ہوتی۔ مرد کے مقابلے عورت میں دیر سے موڈ پیدا ہوتا ہے یا مرد موڈ میں آتے ہی ہمبستری شروع کر دیتا ہے عورت موڈ میں نہیں ہوتی، اس سے بھی عورت کو تکلیف ہوتی ہے، اس لئے مرد بھی ہمبستری سے پہلے کچھ ایسی حرکتیں کرے جس سے عورت کو ہمبستری کا احساس ہو جائے اور اس کے شہوانی جذبات بڑھنے لگیں۔ بے شعور جانور جب اپنی مادہ سے ملنا چاہتا ہے تو اس کے ساتھ بوس وکنار اور بہت زیادہ چاہت کا اظہار کرتا ہے، جیسے کبوتر، مرغی مرغ، بکرا بکری وغیرہ؛ اس لئے عورت کا موڈ بنا کر اس سے ہمبستری کا اظہار کرنا بہت اچھی بات ہے اس سے وہ خود تیار ہو جائے گی انکار نہیں کرے گی، ورنہ مرد خود اپنے جاہلانہ عمل سے جلد بازی میں عورت کو انکار کرنے پر گنہگار بنائے گا۔

☆ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: جب کوئی عورت اپنے شوہر کے بستر کو چھوڑ کر رات بسر کرتی ہے تو فرشتے صبح تک اس پر لعنت بھیجتے ہیں۔ (بخاری، مسلم)

میاں بیوی جو ایک دوسرے کی رضا مندی سے صحبت کرتے اور بیوی شوہر کے کہنے پر فوراً صحبت کے لئے راضی ہو جاتی ہے تو ایسے جوڑے میں محبت بھی بہت رہتی ہے اور ان کے تعلقات خوشگوار رہتے ہیں مرد کو اپنا بنانے کا عورت کے لئے یہ بہت اچھا فارمولا ہے۔

صحبت کرنے کے بعد عورت کو دودھ یا میوہ وغیرہ کھلایا جائے اور مرد اس کو زیادہ سے زیادہ صحت مند رکھنے کی فکر کرے اس لئے کہ وہ جتنی زیادہ صحت مند ہوگی اتنی ہی شوہر کی خدمت کر سکے گی ویسے بھی عورت بچے کی پیدائش سے کمزور ہوتی جاتی ہے؛ اس لئے جوانی سے ہر روز طاقتور چیزیں کھلاتے رہیں، اس سے اس کی صحت اچھی رہتی ہے۔

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میاں بیوی کی اندرونی باتیں امانت ہیں ان کو دوسروں کے سامنے بیان کرنے سے آپ نے منع فرمایا۔ (مسلم)

دوسری حدیث میں ہے کہ ایسے انسان کا شمار بدترین لوگوں میں ہوگا (ابوداؤد، مسلم)

☆ حضرت طلق بن علیؓ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب مرد اپنی بیوی کو اپنی حاجت کے لئے بلائے تو اس کو چاہئے کہ آ جائے اگرچہ کہ وہ چولھے کے پاس کام کر رہی ہو۔ (ترمذی)

☆ حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ جب مرد اپنی بیوی کو اپنے بستر پر بلائے اور وہ انکار کر دے، جس کی وجہ سے شوہر ناراضگی میں رات گزارے تو

عورت پر صبح تک فرشتے لعنت کرتے رہتے ہیں۔ (بخاری مسلم)

بہت سے عورتیں خاوند کے فرمائش پوری نہ کرنے یا پسند کی چیز نہ دلانے پر یا غصہ ہونے پر ہمبستری کے لئے بلانے پر بیماری کا بہانہ بناتیں اور اس کو اپنے قریب آنے نہیں دیتیں، یہ بڑا سنگین جرم ہے، لڑائی جھگڑا ہو جائے تو شوہر سے بے نیاز پیٹھ پلٹ کر سو جاتیں اور بات چیت بند کر دیتی ہیں۔

البتہ حقیقت میں کچھ بیماری ہو تو ایسی صورت میں لعنت کی مستحق نہیں ہوگی، مرد کے اندر نفسیاتی جذبات کو برداشت کرنے کی قوت عورت کی بہ نسبت کم ہوتی ہے۔

نیک بیوی شوہر کی رضا کی طالب اور خواہش مند رہتی ہے اس کی ناراضگی سے بچتی ہے؛ اس لئے شوہر جب ارادہ ظاہر کرے تو کسی شرعی عذر کے بغیر انکار نہ کرے، البتہ حیض ونفاس یا کوئی مرض ہو تو دور رہے محبت عاجزی سے شوہر کو سمجھائے؛ بلکہ ایسی صورت میں شوہر بھی عورت کو تکلیف میں مبتلا نہ کرے، حالت حیض میں صحبت کرنا حرام ہے۔

☆ ہمبستری کے تعلق سے حضور ﷺ نے عورت کو یہاں تک حکم دیا ہے کہ وہ اگر اونٹ کی پیٹھ پر بھی بیٹھی ہو تو نیچے اترے اور خاوند کی ضرورت پوری کرے، اس ضرورت کو پورا کرنے میں ٹال مٹول نہ کرے۔ (صحیح الترغیب والترہیب: ۱۹۴۳)

حضور ﷺ نے فرمایا: عورت کے لئے جائز نہیں کہ وہ خاوند کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر نفل روزہ رکھے۔ (بخاری)

☆ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے حیض والی عورت سے جماع کیا۔ یا کسی عورت کے پیچھے والے حصے میں شہوت پوری کی، اس نے اس چیز کے ساتھ کفر کیا جو محمد ﷺ پر نازل کی گئی (دارمی)

☆ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ جو شخص اپنی عورت کی مقعد (پاخانہ کے مقام) میں بدفعلی (صحبت) کرے وہ ملعون ہے پچھلے حصہ سے صحبت کرنا حرام ہے)۔ (مشکوٰۃ، طبرانی)

ابتدائی جوانی میں شادی نہ کریں؛ اس لئے کہ جسمانی (اعضاء) صحیح اور مکمل نہیں ہوتے اور عقل وفہم صحیح نہیں رہتی، اس عمر میں طبیعت پر قابو نہ رہنے کی وجہ سے صحبت بغیر سوچے سمجھے ہوتی رہتی ہے۔ مثلاً کھانا کھانے کے فوراً بعد اسی طرح چھوٹی چھوٹی باتوں میں قوت برداشت نہ ہوتی ہے۔

نوجوان لڑکے لڑکیوں کے جوان ہو جانے کے بعد زیر ناف اور بغل کے بال پندرہ بیس

دنوں میں ایک مرتبہ نکالنے کی تعلیم دیجئے، عام طور پر کنواری لڑکیاں شادی ہونے تک زیر ناف کے بال نہیں نکالتیں، چالیس دن تک بال نہ صاف کرنے پر گناہ ہوتا ہے، بال نکالنے سے شہوت میں طاقت پیدا ہوتی ہے۔

عورتیں اپنے شوہروں کے لئے بناؤ سنگار کریں

زندگی کو کامیاب بنانے کے لئے عورتوں کو اپنے شوہروں کے لئے صاف ستھری اور بناؤ سنگار کر کے رہنے کی عادت ڈالنا چاہئے، عام طور پر عورتیں شوہر کے ساتھ رہتے ہوئے بناؤ سنگار کو اہمیت نہیں دیتیں۔ اللہ تعالیٰ نے مرد کی فطرت یہ بنائی کہ وہ حسن وخوبصورتی اور پاکیزگی کا دیوانہ ہوتا ہے۔ جو چیز جتنی حسین اور خوبصورت دل کو لبھانے والی ہو وہ اس سے محبت کرتا اور اس کا دیوانہ بنا رہتا ہے۔ اس لئے اسلام نے عورتوں کو خاص طور پر اپنے شوہروں کے لئے بناؤ سنگار کرنے کی تعلیم دی ہے اور دوسروں کے لئے بناؤ سنگار کرنے سے منع فرمایا اس لیے اپنی زینت سوائے شوہر کے دوسرے نامحرم مردوں پر ظاہر نہ کرے حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا جو عورت خوشبو لگا کر غیر مردوں کے پاس سے گزرتی ہے اس کی مثال زانیہ کی سی ہے۔ (ترمذی)

ایک روایت میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ایسی عورت بدکار ہے۔ (ترمذی)

عام طور پر عورتیں گھروں میں میلے کپڑوں، گندے چہروں، بغیر کنگھی چوٹی کے بس دن بھر میکسی پہن کر بغیر دوپٹے کے برے حال میں رہتی ہیں، جب گھر سے باہر دعوت وغیرہ میں جانا ہو تو بن ٹھن کر نکلتیں، گھروں میں رہتے ہوئے زیور کا استعمال بھی نہیں کرتیں، صبح نیند سے بیدار ہو کر بغیر نماز پڑھے دن بھر جنگلی، بے شعوری کے ساتھ رہتیں، سروں کو جنگل بنائے رکھتی ہیں، جسم سے پسینہ اور گندی بو بھی آتی رہتی ہے۔

اچھی طرح یاد رکھئے! کہ اپنے آپ کو شوہر کی نظروں میں جمائے رکھنا ہو تو بناؤ سنگار کرنا ہوگا جو عورت شوہر کے لئے بناؤ سنگار نہیں کرتی تو وہ شوہر کی نظروں میں گر جاتی ہے، شوہر اس کو جنگلی، جاہل، بے شعور، بے پڑھی لکھی اَن پڑھ سمجھتا ہے، تہذیب وتمدن سے ناواقف سمجھتا ہے۔ گھر کی عورت میں زیادہ دلچسپی نہیں لیتا، اس کو گھر کی عورت سے اچھی باہر کی عورتیں نظر آتی ہیں۔

عورت گھر کی رانی اور ملکہ ہوتی ہے اس لئے اسے باہر کی عورتوں سے زیادہ صاف

ستھری اور بن سنور کر رہنا چاہئے تا کہ باہر کی عورتوں سے زیادہ شوہر کی نگاہوں میں جمی رہے؛ اس لئے شوہر کو آنکھوں سے لذت لوٹنے اور اس کے نگاہوں کی زینت کا مرکز بننے کے لئے اس کے گھر سے جانے اور گھر میں آنے سے پہلے ہی بن سنور کر تیار ہو جائے، تا کہ شوہر اپنی بیوی کی پاکیزگی اور نورانی چہرے اور میٹھی زبان اور عمدہ اخلاق اور خوبصورت دل پسند چہرے سے سکون وراحت حاصل کر سکے۔

جو عورتیں نماز کی پابندی کرتی ہیں ان کے چہروں پر اللہ تعالیٰ عبادات کا نور ظاہر فرماتا ہے، ان کے اور بے نمازی عورتوں کے چہروں میں کھلا فرق نظر آتا ہے۔ عورت کو بننے سنورنے سے پہلے صاف ستھری رہنا چاہئے، صاف ستھری رہنے کے لئے خاص طور پر باورچی خانے کا لباس علحدہ رکھے یا پکوان کے دوران سینہ اور پیٹ پر کپڑا باندھ لے۔ سونے کا لباس علحدہ رکھے اور سونے سے پہلے لباس بدل کر سوئے، دن میں پہننے اور نماز کا لباس عمدہ اور اچھا رکھے۔

صبح بیدار ہوتے ہی نماز ادا کرلے اگر نماز نہ پڑھی ہو تو منہ ہاتھ دھوکر وضو کرلے اور پہلے مالک کا حق ادا کرے، نماز ادا کرلے اور کنگھی چوٹی کر کے باورچی خانے کا رخ کرے، عام طور پر عورتیں شوہر کے جانے تک بغیر کنگھی چوٹی میکسی ہی پہن کر رہتی ہیں اور شوہر کے جانے کے بعد کنگھی چوٹی کرتیں اور کپڑے تبدیل کرتی ہیں، یہ عقلمندی نہیں بے شعوری ہے۔

شوہر کے لئے بناؤ سنگار کرتی رہیں اور بناؤ سنگار کی خاطر ہر پندرہ بیس دنوں میں مہندی کا استعمال کریں۔ سرمہ اور کاجل کا استعمال کریں۔ نہانا نہ ہو تو منہ ہاتھ ہر روز صابن سے دھوتی رہیں۔ زیورات صرف دعوتوں میں پہننے کی عادت نہ ڈالیں؛ بلکہ ہر چار آٹھ دنوں میں الگ الگ کوئی ایک زیور بدل بدل کر پہنتی رہیں۔ عطر اور خوشبو کا استعمال کریں، ہاتھوں اور چہرے کو پوڈر کا استعمال کریں چوٹی میں کنگھی کر کے پھولوں کا یا دوسری چیزوں کا استعمال کریں، ہر روز بالوں کو ایک ہی طرح کنگھی نہ کریں، کپڑوں کے لحاظ سے چوڑیوں کا استعمال کریں، شوہر کے سامنے خاص طور پر شام کے اوقات میں ایک ہاتھ پر گھڑی اور انگوٹھیوں کا استعمال کریں، پھر بننے سنورنے کے بعد میٹھی اور پاکیزہ گفتگو کریں؛ کیوں کہ جو عورتیں خوبصورت ہو کر بن سنور کر زیور کا استعمال کر کے زبان سخت اور اَن پڑھ جیسی گفتگو کرتیں وہ بداخلاق ہوتی ہیں، وہ جاہل اور گنوار نظر آتی ہیں، اس سے شوہر کو کوئی محبت پیدا نہیں ہوتی۔ ایسا لگتا ہے کہ ایک جنگلی درخت کو سنوارا گیا اور اس پر اسنو،

پاؤڈر لگادیا گیا اور زیور ڈال دیا گیا۔اس لئے بننے سنورنے کے ساتھ ساتھ عمدہ، نرم اور میٹھی زبان استعمال کرو اور عمدہ و اعلیٰ اخلاق سے برتاؤ کرو۔

شوہر کے بیوی پر جو حقوق عائد ہوتے ہیں ان میں ایک حق یہ ہے کہ وہ اس کی خاطر بناؤ سنگار کرے مرد بھی اپنی بیوی سے صاف ستھری رہنے اور بناؤ سنگار کرنے کا مطالبہ کرسکتا ہے اور عورت کو اس کے اس مطالبے کو پورا کرنا ہوگا۔

☆ حضورﷺ نے فرمایا: اپنے گھر والوں کے سوا دوسرے لوگوں میں زیب و زینت کے ساتھ جانا ایسا ہے، جیسے قیامت کے دن کا اندھیرا، جس کے لئے کوئی روشنی نہ ہو۔(ترمذی)

☆ سورۃ النور میں اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے کہ عورتیں زمین پر اس طرح پاؤں مارتی ہوئی نہ چلیں کہ جو زینت انہوں نے چھپا رکھی ہیں اس کا علم لوگوں کو ہوجائے۔

بننے سنورنے کے لئے ہاتھوں اور پیروں پر مہندی کا استعمال کریں، جانوروں کی طرح ناخن نہ پالیں یہ گندگی اور فاحشہ پن ہے، اسی طرح بننے سنورنے کے لئے پلکوں اور بھوں کے بال نہ نکالیں، نہ سر کے بال انگریزوں کی طرح کٹائیں، اسلام نے اس کی اجازت نہیں دی۔بعض عورتیں خوبصورتی پیدا کرنے کے لئے جسم پر تنگ کپڑا، چھوٹا بلوز، سینہ اور پیٹ کھلا رکھتی ہیں یہ حرام کام ہیں، عورت کو اپنا پورا جسم چھپانا ہے شریعت کے حدود میں رہ کر بناؤ سنگار کرنا جائز ہے، اس سے گناہ نہیں ہوتا، اگر ناخن کو نیل پینٹ لگائیں تو وضو اور غسل کے وقت نکالنا ضروری ہے ورنہ وضو اور غسل نہیں ہوتا، جب وضو اور غسل ہی صحیح نہ ہو تو نماز خراب ہوجائے گی بعض لوگ بڑھاپے کو چھپانے کے لئے سر کے بالوں میں مہدی کی جگہ کالا خضاب لگاتے ہیں جو شرعاً ناجائز ہے۔

☆ ایک مرتبہ حضورﷺ نے بی بی عائشہ صدیقہؓ کے ہاتھوں میں چاندی کے چھلے دیکھے تو پوچھا: عائشہ یہ کیا ہے؟ وہ بولیں: حضورﷺ یہ میں نے اس لئے بنوائے ہیں کہ میں آپ کے لئے بناؤ سنگار کروں۔(اسوۂ صحابہ:۱/۲۵۲)

☆ ایک صحابیہ حضورﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں ان کے ہاتھوں میں سونے کے کنگن تھے، آپﷺ نے ان کے بارے میں دریافت فرمایا: تو وہ بولیں حضور! عورت اپنے شوہر کے لئے بناؤ سنگار نہ کرے تو اس کی نظر سے گر جائے گی۔(نسائی)

جس طرح عورتوں کو بن سنور کر رہنا ہے اسی طرح مرد کو بھی بیوی کے سامنے عمدہ لباس میں

رہنا چاہئے، اکثر مردوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ گھروں میں لنگی بنیائن، چڈی بنیائن یا ناف سے نیچے لنگی باندھ کر یا میلے کپڑوں یا کنگھی نہ کرکے بکھرے ہوئے بالوں یا میلی داڑھی لئے رہتے ہیں، اس سے عورت کو بھی بے زاری اور وحشت ہوتی ہے اور وہ اپنے شوہر کو محبت کے جذبات دے نہیں سکتی، مرد بھی عام طور پر دعوت وغیرہ کے موقعوں پر بن ٹھن کر نکلتے ہیں اور گھروں میں گندے رہتے ہیں۔ان کو بھی اپنی زینت کا مرکز بیوی کی نگاہوں کو بنانا چاہئے۔

☆ حضرت عمرؓ نے فرمایا: مرد بھی عورتوں کیلئے زینت اختیار کریں؛ کیوں کہ خدا کی قسم وہ بھی چاہتی ہیں کہ مرد ان کی خاطر زیبائش کریں۔جس طرح مرد چاہتے ہیں کہ عورت ان کے لئے زینت و آرائش اختیار کریں۔

شوہر جب اپنی بیوی کو صاف ستھری بن سنور کر دیکھتا ہے تو اس کے دل پر اس کا ایک خاص اثر ہوتا ہے، اسی طرح بیوی جب اپنے شوہر کو صاف ستھرا لباس پرنور چہرے اور ٹھیک ٹھاک دیکھے تو اسے بھی سکون ملتا ہے، محبت کے جذبات ابھرتے ہیں، اس لئے مرد گھروں میں بیوی کے ساتھ صاف ستھرے لباس، بالوں کو کنگھی کرکے اور داڑھی کو صابن سے دھو کر کنگھی کرے، چہرے کو صاف رکھے عطر اور خوشبو کا استعمال کرے، لنگی پر کرتا استعمال کرے تو وہ گھر میں چلتے پھرتے سردار اور بڑا اعزت دار نظر آتا ہے۔

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ میں اپنی بیوی کے لئے اس طرح آراستہ ہوتا ہوں جس طرح وہ میرے لئے آراستہ ہوتی ہے اور میں یہ پسند نہیں کرتا کہ اپنے تمام حقوق اپنی بیوی سے طلب کروں۔کیوں کہ پھر وہ بھی اس بات کی مستحق ہوگی کہ مجھ سے اپنے تمام حقوق وصول کرے(القرطبی)۔

اس سے صاف یہ تعلیم ملتی ہے کہ شوہر بھی بیوی کے لئے اپنے آپ کو اور ہیئت کو درست رکھے۔

☆ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ: میں نے رسول اللہﷺ کو کبھی کھلے بدن، ننگے بدن نہیں دیکھا۔(ترمذی)

☆ حدیث میں ہے کہ مسکراتے چہرے کے ساتھ کسی کا استقبال کرنا صدقہ ہے؛ اس لئے مرد اور عورت دونوں اپنی مسکراہٹ سے ایک دوسرے کے دلوں کے ہر دل عزیز بننے کی کوشش کریں۔

بعض عورتیں صاف ستھری رہتی ہیں، پانچوں وقت کی نماز ادا کرنے سے چہرے پر نور رہتا ہے، شوہر کے لئے بن سنور کر بھی رہتی ہیں؛ مگر گھر کے کمروں میں جالے، کتابوں پر گرد و غبار،

کپڑے بکھرے ہوئے ،مختلف جگہوں پر کچرا،کہیں گندے اور پیشاب کے کپڑے، برتن جھوٹے، مکھیاں پھیلی ہوئیں۔پلنگ کی چادر میلی اور تکیہ کے غلاف میلے رکھتی ہیں،گھر کی یہ حالت سے گھر کی عورتوں کے مزاج کا اندازہ ہوتا ہے کہ وہ بیرونی پاکی اور صفائی کی عادی نہیں ،وہ گندگی اور نجاست میں رہنے کو پسند کرتی ہیں،اس سے گھر کے افراد کے مزاجوں میں بھی پاکیزگی پیدا نہیں ہوسکتی۔

عورتوں کو چاہئے کہ وہ ہر جمعرات کو شوہر، بچوں اور خود کے ناخن کاٹتی رہیں، ہر پندرہ بیس دنوں میں گھر کے کمروں سے مکڑی کے جالے صاف کرتی رہیں، کچرے کو فوراً کچرے دان میں ڈالنے کی عادی خود بھی بنے اور بچوں کو بھی بنائے ، کتابوں کی گرد صاف کرتی رہیں۔دروازے، کھڑکیوں ،صوفہ، اور کرسیوں کو صاف کرتی رہیں،بعض گھروں میں صوفہ اور میز کرسی پر گرد ہی گرد دیکھنے میں آتی ہے میلے کپڑوں کو فوراًان کی جگہ پر رکھیں۔

شوہر کی ناشکری پر جہنم میں رہنا ہوگا

دیندار، نیک، متقی ، پرہیزگار عورت سمجھدار ہوتی ہے اور مومنہ رول ادا کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی محبت میں اپنے شوہر سے ٹوٹ کر محبت کرتی اور اس کی ہر حال میں شکرگزار بنی رہتی ہے، ہمیشہ رشتے داروں کے سامنے اپنے شوہر کی اچھائیاں اور خوبیاں بیان کرتی اور سنتی ہے وہ کبھی شوہر کی شکایت نہیں کرتی اور نہ شوہر کے خلاف سننا چاہتی۔

جن عورتوں کی تربیت نہیں ہوتی یا جو بے شعور، جاہل ہوتی ہیں غفلت کی زندگی گزارتی ہیں ،جب شوہر کی کسی بات پر غصہ آجاتا ہے تو اس کے سارے احسانات و مہربانیوں کو بھول کر ناشکری بہت کرتی ہیں۔اس کے پیچھے ماں بہنوں کے سامنے یا دوسرے رشتے داروں کے سامنے اس کی برائی اور عیب بیان کرتی ہیں یا اسی سے بحث وتکرار میں یا زبان درازی کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ تم سے شادی کرنے کے بعد مجھے کبھی سکون نہیں ملا۔ہمیشہ تم نے مجھے تکلیف دی ہے مجھے کبھی گت کا کپڑا زیور نہیں پہنایا۔سوائے تکلیف کے مجھے تمہارے گھر میں کچھ نہیں ملا،تم نے میرا کبھی خیال نہیں رکھا۔شوہر کے لائے ہوئے تحفہ کو حقیر اور معمولی سمجھتی ،اور اس میں عیب نکالتی ہیں،شوہر کے سامان کے مقابلے اپنے میکے کے سامان کو اہمیت دیتی ہیں یہ سب ناشکری کی باتیں ہیں۔

لوگوں کو احساس دلانا کہ شادی کے بعد وہ کچھ بھی سکھ نہ پائی،شوہر کے لوگوں پر جھوٹی باتیں

کرنا اور جھوٹا الزام لگانا بھی ناشکری ہے۔ان کو ظالم، ستانے والے کمینے بتا کر اپنے آپ کو اچھا بتانا ۔شوہر کے مقابلے اپنی قابلیت جتانا اور اپنے آپ کو شوہر سے بہتر بتلانا۔ماں باپ کے تحفوں کی حفاظت کرنا اور اس کی اہمیت بتلانا اور شوہر کے مال اور چیزوں کو حقیر جاننا، یہ سب ناشکرہ پن ہے۔

اکثر عورتیں نارمل حالت میں تو اچھی رہتی ہیں؛ مگر جب غصہ آجاتا ہے یا آپس میں لڑائی جھگڑا ہوتا ہے تو ہر قسم کی بدنامی وشکایت شروع کردیتیں، یا دو تین دن بات چیت بند کردیتی ہیں یا ماں باپ کے گھر چلی جاتیں یا طلاق مانگتی ہیں یہ تمام صورتیں ناشکرہ پن کی ہیں۔

☆ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ عورتوں سے مخاطب ہو کر فرمایا: اے عورتو! کثرت سے صدقہ وخیرات کیا کرو؛ کیوں کہ میں نے تمہاری اکثریت کو جہنم میں دیکھا ہے، وجہ دریافت کی گئی تو حضور ﷺ نے فرمایا: تم لعنت (بددعائیں) بہت دیتی ہو اور شوہر کی ناشکری کرتی ہو۔(بخاری:۳۰۴، مسلم:۷۹)

ناشکرہ پن یہ ہے کہ شوہر کے جذبات واحساسات کی قدر نہ کرنا اس کے اچھے سلوک و احسانات کو یاد نہ رکھنا، اس کو بددعائیں دینا۔اس کے عیب خاندان اور معاشرے میں بیان کرتے پھرنا کہ پوری کمائی اڑا دیتا ہے۔زیادہ وقت گھر سے باہر دوستوں میں گزارتا ہے۔گھر میں مجھے قید کرکے رکھا ہے تفریح وسیر کو نہیں لے جاتا۔مجھے جیب خرچ نہیں دیتا۔بعض کہتی ہیں کہ تمہارے گھر آکر میری قسمت پھوٹ گئی زندگی سے اکتا گئی تمہارے پاس سوائے تکلف کے کچھ نہ ملا۔

☆ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسی عورت کی طرف نظر کرم نہیں فرماتے جو شوہر کی شکرگزار نہ ہو۔(نسائی،الحاکم)

قرآن مجید نے میاں بیوی کو ایک دوسرے کا لباس فرمایا: لباس کا کام ہے کہ وہ سب سے پہلے جسم کے عیبوں کو چھپائے اور پھر خوبصورتی پیدا کرے۔

دیندار عورت اللہ کی خاطر اپنے شوہر کی فرمانبرداری کرے گی۔شوہر کے تکلیف دینے پر صبر اختیار کرے گی اس سے چلا کر اور چیخ کر بات نہیں کرے گی،اس کے لائے ہوئے تحفے اگر پسند نہ بھی ہوں تو اس میں عیب نہیں نکالے گی، بغیر کسی تنقید کے خوشی سے اسے قبول کرے گی جیسے اس کو بہت بڑی دولت مل گئی ہے، اپنے شوہر کی ہر اچھے کام پر تعریف کرے گی، اس سے شوہر اپنی برائیوں کو چھوڑ دے گا۔اگر وہ باہر وقت زیادہ گزارتا ہے تو اس کو محبت کے ساتھ سمجھائے گی کہ میں آپ کے نہ ہونے پر بور ہو جاتی ہوں۔مجھے اکیلے گھر میں گھبراہٹ ہوتی ہے، آپ جلد آنے کی

کوشش کیجئے ، وہ اگر فضول خرچی کرے تو اللہ کے احکام سنا کر کفایت شعار بناؤ۔ غصہ میں اس کو پلٹ کر جواب نہ دو۔ کبھی غصہ ہو کر بات چیت بند مت کرو۔ پیٹھ پلٹا کر مت سو جاؤ، وہ آخر تمہارا شوہر ہی ہے ، اس کو جب تم نے سب کچھ دے دیا ہے تو تھوڑی دیر کے لئے بے غیرت بن جاؤ۔ اس کے ساتھ بے غیرت بننا کوئی بے عزتی نہیں ہمیشہ اس کی تعریف کرتی رہو۔

شوہر کی راز کی بات چھپانا ضروری ہے

شوہر اگر کوئی راز کی بات کرے تو اس کو امانت سمجھ کر راز میں رکھنا بہت ضروری ہے، بیوقوف اور بے شعور عورتیں خاموشی کے ساتھ ماں بہنوں کو کہہ دیتی ہیں، جس کی وجہ سے وہ راز کی باتیں آہستہ آہستہ تمام رشتے داروں کو معلوم ہو جاتی ہیں اور وہ شوہر کے لئے تکلیف دہ ہو کر بیوی کی زندگی میں خرابی پیدا کرتی ہیں، سب سے پہلے شوہر کے پاس بیوی کا اعتماد ختم ہو جاتا قرآن مجید سورہ تحریم ۲۸ میں اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کو تاکید کے ساتھ راز کو راز رکھنے کی تعلیم دی ہے۔

بعض اوقات شوہر اپنی بیوی کو خرابیوں سے بچانے ، خاندان کے بعض افراد کی خرابیوں کا تذکرہ راز میں کرتا ہے۔ یا زمین و جائیداد خاندان کے لوگوں میں تذکرہ کئے بغیر خرید کر بیوی کو راز دار بناتا ہے۔ یا زندگی کو صحیح چلانے ماں باپ کی فضول خرچیوں سے بچانے پیسہ چھپا کر جمع کرتا اور راز میں بیوی سے تذکرہ کرتا ہے یا راز میں کسی کی مدد کرتا اور اس کا تذکرہ بیوی سے کرتا ہے بعض وقت سفر کو راز میں رکھتا ہے، ایسی تمام باتیں راز کی ہوتی ہیں اسے امانت جان کر راز میں رکھا جائے۔ اس سے شوہر میں اعتماد پیدا ہوتا ہے۔

میاں بیوی کے درمیان الفت و محبت کی جو باتیں بند کمرے میں ہوتی ہیں، ان کو بھی راز میں رکھنا ، بعض بے وقوف قسم کی عورتیں بہنوں اور سہیلیوں کو حماقت میں بیان کرتی ہیں ، وہ باتیں بھی پورے خاندان میں یہاں تک کہ وہ اپنے مردوں کو بتلا دیتی ہیں۔ یہ سب بے شرمی اور بے حیائی کو عام کرنا ہے اور اس سے دونوں میاں بیوی کی بدنامی بھی ہوگی۔

اکثر لوگ سہاگ رات کی باتیں دوستوں اور سہیلیوں سے خاموشی کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔ یہ بھی بے حیائی و بے شرمی ہے۔ حضور ﷺ نے ایسی تمام حرکتوں سے مومن کو روکا ہے۔

بعض عورتیں اولاد جوان ہونے کے بعد شوہر کی جوانی کی آوارگی یا بے وفائی اور جہالت

کی باتیں، اولاد کے سامنے بیان کرتی ہیں کہ تمہارے باپ جوانی میں ایسے تھے ایسے ایسے کام کئے اس سے اولاد کے دل میں باپ کا احترام ختم ہو جاتا ہے، یہ سب باتیں راز میں ہی رکھنی ہوں گی اور شوہر کا احترام بچوں میں باقی رکھنا ہوگا۔

بعض لوگ غیر مسلموں کو یہ تاثر دیتے ہیں کہ مسلمان بیوی سے صحبت کرنے کے بعد ولیمہ کرتا ہے۔ یہ بات بالکل غلط ہے ولیمہ کا تعلق صحبت سے نہیں ہے اس قسم کی باتیں کر کے مسلم معاشرے کو بدنام کرنا اور بے حیائی و بے شرمی پھیلانا ہے بعض بے وقوف دعوت میں آکر پوچھتے بھی ہیں کہ میاں بیوی میں صحبت ہوئی کہ نہیں کھانا جائز ہے یا نہیں یہ سب جہالت اور بے دینی ہے۔

ضعیفی، تنگی اور پریشانی میں شوہر کے ساتھ صبر کریں اور خدمت کریں

دنیا امتحان و آزمائش کی جگہ ہے، انسان پر مختلف حالات آتے جاتے ہیں کبھی خوشحالی، کبھی پریشانی اور کبھی بیماری اور کبھی نقصان، کبھی ناکامی جیسے حالات آتے ہیں، ان تمام حالات میں سمجھدار اور عقلمند بیوی شوہر کی مصیبت کو اپنی مصیبت سمجھتی اور اس کی پریشانی میں خود بھی پریشان رہتی ہے۔ وہ اگر رزق کی تنگی کی وجہ سے ایک روٹی کھائے تو یہ اپنی منہ کی روٹی اسکو اپنے ہاتھوں کھلا کر خود ایک وقت بھوکی رہنا گوارا کر لیتی ہے۔ مصیبت میں شوہر کو پریشان نہیں کرتی ؛ بلکہ دلاسہ دیتی ہے، اس کی پریشانی اور گھبراہٹ کو اچھے مشورے دے کر عقل بتلا کر ہمت بڑھاتی ہے۔ ہو سکے تو جیب خرچ کے لئے دئے گئے پیسوں کو جمع کر کے یا جو رقم خرچ میں سے بچے اسے جمع کر کے چھپا کر رکھی تھی دے کر شوہر کی ہمت بڑھاتی یا پھر اپنا زیور فروخت کر کے کاروبار کرنے کو کہتی ہے اور کم سے کم خرچہ میں گھر کے کاروبار چلاتی ہے اور شوہر پر خرچہ کا بار پڑنے نہیں دیتی۔ ایسی مالی پریشانیوں میں کپڑوں اور زیور کی فرمائش نہیں کرتی اور نہ دعوتوں میں جا کر تحفے وغیرہ دینے کی ضد و اصرار کرتی ہے، اپنے تمام خرچوں کو کم کر کے بقدر استطاعت پورا کرتی رہتی ہے بیماری میں صبر کر کے بڑے بڑے ڈاکٹروں اور بڑے دواخانوں میں علاج کے لئے مجبور نہیں کرتی، کم سے کم خرچہ میں علاج کروا کر مصیبت کو سہہ لیتی ہے، زندگی کے کاروبار میں فضول خرچی بالکل نہیں کرتی اور گھر میں ضرورت سے زیادہ سامان نہیں رکھتی اور اپنی تنگی و پریشانی کو لوگوں کے سامنے بیان نہیں کرتی۔ رات دن ہر نماز اور خاص طور پر تہجد میں اٹھ کر اللہ تعالیٰ سے

اپنے شوہر کے لئے مدد مانگتی اور شوہر کو بھی اللہ سے مانگنے لگاتی ہے۔ وہ جانتی ہے کہ اللہ کی مرضی کے بغیر کوئی تکلیف نہیں آتی اور اللہ ہی کی مرضی سے تمام تکالیف دور ہوتی ہیں، رزق کا دینے والا اللہ ہے رزق میں کشادگی پیدا کرنے والا اللہ ہے۔

☆ ایک حدیث میں اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: غربت آنے سے پہلے دولت کو غنیمت جانو، بیماری سے پہلے صحت کو غنیمت جانو۔ موت سے پہلے زندگی کو غنیمت جانو وغیرہ۔

اس لئے میاں بیوی کا کام ہے کہ خوشحالی کے زمانے میں جو بھی دولت اللہ تعالیٰ دے اُسے بیکار کاموں میں برباد مت کرو۔ قناعت اور کم سے کم اخراجات کے ساتھ زندگی گزارنے کی عادت ڈالو ورنہ دونوں پریشان رہیں گے۔

☆ حضرت زینبؓ جو بی بی خدیجہؓ کی بڑی صاجزادی تھیں انہوں نے ماں کی طرح اپنے شوہر کا ساتھ دینا خوب سیکھا اور ہر حالت میں وفاداری کی جب ان کے شوہر گرفتار ہو کر مدینہ لائے گئے تو بی بی زینبؓ نے اپنے شوہر کو قید سے چھڑانے کے لئے مکہ سے اپنی ماں کا دیا ہوا زیور کا ہار رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجا۔ حضور ﷺ نے وہ ہار دیکھ کر بی بی خدیجہؓ کو یاد کیا اور آنسو بھر آئے اور صحابہ سے عرض کیا: کہ اگر آپ لوگ ان کو چھوڑ سکتے ہو تو چھوڑ دو، صحابہ نے بغیر فدیہ لئے ان کو رہا کر دیا اور ان سے وعدہ لیا گیا کہ وہ بی بی زینب کو مدینہ بھیج دیں گے۔ جب وہ مکہ واپس آئے تو لوگوں نے ان سے کہا کہ بی بی زینب کو طلاق دے دو؛ مگر ابوالعاص نے انکار کر دیا کہ میں ان کے بدلے کسی دوسری عورت کے ساتھ رہنا گوارہ نہیں کر سکتا پھر وہ خود بھی مدینہ آ کر مسلمان ہو گئے۔ (اسوۂ صحابہ)

☆ بی بی خدیجہؓ رسول اللہ ﷺ کی پریشانی میں ہمت افزائی کرتیں، دلاسہ دیتیں اور کہتیں کہ خدا کی قسم اللہ آپ کو کبھی ذلیل ورسوا نہیں کریگا۔ آپ پریشان نہ ہوں اللہ آپ کا ساتھ نہیں چھوڑے گا۔ آپ تو صلہ رحمی کرتے ہیں، لوگوں کی مدد کرتے ہیں، بے کسوں اور غریبوں کے مددگار ہیں محتاجوں کو سہارا دیتے ہیں، مہمانوں کی قدر کرتے، مصیبت زدوں کے کام آتے ہیں، (بخاری، مسلم) بی بی خدیجہ نہ صرف آپ کی بیوی تھیں؛ بلکہ بیوی سے بڑھ کر دوست اور مشیر تھیں۔

☆ بی بی خدیجہؓ باوجود مکہ کی رئیس زادی ہونے کے دولت سے مالا مال ہونے کے اللہ کے رسول ﷺ کی وفادار اور خدمت گزار تھیں۔ اپنی ساری دولت شوہر پر لٹادی۔ دین کو پھیلانے

میں مدد کی اور آپ کو دنیا کے کام دھندوں سے فارغ کر کے دین کو پھیلانے میں پوری پوری مدد کی، اللہ کے رسول ﷺ غار حرا میں جن دنوں رہتے کبھی یہ نہیں کہا کہ یہ کام آپ کیوں کر رہے ہیں؟ کام دھندا چھوڑ کر وہاں کیوں رہتے ہیں؟ بلکہ خود آپ کے لئے کھانے پینے کا سامان لے جا کر دیتی تھیں۔ غرض ہر طرح سے ساتھ دیا۔

☆ رسول اللہ ﷺ کی تمام بیویوں میں سب سے زیادہ محبوب بن گئیں اکثر رسول اللہ ﷺ آپ کو یاد فرمایا کرتے، آپ کا ذکر کرتے تو بی بی عائشہ رشک کرتیں ایک دفعہ انہوں نے کہا: آپ ایک بوڑھیا عورت کو کیوں یاد کرتے ہیں جبکہ اللہ نے آپ کو ان کے مقابلے جوان بیوی دی ہے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے عائشہ! خدیجہ مجھ پر اس وقت ایمان لائی جب لوگوں نے میرا انکار کیا اور مجھے اس وقت سچا مانا جب لوگوں نے مجھے جھٹلایا اور جب لوگوں نے مجھے محروم کیا اس وقت میری مالی مدد کی۔

بی بی خدیجہؓ نے رسول اللہ ﷺ کی ہر طرح سے خدمت کر کے دل جیت لیا تھا۔ وہ کبھی شکایتی الفاظ زبان پر نہ لائیں اور نہ احسان جتایا۔

شوہر کی مصیبت اور پریشانیوں میں ساتھ دینے والی بیوی ہی حقیقی دوست اور ہمدرد ہے، بیماری میں خوب تیمارداری کر کے شوہر کا دل جیتتی اور اپنی جنت بناتی ہے۔

☆ مشرکان مکہ نے رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ساتھیوں کا بائیکاٹ کیا اس صورت میں لین دین اور کسی قسم کی مدد پہونچانے سے تمام مکے کے لوگوں کو روکے رکھا۔ آپ ﷺ حضرت ابوطالب اور بی بی خدیجہؓ اور دوسرے صحابہ کے ساتھ شعب ابی طالب کی وادی میں محصور کر دئے گئے۔ چاروں طرف سے نظر رکھی جانے لگی، ان مشکل حالات میں بی بی خدیجہ باوجود رئیس زادی ہونے کے تین سالوں تک رسول اللہ ﷺ کا ساتھ دیا، تکالیف میں خود بھی شریک رہیں مگر کوئی شکایت نہیں کی۔

☆ حضرت ہلال بن امیہؓ جنگ تبوک میں سستی اور کاہلی کی وجہ سے غزوے میں ساتھ نہیں گئے حضور ﷺ نے واپس آنے پر تمام مسلمانوں کو ان سے بائیکاٹ کرنیکا حکم دیا ان کی بیوی کو بھی حکم ملا کہ وہ شوہر سے علحدہ ہو جائیں۔ اس پر حضرت ہلال بن امیہ کی بیوی نے رسول اللہ ﷺ سے ان کے بوڑھے اور کمزور ہونے اور ان کی مجبوریوں کو ظاہر فرمایا: کہ وہ پریشان ہو جائیں گے،

تب رسول اللہ ﷺ نے ان کی خدمت جاری رکھنے کی اجازت دی مگر میاں بیوی کے تعلقات رکھنے سے منع فرما دیا۔ ان کی بیوی نے توبہ قبول ہونے تک ان مصیبت کے ایام میں بھی برابر اجازت کے ملنے سے خدمت انجام دیتی رہی۔ پھر جب وہ اپنے آخری ایام میں کمزور اور اپاہج ہو گئے تھے معذور ہو گئے تھے تو اس حالت میں ان کی بیوی ان کی بھرپور خدمت کرتی رہیں ان کو اپنے ہاتھوں جوتے پہناتی تھیں بالوں میں کنگھی کرتی تھیں۔ کپڑے دھوتی تھیں یہاں تک کہ ان کا بول وبراز تک صاف کرتی تھیں اور پھینک آتی تھیں ہر وقت شوہر کی خدمت کے لئے تیار رہتی تھیں۔ کبھی بڑھاپے اور ضعیفی کی وجہ سے خدمت سے بیزار نہیں ہوئیں۔

☆ حضرت ایوبؑ کی بیماری میں سب لوگوں نے ساتھ چھوڑ دیا، دوست واحباب اور رشتے دار دور ہو گئے اور آپ کو گاؤں سے باہر نکال دیا صرف اکیلی بیوی نے پورا پورا ساتھ دیا، بیماری میں وفادار بن کر خوب خدمت کی اور اپنے شوہر کا ساتھ نہیں چھوڑا، دن بھر محنت کر کے دوا اور غذا کے لئے پیسے لاتیں، مگر کبھی آپ کی خدمت سے بیزاری ظاہر نہیں کی جب آپ اچھے ہو گئے اور اپنی جگہ پر نظر نہ آئے تو پریشان ہو گئیں۔

غرض مصیبت، تنگی اور پریشانی کے حالات میں شوہر سے خرچ اور اخراجات کے لئے پیسے پوچھنا اور اس کے لئے بحث وتکرار کرنا، لڑائی جھگڑا کرنا شوہر کے دل کو تکلیف دینا، دکھانا، اپنی آخرت خراب کرنا ہے۔

ہو سکے تو مصیبت اور تنگی میں قریب کے رشتے داروں سے پرانے کپڑے لے کر گزارا لینا ۔جو کچھ شوہر خرچہ دے اس میں ضروریات پوری کرنے کی کوشش کر لینا۔ مزید پیسہ پوچھ کر شوہر پر بار مت ڈالنا۔

تین وقت کا کھانا پینا نپا تلا کھا لینا، ایک دو وقت کا کھا کر گزارا کر لینا، دال چاول پر گزارا کر لینا، بجلی کم جلانا، بغیر دودھ کی چائے پی لینا یا چائے وغیرہ ترک کر دینا۔

گھر کا کام کاج خود کر لینا۔ کپڑوں کا استعمال کم کر دینا ہو سکے تو گھر میں کپڑے سینا یا دوسرے جو کام گھر بیٹھے کئے جا سکتے ہوں یا ٹیوشن کر سکتی ہو تو محلے کے بچوں کو پڑھا کر شوہر کے ساتھ اس کی آمدنی میں مدد کرنے والی بننا تو ایسی عورت جنتی ہو گی۔

عام طور پر مصیبت آتے ہی انسان گناہ کی طرف رغبت اختیار کرتا ہے، ایسے حالات میں

شوہر کو سختی کے ساتھ تاکید کرو کہ وہ لوگوں کو دھوکا اور فریب دے کر مال گھر نہ لائے اور نہ رشوت وناجائز آمدنی سے ہمیں پالے، ہم کم سے کم آمدنی اور تکلیف میں زندگی گزارنے کے لئے تیار ہیں، حرام آمدنی سے ہماری آخرت خراب مت کرو، ورنہ آپ خود اللہ کے پاس جواب دہ رہیں گے گھر میں ہرگز رشوت کا مال مت لائے، حرام مال کھانے سے انکار کر دینا۔

بیوی کو اپنی ذمہ داریاں یاد رکھنے کا آسان طریقہ

(۱) شوہر کی محبت میں اندھے بن کر اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ کرنا۔

(۲) شوہر کے ہر جائز حکم کی اطاعت اللہ کے واسطے کرنا۔

(۳) شوہر کے ماں باپ کو اپنے ماں باپ کی طرح سمجھنا۔

(۴) شوہر کی حیثیت سے زیادہ نان ونفقہ نہ مانگنا۔

(۵) شوہر جن کو گھر میں آنے جانے کی اجازت دے ان ہی کو آنے دینا۔

(۶) اس کے مال کو بغیر اس کی اجازت کے کسی کو نہ دینا۔

(۷) اس کو اپنے سے افضل ماننا اور گھر کا سردار سمجھنا۔

(۸) اس کی ناشکری کرنے کو گناہ سمجھنا۔

(۹) اس کی اجازت کے بغیر گھر سے باہر نہ نکلنا۔

(۱۰) وہ گھر پر ہو تو نفل روزے اس کی اجازت سے رکھنا۔

(۱۱) شرعی عذر کے بغیر صحبت سے انکار نہ کرنا۔

(۱۲) اس کا ادب واحترام کرنا اور نام لے کر نہ پکارنا۔

(۱۳) اس کے ساتھ یک طرفہ صبر کرنا اور قوت برداشت پیدا کرنا۔

(۱۴) اس کی اطاعت کرنے اور خوش رکھنے ہی میں اپنی کامیابی سمجھنا۔

(۱۵) گھروں میں قرار (اطمینان وسکون) سے رہنے کی عادت ڈالنا۔

(۱۶) شوہر گھر میں ہو تو شوہر کے لئے بناؤ سنگار کرنا۔

(۱۷) شوہر کے راز کو راز رکھنا، نادانی سے راز فاش نہ کرنا۔

(۱۸) وفادار اور فرمانبردار بیوی، ضعیفی اور پریشانی میں خوب ساتھ دیتی ہے۔

(۱۹) شوہر کی غیر موجودگی میں اپنی اور اس کے مال کی حفاظت کرنا۔

(۲۰) شوہر کے رشتے داروں کا پورا خیال رکھنا، ان کا عزت واحترام سے سلوک کرنا۔

(۲۱) بغیر کسی وجوہات کے طلاق کا مطالبہ نہ کرنا۔

(۲۲) جن جن سے شوہر پردہ کرنے کو کہے پردہ کرنا۔

(۲۳) شوہر کی ناشکری اور برائی نہ کرے۔

(۲۴) بے وقوف و بے دین عورتوں سے دوستی نہ کرنا۔

حضور ﷺ نے مردوں کو عورتوں کے حق میں اللہ سے ڈرنے کا حکم دیا

مرد اگر اپنی بیوی سے فائدہ اٹھانا چاہتا ہے تو اسکے ساتھ اچھا سلوک کرے اس کا حق ادا کرے۔

☆ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں بہترین شخص وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے ساتھ اچھا سلوک کرے اور میں تم میں سب سے زیادہ اپنے گھر والوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والا ہوں۔

☆ حکیم بن معاویہ روایت کرتے ہیں کہ میرے والد نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا: کہ یارسول اللہ! بیوی کا ہم پر کیا حق ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ جب تم کھاؤ تو اسے بھی کھلاؤ اور جب تم پہنو تو اس کو بھی پہناؤ (کسی مجبوری سے) اس کو مارو تو چہرے پر مت مارو اور اس کو گالی گلوچ سے پیش نہ آؤ اور اگر کسی مصلحت سے اس کے پاس لیٹنا بیٹھنا یا بول چال رکھنا چھوڑو تو صرف گھر ہی میں رہو (چھوڑ کر مت چلے جاؤ)۔ (ابوداؤد)

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی کو اس طرح نہ مارے جس طرح غلام کو مارتا ہے، پھر آخر شام کو اس کے پاس بیٹھے گا (تو شرم محسوس کرے گا)۔ (بخاری ومسلم)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کے پاس دو بیویاں ہوں اور ان کے درمیان اس نے برابری اور انصاف نہیں کیا تو قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کا ایک پہلو گرا ہوا ہوگا۔ (ترمذی)

بیوی چاہے کتنی ہی مالدار ہو، روٹی، کپڑا اور رہنے کا انتظام کرنا مرد کے ذمہ ہے، اگر شوہر اپنی مرضی سے بیوی کو ماں باپ میں چھوڑے تو بیوی بچوں کا خرچہ دینا ہوگا۔ اللہ کے راستے میں نکلتے وقت بیوی بچوں کو سسرال میں چھوڑ جائے تو پورا پورا خرچہ دینا ہوگا۔ ورنہ یہ ظلم ہوگا۔

عورت مال دار ہو یا تجارت کرنے والی ہو یا ملازمہ پیشہ ہو تو اس کی اجازت اور رضامندی کے بغیر اس کا مال استعمال نہیں کرسکتے، بغیر اجازت استعمال کرنا خیانت ہے دونوں اپنا اپنا صدقہ اور زکوۃ، فطرہ، قربانی اپنے اپنے مالوں میں سے دیں۔

☆ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عورتوں کے حق میں (تم کو) اچھے برتاؤ کی نصیحت کرتا ہوں تم (اس کو) قبول کرو؛ کیوں کہ عورت ٹیڑھی پسلی سے پیدا کی گئی ہے، سو اگر تم اس کو سیدھا کرنا چاہو گے تو اس کو توڑ دو گے اسکا توڑنا طلاق ہے اور اگر اس کو اس کے حال پر رہنے دو گے تو وہ ٹیڑھی رہے گی؛ اس لئے ان کے حق میں اچھے برتاؤ کی نصیحت کرتا ہوں۔ (بخاری مسلم)

اس حدیث سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ عورت ہمیشہ مرد کے ذہن کے مطابق اور مرد کی مرضی پر نہیں چلے گی۔ اس کی عادتیں شوہر کی مرضی کے خلاف بھی ہوسکتیں۔ وہ کچھ بے شعوری والے کام اور باتیں بھی کرے گی کبھی نافرمانی کی حرکتیں بھی کرے گی، مرد کو چاہئے کہ وہ اس سے پوری طرح فائدہ اٹھانا چاہے تو بہت ساری غلطیوں، خرابیوں کو نظرانداز کرتا رہے، بار بار نصیحت کرتا رہے، اس کی بعض عادتیں اگر اچھی نہ ہوں گی تو وہ بہت ساری باتوں میں عادتوں اور کاموں میں مرد کا زبردست ساتھ دینے والی قربان ہونے والی ٹوٹ کر محبت کرنے والی بھی ہوگی۔

☆ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ کامل ایمان والوں میں سے وہ لوگ بھی ہیں جو اچھے سے اچھے اخلاق والے ہوں اور اپنی بیویوں کے ساتھ سب سے زیادہ نرم طبیعت ہوں۔ (ترمذی)

☆ ایک حدیث میں اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: بادشاہ اپنی رعایا کا ذمہ دار ہے حاکم اپنے محکوم کا ذمہ دار ہے غرض ہر بڑا اپنے چھوٹے کا ذمہ دار ہے یہاں تک کہ شوہر گھر کے تمام افراد کا ذمہ دار ہے۔ (بخاری ومسلم)

بیوی بچوں کے ساتھ ہر روز دین کا مذکرہ کرو اور ان کو دین کی سمجھ دو

مرد عورتوں کی دنیا کی ہر خواہش پوری کرتے ہیں مگر کبھی ان کے عقائد اور غیر اللہ سے لگاؤ کو درست نہیں کرتے۔ جس کی وجہ سے عورتیں بدعقیدہ رہ کر جاہلانہ رسم ورواج مردوں ہی سے کرواتی ہیں۔ اگر مرد اس کو صحیح العقیدہ بنائے اور شرک سے منع کرے تو وہ خالص ایمان کے ساتھ

رہتی ہے مرد چوں کہ گھروں میں کچھ بھی دینی مذاکرہ نہیں کرتے جس کی وجہ سے وہ مشرکانہ عقائد پر خود بھی چلتی اور شوہر اور بچوں کو بھی چلاتی ہے۔

موجودہ زمانے میں مردوں کی بڑی تعداد باہر کے تمام کام عورتوں سے کرواتی ہیں، یہاں تک کہ ان کی خواہش بیوی کو نوکری کرانے اور اس کے پیسے سے عیش کرنے کی ہوتی ہے یہ مومن مرد کا کیرکٹر نہیں۔

بہت سے مرد کچے کان کے اور بے وقوف ہوتے ہیں، ماں کے ساتھ اندھی محبت رکھتے اور ماں کی شکایت یکطرفہ طور پر سنتے ہی حقیقت جانے بغیر سب کے سامنے بیوی کو ڈانٹتے اور بے عزت کرتے ہیں۔ بعض بے وقوف مرد بیوی کے غلام ہوتے ہیں، بیوی کی بات یک طرفہ سن کر ماں بہنوں پر غصہ ہوتے اور ان کے ساتھ لڑتے ہیں، یہ مومن کا رول نہیں۔ بیوی کی چھوٹی موٹی غلطیوں کو ہمیشہ معاف کرنے کی عادت ڈالو اللہ والے غصہ کو پی جاتے اور احسان کرتے ہوئے اپنے چھوٹوں کی غلطیوں کو معاف کرتے ہیں۔ تین چار بار سمجھانے کے بعد ڈانٹو

شوہر گھر میں داخل ہوتے وقت مسکراتے چہرے کے ساتھ داخل ہوں، باہر کی پریشانیاں بیوی پر نہ ڈالیں، اپنے ساتھ بیوی کو بھی پریشانی میں مبتلا نہ کریں۔

☆ حجۃ الوداع میں رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: عورت کے حقوق کی نگہداشت کرو اور اس کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرنے کی سخت تاکید فرمائی، ارشاد فرمایا: عورتوں کے بارے میں اللہ سے ڈرو؛ کیوں کہ تم نے ان کو اللہ کی امانت کے ساتھ اپنے قبضہ میں لیا ہے اور اللہ کی شریعت کے تحت ان سے نفع حاصل کرنے کے مستحق بنے ہو، ان پر تمہارا حق یہ ہے کہ وہ تمہارے بستر پر کسی ایسے شخص کو نہ آنے دیں جو تمہیں گوارا نہیں، اگر وہ ایسا کریں تو تم انہیں مار سکتے ہو، لیکن سخت مار نہ مارنا اور تم پر انکا یہ حق ہے کہ تم انہیں معروف کے ساتھ کھلاؤ اور پہناؤ، آپ نے یہ بھی ارشاد فرمایا: تمہارے خون تمہارے مال اور تمہاری آبرو ایک دوسرے پر ایسے ہی حرام ہیں جیسے تمہارے اس شہر اور اس مہینے اور آج کے دن کی حرمت ہے۔ (مسلم)

☆ بعض مرد بیوی سے تعلق خراب ہوجانے کے بعد اس کو میکے بھیج دیتے ہیں اور نہ طلاق دیتے اور نہ خلع لینے دیتے ہیں، خود دوسری شادی کر لیتے ہیں اور بیوی کو تکلیف دیتے ہیں ۔قرآن مجید نے مرد کو اس طرح کا عمل کرنے سے سختی سے منع کیا ہے۔

☆ بعض مرد بیوی سے الگ ہو جانا چاہتے ہیں؛ مگر مہر ادا کرنے سے بچنے کے لئے طلاق نہیں دیتے اور خلع لینے پر مجبور کرتے ہیں۔ یہ بھی ظلم اور ناانصافی ہے اس طرح کی حرکت سے مرد کو دور رہنا چاہئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ایمان والوں کو تو یہ تعلیم دی ہے کہ اگر وہ عورت کو طلاق دیں تو اچھے طریقے سے دیتے ہوئے، جو کچھ اس کو دیا ہے وہ واپس لینے سے منع کیا ہے۔

اللہ کے رسول نے فرمایا ایک دینار وہ ہے جو غلام کو آزاد کرانے میں دیا جاتا ہے ایک دینار وہ ہے جو کسی فقیر کو دیا جاتا ہے ایک دینار وہ ہے جو تم نے گھر والوں پر خرچہ کیا ان میں سب سے زیادہ اجر و ثواب اس دینار کا ہے جو تم نے اپنے گھر والوں پر خرچ کیا۔ (مسلم)

مگر دولت عیش پرستی یہود و نصاری کا طریقہ جاہلانہ رسموں پر خرچہ کرنے سے ثواب نہیں ملتا۔

مرد کو گھر میں سردار بن کر رہنا اور بیوی کو دوزخ سے بچانا

اکثر لوگ بیوی کے غلام بن جاتے ہیں اور جو وہ حکم دے وہ کرتے ہیں؛ چنانچہ وہ اگر داڑھی نکالنے کو کہے تو نکال دیتے ہیں، برقعہ پہننے سے انکار کرے تو بے پردہ لے کر پھرتے ہیں۔ وہ بے حیائی و بے شرمی کا تنگ چھوٹا لباس پہنے تو اس پر کبھی خفا نہیں ہوتے، بے پردہ پھرا کر دوستوں کے سامنے نکالتے ہیں، فلمیں، خود بھی دیکھتے، بیوی کو بھی فلموں اور گانوں کا شوقین بنا دیتے ہیں، سڑکا سڑک لے کر پھرتے ہیں، فلم ایکٹروں کی طرح لباس پہنا کر میک اپ کرنے سے ان کے دیوانے بنے رہتے ہیں۔ بیوی کے نماز نہ پڑھنے پر ان کو بالکل کوئی خیال نہیں آتا، بیوی کی دولت، خاندان اور تعلیم سے ان کا منہ بند رہتا ہے بس غلام کی طرح اس کے اطراف پھرتے ہیں، کبھی اس کو دین پر چلانے، اللہ کی اطاعت پر لگانے کی فکر ہی نہیں کرتے، کوئی احساس دلائے تو کہتے ہیں کہ آج کل کون دین پر چل رہا ہے قیامت کا زمانہ ہے، بیوی کے دماغ سے سوچتے، بیوی کی آنکھوں سے دیکھتے، اور بیوی کے کان سے سنتے ہیں۔

بعض مرد اپنے ذاتی کاموں میں کمی یا زیادتی ہو جائے تو بڑے خفا ہو جاتے ہیں اور اپنی نافرمانی پر ان کو بڑا غصہ آتا ہے، مگر بیوی خدا کی نافرمانی کرے تو کبھی ناراض نہیں ہوتے نماز نہ پڑھنے قرآن مجید نہ پڑھنے، ساڑی، بلوز غیر شرعی نیم عریاں انداز کا پہننے یا غیر مردوں سے بات چیت کرنے یا ان کے سامنے بے پردے ہونے، بے حیائی و بے شرمی کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے پر غصہ

نہیں آتا، حالانکہ اللہ نے مرد کو عورت پر "قوّام" بنا کر گھر کا سردار بنایا ہے؛ مگر وہ اپنی ذمہ داری ادا نہیں کرتے اور بیوی کو جہنم کے راستے پر چلنے کے لئے خوشی سے چھوڑ دیتے ہیں۔ایسی عورت کل قیامت کے دن اپنے شوہر کے خلاف شکایت کر کے اس کو پھنسا سکتی ہے۔

ایسے مردوں کو مرچ اور نمک میں کمی یا زیادتی ہو جائے تو غصہ آجاتا ہے کپڑے نہ دھونے یا ہمبستری نہ کرنے یا پلٹ کر جواب دینے یا ناشتہ وقت پر تیار نہ کرنے یا دیر سے کھانا تیار ہونے پر بہت غصہ آتا ہے۔کیا یہ اسلامیت ہے،ایک عورت اللہ کی اور دین کی باغی بن کر مرد کے ساتھ زندگی گزار رہی ہے اور دوزخ کے راستے پر چل رہی ہے تو کبھی اسے مرد کو بچانے کا خیال ہی پیدا نہیں ہوتا۔اس کی زندگی پر مرد خوش رہتا ہے اس کے جسم اور خوبصورتی سے بس فائدہ اٹھاتا رہتا ہے اس سے ہنسی مذاق کرتا ہے اس کے ساتھ سوتا ہے۔

باشعور مرد اپنی بیوی کو سدھارنے اور اس کو اللہ کی فرمانبردار بنانے اور دوزخ کی آگ سے بچانے کے لئے اس کے نماز نہ پڑھنے پر احتجاج کے طور پر اس کے ہاتھ کا پکایا ہوا کھانا کھانے کو تیار نہیں ہوتا۔اس کے نیم برہنہ رہنے اور شرعی لباس نہ پہننے پر غصہ کرتا ہے اور ہنسی مذاق بند کر دیتا ہے اگر وہ فلم اور ناچ گانوں کی شوقین ہو جائے تو غصہ اور چڑ چڑا پن سے بات کرتا اس کی خواہش کا ساتھ نہیں دیتا۔نماز نہ پڑھنے پر بیوی کے ساتھ بیٹھ کر کھانا نہیں کھاتا اور غصہ کی نگاہوں سے دیکھتا ہے،اور اپنی سرداری کا استعمال کرتے ہوئے بیوی کو نماز پڑھنے،شرعی انداز کا لباس پہننے اور بے حیائی و بے شرمی کے کاموں سے فوراً روکتا ہے اور اللہ کی اطاعت کرنے پر مجبور کرتا ہے۔

شوہر کو اپنی ذمہ داریاں یاد رکھنے کا آسان طریقہ

(۱) نکاح کے وقت مہر ادا کرے یا مہر ادا کرنے کی پکی نیت رکھے۔
(۲) نکاح کے ساتھ ہی عورت کا نان و نفقہ مرد پر لازم ہو جاتا ہے۔
(۳) مرد جس معیار کا کھانا کھائے ویسا ہی بیوی کو کھلائے۔
(۴) مرد جس معیار کا کپڑا پہنے اسی معیار کا کپڑا پہنائے۔
(۵) بیوی کے رہنے کے لئے گھر کا انتظام کرے۔
(۶) بیوی کو ستانے کے بہانے نکاح میں پھنسا کر نہ رکھے۔
(۷) قوام بن کر بیوی کی روحانی ترقی کا انتظام کرے اور اسلام پر چلائے۔

(۸) شوہر بن کر اللہ کی نافرمانی نہ کرائے۔اس لئے کہ عورت اس کے قبضے میں ہوتی ہے اس کا ناجائز فائدہ نہ اٹھائے اور گناہوں کا حکم نہ دے۔
(۹) بیوی سے نرمی اور عمدہ و اعلی اخلاق سے پیش آئے۔
(۱۰) ناراضگی میں علحدہ سونے کے لئے گھر سے باہر نہ جائے۔
(۱۱) مہر بچانے کے لئے عورت کو خلع لینے پر مجبور نہ کرے۔
(۱۲) بیوی کو مارنے میں غلاموں اور جانوروں کی طرح نہ مارے۔
(۱۳) لڑکیاں پیدا ہونے پر بیوی پر ناراضگی کا اظہار کرنا جہالت اور بے دینی ہے۔
(۱۴) ایک سے زائد بیویاں ہوں تو ان میں انصاف کرے۔
(۱۵) اہل و عیال کی پرورش و نگہداشت میں مال خرچ کرنا سب سے بڑا صدقہ ہے۔
(۱۶) شوہر ہونے کے ناتے اپنے آپ کو گھر کے تمام افراد کا ذمہ دار سمجھے اور اللہ کے پاس جواب دینے کا احساس رکھے۔
(۱۷) بیوی کو نوکری کرنے پر مجبور نہ کرے۔
(۱۸) بیوی کی اجازت کے بغیر اس کا مال استعمال نہ کرو۔

عورت کو منحوس سمجھنا بدفالی اور شرک ہے

بعض اوقات شادی کے فوراً بعد شوہر کا، یا ساس کا، یا سسر کا انتقال ہو جاتا ہے، یا کوئی حادثہ ہو کر ایکسیڈنٹ ہو جاتا ہے، یا شادی کے بعد شوہر کا کاروبار یا نوکری ختم ہو جاتی ہے، یا دیوروں میں کسی کو پریشانی آجاتی ہے، ان تمام حالات میں ایمان سے کمزور اور بدعقیدہ، جاہل اور بیوقوف لوگ لڑکی کو طعنہ دیتے ہیں کہ اس کے ہمارے گھر آتے ہی مصیبت آگئی، ہمارا بیٹا مر گیا یا اس کی نوکری چلی گئی یا کاروبار ختم ہو گیا، یہ عورت منحوس ہے، اس کے قدم اچھے نہیں، وہ آتے ہی مرد کو کھا گئی، یہ سب جہالت اور بے دینی کی گفتگو ہے، کسی کی موت اللہ کی مرضی اور منشا کے بغیر نہیں آتی، ہر ایک کی موت کا وقت لکھا ہوا ہے، کوئی کسی کا رزق نہیں روک سکتا، ہر ایک کے مقدر کا رزق اس کو مل کر رہے گا، شر اور خیر سب اللہ کے ہاتھ میں ہے، کوئی انسان کسی کو اس کی موت سے پہلے نہ مار سکتا اور نہ اس کی وجہ سے کسی کی موت واقع ہوتی ہے، سورہ آل عمران آیت ۱۶۸ میں اللہ تعالی

منافقوں سے کہہ رہا ہے ''یہی لوگ ہیں جو گھر میں گھس کر بیٹھے تھے اوراپنے بھائیوں کے لئے کہتے ہیں کہ اگر وہ ہماری بات مانتے تو مارے نہ جاتے، آپ کہہ دو کہ اپنے اوپر سے موت کو ہٹا کر بتا دینا اگر تم سچے ہو، دوسری جگہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ جب کسی کی موت کا وقت آجاتا ہے تو وہ خود چل کر قتل گاہ تک چلا آتا ہے۔

عجیب عقیدے ایسے لوگ بنالیتے ہیں، اگر فرض کیجئے شادی کے فوراً بعد لڑکی کا انتقال ہو جائے تو لڑکے کو کوئی طعنہ نہیں دیتے اور نہ لڑکے کو منحوس سمجھتے ہیں، لڑکی کے انتقال پر کہتے ہیں کہ جتنی زندگی لکھا کر لائی تھی اتنی گذار کر چلی گئی، لڑکی شوہر کے انتقال پر پریشان ہوجاتی غم اور افسوس میں کھانا پانی ترک کردیتی؛ مگر لڑکا دو چار دن بعد سب کچھ بھول جاتا ہے، یہ ساری باتیں انسانیت اوراسلام کے خلاف ہیں، زمانہ جاہلیت میں مشرکان مکہ اسی انداز کی باتیں کرتے تھے اور آج بھی غیر مسلموں میں اسی انداز کی باتیں ہوتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمان والوں کو یہ تعلیم دی کہ نحوست کسی چیز میں نہیں، نہ تیکونی مکان میں نحوست ہے اور نہ عورت میں نحوست ہے۔حضورﷺ نے انسانوں کے اعمال میں نحوست بتلائی اوراسلام نے کھلے طور پر یہ تعلیم دی کہ دنیا میں جو بھی مصیبت کے حالات آتے ہیں، وہ انسانوں کی بداعمالیوں کا نتیجہ ہوتے ہیں اور بغیر اللہ کی مرضی کے وہ مصیبت نہیں آتی، اس لئے ان تمام حالات میں تقدیر پر بھروسہ کرنا اور یہ ایمان رکھنا کہ ہماری تقدیر میں ان حالات کا آنا لکھا ہوا تھا، اس لیے تقدیر کے تحت ہی موت یا نقصان یا کاروبار کی بربادی ہوئی ہے، کسی بھی انسان کی نحوست نہیں، ہر کوئی اپنی قسمت پر مجبور ہے۔

اولاد میں لڑکی پیدا ہو تو بعض جاہل اور بیوقوف کمزور ایمان والے بیوی سے ناراض ہوجاتے ہیں

خالق کائنات سوائے اللہ کے کوئی دوسرا نہیں، ہر چیز کا بنانے اور پیدا کرنے والا صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے، وہ کسی کو صرف بیٹے دیتا ہے کسی کو صرف بیٹیاں دیتا ہے اور کسی کو بیٹا بیٹی اور کسی کو بانجھ رکھتا ہے، اس کی مرضی کے بغیر کوئی نہ بیٹا لے سکتا ہے اور نہ ہی بیٹی، بیٹا دینا یا بیٹی دینا عورت کے اختیار میں نہیں، اگر کوئی بیٹی پیدا ہونے پر بیوی سے ناراض ہوجائے تو گویا وہ اللہ کی جگہ خالق بیوی کو بھی

سمجھ رہا ہے، ایمان کا دعویٰ کرنے کے بعد اس قسم کا تصور رکھنا ایمان کو غارت کردیتا ہے، بیٹا ہو یا بیٹی صرف اللہ سے مانگنا ہوگا، حضرت مریم علیہا السلام کی والدہ نے اللہ سے بیٹا ہونے پر اللہ کے لئے وقف کرنے کی منت مانگی تھی؛ مگر ان کو لڑکی ہوئی، اس لئے لڑکی ہونے پر اللہ کے فیصلے سے راضی رہیں، ناراضگی کا اظہار کرکے اپنے ایمان کو شیطان کے حوالے نہ کیجئے، ایمان والے بیٹا ہو یا بیٹی اللہ کے فیصلے پر راضی ہوتے اور اللہ ہی کو رب مانتے اور سمجھتے ہیں، بیٹا ہو یا بیٹی ضرورتوں کا پورا کرنے والا اللہ ہی ہے۔

☆ حضورﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت کی نشانیوں میں ہے کہ قیامت کے قریب مرد بیوی کی اطاعت کرے گا، ماں کی نافرمانی کرے گا اور اپنے دوست سے قریب ہوگا اور اپنے باپ سے دور رہے گا۔(ترمذی)

بعض لوگ بیوی بچوں کو تنگی میں مبتلا کرکے خود باہر عیش اڑاتے ہیں، یا بیوی بچوں کو تکلیف دے کر باہر کے لوگوں کی مدد کرتے، یا دینی کاموں میں پیسہ خرچ کرتے ہیں، یہ سب باتیں رسول اللہ کی ہدایات کے خلاف ہیں۔

☆ شوہر کو اپنی بیوی کے حقوق ادا کرنے میں لاپرواہی نہیں کرنا چاہئے۔

حضرت عثمان بن مظعونؓ کی بیوی بی بی عائشہ کے پاس بالکل سادہ لباس میں، بناؤ سنگار کے بغیر نظر آئیں، کوئی زیور بھی ان کے جسم پر نہیں تھا، بی بی عائشہؓ نے سادگی کی وجہ پوچھی انہوں نے اشاروں سے کہا میرے شوہر دن بھر روزہ رکھتے، رات نمازیں پڑھتے یعنی (میرے حقوق ادا کرنے میں دلچسپی نہیں لیتے) بے توجہ رہتے ہیں۔

جب حضورﷺ کو معلوم ہوا تو آپ نے حضرت عثمانؓ سے فرمایا ہم کو تارک الدنیا بن جانے کا حکم نہیں ملا، کیا میرا طریقہ اطاعت کے قابل نہیں، دیکھو تم سب میں سب سے زیادہ میں خدا سے ڈرنے والا ہوں اس کے حکموں کا زیادہ پابند ہوں اس کے باوجود بیویوں کے حقوق ادا کرتا ہوں۔(مسند احمد)

☆ مرد کو صرف اپنی بیوی ہی سے نفسانی خواہش پوری کرنی ہوگی، اسلام میں زنا کی سخت سزا ہے، اسلامی حکومت میں شادی شدہ کے لئے سنگسار کردیا جاتا ہے، حضورﷺ نے ایک حدیث میں فرمایا: اپنی بیوی سے جماع کرنا بھی صدقہ ہے اوراس پر ثواب ملتا ہے صحابہ کرام نے عرض

کیا: یارسول اللہ ﷺ جماع تو فطری خواہش ہے اس میں بھی ثواب ملتا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر وہ اپنی خواہش کسی غلط جگہ پوری کرتے تو اس پر گناہ ہوتا یا نہیں؟ صحابہ نے کہا ضرور، فرمایا: جب گناہ سے بچنے کے لئے حلال جگہ اپنی خواہش پوری کی تو ضرور ثواب ملے گا۔ (مسلم، کتاب الزکوٰۃ)

مرد کو یہ خیال رکھنا ہوگا کہ عورت جیسے جیسے عمر رسیدہ ہوتی جاتی ہے اس میں عقل کی کمی، قوت برداشت اور صبر کا مادہ اور شہوات کم ہونا شروع ہو جاتی ہے اور وہ کم عقلی کی باتیں بھی کرتی ہے۔

اس کتاب کو تیار کرنے کی خاص وجوہات

☆ موجودہ زمانے میں عورتوں کی ذہنیت کو خراب کرنے اور ان کو مردوں کے برابر لانے کے لئے مغرب نے عورتوں کو مردوں کے برابر کا نعرہ دیا ہے جس کی وجہ سے بہت ساری بے دین اور کم عقل مسلمان لڑکیاں اپنے آپ کو مردوں کے تحت رکھنا نہیں چاہتیں، آزاد اور بازاری زندگی گزارنا چاہتی ہیں۔ صرف رسمی اور روایتی انداز میں اسلام کے اصول اور قانون کو اختیار کرتی ہیں، گھریلو اور اسلامی زندگی ان کو قید خانہ، تنگ نظری اور انتہا پرستی نظر آتی ہے، وہ مردوں کے تحت اور تابع زندگی گزارنے کو اپنی توہین اور بے عزتی سمجھتی ہیں وہ جو تعلیم حاصل کرتی ہیں وہ تعلیم ان کی زندگی سے کچھ بھی مناسبت ہی نہیں رکھتی۔ جس کی وجہ سے وہ ایک بہترین بیوی اور بہترین ماں بننے نہیں پاتیں وہ نوکری نہ کر کے گھر میں رہ کر گھر کے کام کاج، شوہر کی خدمت اور بچوں کی دیکھ بھال کرنا ایک غلامانہ زندگی تصور کرتی ہیں۔ ان کا دل گھر کی چہار دیواری میں رہنے سے گھبراتا ہے وہ اللہ کی رضا اور جنت حاصل کرنے کے طریقوں ہی سے واقف نہیں رہتیں جس کی وجہ سے وہ مومن بیوی کا کردار ادا نہیں کر سکتیں۔

☆ موجودہ زمانے میں عورت کو گھریلو حالات میں مظلوم بتلا کر شوہر کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کرنے کے لئے باقاعدہ ٹی وی پر فلمیں اور ڈرامے رات دن دکھائے جا رہے ہیں اور عورتوں کی تنظیمیں اور کمیٹیاں بنا کر ان کو مردوں کے برابر حقوق دلانے اور دنیوی قانون، پولس اور عدالت سے مدد لے کر اپنے مردوں کو دبانے اور ان کا منہ بند رکھنے کے اصول سکھائے جا رہے ہیں۔ جس کی وجہ سے بہت ساری لڑکیاں شادی سے پہلے ہی مردوں کی اطاعت وفرمانبرداری اور خدمت کے ذہن سے خالی ہوتی ہیں اور کسی صورت میں دب کر زندگی گزارنا نہیں چاہتیں۔

☆ اس کتاب کو پڑھنے کے بعد اکثر لڑکیاں یہ کہہ سکتی ہیں کہ اس میں زیادہ تر

مضامین عورت پر لکھے گئے ہیں اور زیادہ عورت ہی کو سنوارنے کی کوشش کی گئی ہے، مردوں کے لئے اس کتاب میں زیادہ عنوانات قائم نہیں کئے گئے جبکہ انسانی زندگی کے دو پہئے ہیں اور دونوں سے گاڑی چلتی ہے، بے شک یہ بات صحیح ہے۔

☆ اس کتاب میں عورت ہی کو زیادہ موضوع بحث اس لئے بنایا گیا ہے کہ مرد حضرات اکثر و بیشتر، مساجد، وعظ ونصیحت اور دروس میں اپنی ذمہ داریوں پر اسلامی تعلیمات سنتے رہتے ہیں ان کو ایسے بہت سے مواقع حاصل ہیں، لڑکیاں زیادہ تر گھروں میں رہتیں اور ان کو ایسے مواقع حاصل نہیں ہوتے اور نہ کبھی وعظ ونصیحت ان کی ذمہ داریوں پر سنائے جاتے ہیں وہ بے چاری اللہ ورسول کے احکام جانے بغیر جوان ہوتے ہی بغیر تربیت ورہنمائی کے شوہر کے گھر بھیج دی جاتی ہیں۔

دو خاندانوں کے بگڑنے اور سنورنے کا سارا دار ومدار عورت پر ہوتا ہے، وہ اگر چاہے تو دونوں خاندانوں کو جوڑ کر رکھ سکتی ہے اور چاہے تو دونوں میں دراڑ پیدا کر سکتی ہے ایک عورت کے سدھرنے سے پورا خاندان سدھرتا ہے، بچوں کی صحیح تربیت ہو سکتی ہے یہ کب ہو سکتا ہے جب کہ لڑکی تربیت یافتہ، باشعور اور دیندار ہو۔

ماں باپ کی بہت بڑی تعداد لڑکیوں کو بڑے ناز ونعمت میں پالتی تو ضرور ہے؛ مگر وہ شادی سے پہلے شادی کے بعد والی زندگی کی سمجھ ہی نہیں سکھاتی، تاکہ وہ اسلامی اصولوں کے تحت ایک باقاعدہ اور باشعور زندگی گزار سکے اور اس دنیا سے کامیاب ہو کر جا سکے، بس وہ والدین جنگلی درختوں کی طرح، روٹی، کپڑا، مکان، سامان عیش اور دنیا کی تعلیم دلا کر روایتی اور بے شعور والی دینی تعلیم رٹا کر دلاتے اور تقوی و پرہیز گاری نہیں سکھاتے، دنیا میں آنے کے مقصد ہی سے واقف نہیں کرواتے، شوہر کی عظمت ومقام ہی کو نہیں بتلاتے۔ اللہ کی رضا حاصل کرنے رسول اللہ کی اطاعت کر کے جنت لوٹنے ہی کے طریقہ نہیں سکھاتے۔ جس کی وجہ سے لڑکی اپنی شادی کے بعد والی زندگی میں مومنانہ بیوی کی حیثیت سے ناکام رہتی ہے۔

☆ اللہ تعالی تمام جانداروں میں انسانی بچے ہی کو سب سے لمبی عمر عطا فرماتا ہے چنانچہ ایک انسانی بچہ ۱۶ سے ۱۸ سال کی عمر کا بچپن لے کر جوان ہونے تک ماں باپ کے پاس پرورش پاتا ہے، اس کے برعکس دوسرے جانداروں کے بچے کم وقت ہی میں جوان ہو جاتے ہیں۔ مرغی، ہرن، وغیرہ کے بچے تو پیدا ہوتے ہی بہت سارے کام شروع کر دیتے ہیں تمام جاندار اپنے

بچوں کی تربیت جوان ہونے سے پہلے ہی کر دیتے ہیں۔ جوان ہونے کے بعد وہ کوئی بھی چیز اپنے بچوں کو نہیں سکھاتے؛ مگر انسانی بچے کا حال الگ ہے اگر اللہ چاہتا تو اسے بھی پانچ چھ سالوں میں جوان کر سکتا تھا؛ مگر اللہ نے اس کو سولہ سے اٹھارہ سالوں کی عمر والا بچپن دے کر ماں باپ کے پاس رکھتا ہے، تاکہ وہ ماں باپ کے ذریعہ تربیت پا کر آئندہ ایک با مقصد اور با شعور زندگی گزارے اور دنیا سے کامیاب زندگی گذار کر جائے۔

مگر انسان اپنے بچوں کے جوان ہونے کا انتظار کرتا ہے اور بچپن کی عمر کو بس دنیوی تعلیم دلا کر بے مقصد اور بے شعور زندگی گزارنے کے قابل بنا دیتا ہے، مسلمانوں کے بچے جوان ہونے تک خاص طور پر اسلامی شعور واخلاق سے خالی ہوتے ہیں۔ جس کی وجہ سے لڑکیوں کو جنگلی درختوں کی طرح پال کر دوسروں کے گھر اپنی بے تربیت یافتہ لڑکیوں کو بھیج دیتے ہیں۔ یہ بے تربیت یافتہ لڑکیاں دوسروں کے گھر جا کر بے دینی اور جہالت کا ماحول برپا کرتی ہیں اور اسلام کے بجائے قدم قدم پر مغربی کلچر اور مغرب کی نقالی، فلم ایکٹروں کی نقالی، دنیا پرستوں اور بے دینوں کی نقالی میں زندگی گزارتی ہیں اور پورے خاندان کو برباد کرتی ہیں، ایک عورت کی وجہ سے پورا ایک خاندان درست ہو سکتا ہے اس لئے ضروری ہے کہ اپنی لڑکیوں کو شادی سے پہلے شادی کی بعد والی زندگی کی سمجھ بوجھ اور شعور دیں، تاکہ وہ رسول اللہ کی امتی کی حیثیت سے مومنانہ زندگی گزار سکے۔

لڑکی کو دیندار بنانے کیلئے بچپن ہی سے ان چیزوں کا خیال رکھئے

ماں بچپن ہی سے لڑکیوں کو اپنے ساتھ لے کر نماز ادا کرنے کی عادت ڈالے اور بڑے ہونے کے بعد بار بار نماز کے وقت تاکید کرتی رہے اور تمام چیزوں کو چھوڑ کر نماز ادا کرنے کو کہے۔

ماں ان کو بار بار کلمہ طیبہ کا شعور دینے کے لئے کائنات کی مختلف چیزوں میں اللہ تعالی کی پہچان کرانے کے لئے اس کی مختلف صفات سمجھاتی رہے اور توحید کا عقیدہ پیدا کر کے شرک وبدعات سے بچانے کی فکر کرے۔ دینی کتابوں کو پڑھنے کی عادت ڈالے۔ خاص طور پر ہماری کتاب تعلیم الایمان کے تمام حصے بچپن ہی سے پڑھائیے۔

لڑکیوں کو بچپن ہی سے گھر کے چھوٹے چھوٹے کام کرنے اور گھر کو صاف ستھرا رکھنے کے قابل بنانے کے ان سے مختلف چیزوں کی صفائی بھی کرائیے چاہے آپ کتنے ہی دولت مند

ہوں لڑکیوں کو جھاڑو، برتن دھونے اور کپڑے دھونے کا عادی بنائیے، اس سے لڑکیوں میں کام کرنے کی عادت پیدا ہوگی۔

تعطیلات میں خاص طور پر لڑکیوں کو پکوان اور سینے سلانے کا عادی بنائیے اور ساتھ رکھ کر پکوان سکھائیے، موجودہ زمانے میں مسلم لڑکیوں میں یہ ایک بہت بڑا نقص پیدا ہو گیا کہ وہ پکوان اور گھریلو کاموں سے واقف نہیں رہتیں۔

لڑکیوں کو عمدہ اخلاق اور اعلی تمدن سکھانے کے لئے عمدہ زبان نرم گفتگو اور محبت کے لہجے میں بچپن ہی سے گفتگو کیجئے اور ہر بات میں انشاء اللہ، ماشاء اللہ، جزاک اللہ، الحمد للہ کے الفاظ استعمال کرتے ہوئے ان سے بات کیجئے اور ان کو بھی ان الفاظ کے استعمال کے ساتھ بات کرنے کے قابل بنائیے۔

ماں باپ اولاد کے سامنے، خاص طور پر ماں اپنے شوہر سے جہالت اور تیز ہو کر جھگڑے والی گفتگو نہ کرے اور ماں، شوہر کی خوب عزت کرے اور شوہر کی اطاعت پر دوڑتی رہے، تو لڑکیاں ماں ہی کا طور طریقہ سیکھتی ہیں اور ماں کی طرح فرمانبردار بنیں گی۔

لڑکیوں کو بڑے بھائی بہنوں کے حکم پر دوڑنے اور ان کی فوراً اطاعت کرنے کی بچپن سے ترغیب دیجئے۔ باپ اور بھائیوں کی خدمت اور فرمانبرداری کا عادی بنائیے، ان کے حکموں پر دوڑنے کی عادت ڈالئے اس سے وہ شادی کے بعد بھی سسرال والوں کی اطاعت کے لئے دوڑے گی۔

لڑکیوں کو بچپن ہی سے شرم وحیا کا عادی بنائیے اور ان کو اسلامی انداز پر کپڑے پہنائیے ۔غیر مسلموں کی شباہت سے دور رکھئے، مخلوط تعلیم سے دور رکھئے، لڑکیوں کے ساتھ رہنے کا عادی بنائیے۔ لڑکوں کے ساتھ رہنے اور تعلیم لینے سے دور رکھئے۔

جوان ہوتے ہی خاندان کے جوان لڑکوں سے پردہ کرائیے اور خاندان کے لڑکوں کے ساتھ پردے میں سے چھیڑ چھاڑ اور مذاق ودلگی سے دور رکھئے، جوان ہو جانے کے بعد دوسرے رشتے داروں کے گھر اکیلا نہ چھوڑئے اور نہ کسی سہیلی اور رشتے دار کے گھر جانے کی اجازت دیں، جوان ہونے کے بعد لڑکی کو بھائیوں کے ساتھ یا خود لے جا کر کالج چھوڑیں اور بھائی کے ساتھ ہی واپس آنے کی تاکید کریں۔ سیل فون نہ دلائیں۔

لڑکیوں کو بچپن ہی سے صاف ستھری رہنے کی عادت ڈالئے اور کنگھی کر کے رہنے کا عادی بنائیے، تا کہ ان کے مزاج میں نفاست پیدا ہو جائے۔

لڑکیوں کو بچپن سے پلٹ کر جواب دینے سے چلا کر بات کرنے سے منع کیجئے، یکطرفہ صبر اختیار کرنے کی عادت ڈالئے، بھائی بہنوں کی زیادتی پر برداشت کرنے کی عادت پیدا کرائیے، ان کو آپس میں لڑنے سے سختی سے منع کیجئے اور بچپن سے ہی معافی مانگنے اور منانے کی عادت ڈالئے۔

لڑکیوں کو بچپن سے کم سے کم پیسہ خرچ کرنے کی عادت ڈالئے۔اور پیسہ جمع کر کے ماں باپ کی مدد کرنے کا طریقہ سکھائیے اور کن کن چیزوں سے فضول خرچی ہوتی ہے اس کا باقاعدہ احساس دلائیے۔

بچپن ہی سے لڑکیوں کو ناچنے گانے اور فلمیں دیکھنے سے سختی سے منع کیجئے اور کوئی ڈرامہ وغیرہ ٹی وی پر دیکھیں تو اس میں غیر اسلامی حرکات اور غلط طریقوں کا احساس دلاتے رہیں، جو چیزیں اللہ کی بغاوت و نافرمانی کی ہے وہ ان کے ذہن میں ڈالئے۔

ہم خاص طور پر ماں باپ اور شوہر کو یہ مشورہ دینگے کہ اگر وہ اپنے بچوں میں اور بیوی میں دینی مزاج اور دینداری پیدا کرنا چاہتے ہوں تو گھر میں دینی ماحول بنائیں، اگر گھروں میں ناچ، گانے، بے حیائی و بے شرمی، بے پردگی، لڑائی جھگڑے بے نمازی، بڑوں کی نافرمانی، بحث و تکرار کا ماحول رہے اور دینی مذاکرے نہ ہوں تو کسی کو اسلامی کلچر پر نہیں لایا جا سکتا۔

اس کتاب کو پڑھنے کے بعد اگر آپ محسوس کرتے ہیں کہ مرد حضرات کو بھی کچھ انداز سے رہنمائی ملنا ضروری ہے تو ہمیں آفس میٹ اسٹیشنری وزیر اکس لکڑی کا پل کے پتے پر لکھئے اور مردوں کی وہ تمام خرابیاں بھی لکھئے تا کہ ہم قرآن وحدیث کی روشنی میں ان کی رہنمائی کر سکیں۔

اولاد کو مسلمان بنانے کا طریقہ (عبداللہ صدیقی)

ایک شاندار کتاب ہے جو ماں باپ کو اپنے حقوق ادا کرنے پر مجبور کرتی ہے اور اولاد کو صحیح معنیٰ میں مسلمان بناتی ہے اس کو ضرور پڑھئے اور پڑھائیے۔

اسلام میں خودکشی کرنا حرام ہے

دنیا کو اللہ تعالیٰ نے امتحان وآزمائش کی جگہ بنائی ہے، انسان کی زندگی کا اصل ٹھکانہ آخرت ہے اور انسان کو دنیا کی زندگی سے آخرت میں جنت والی زندگی کمانا ہے، رسول اللہ ﷺ نے ایمان والوں کو یہ تعلیم دی کہ دنیا آخرت کی کھیتی ہے جو یہاں بوئیں گے وہی وہاں کاٹیں گے چنانچہ امتحان کی خاطر انسانوں پر دنیا کی اس زندگی میں اچھے برے مختلف حالات آئیں گے، اسی امتحان کی خاطر اللہ تعالیٰ نے کسی کو مرد بنایا، کسی کو عورت بنایا، کسی کو غریب بنایا اور کسی کو دولت مند بنایا، قرآن مجید سورہ بقرہ میں اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کے تعلق سے فرمایا کہ: وہ (اللہ) کبھی موت دے کر آزمائے گا، کبھی پھلوں میں نقصان دے کر آزمائے گا، کبھی بھوک اور فاقہ دے کر اور کبھی خوف میں مبتلا کر کے آزمائے گا، اسی وجہ سے دنیا میں کچھ انسان امن وسکون میں ہیں اور کچھ مصیبت اور پریشانیوں میں، کوئی بیماریوں میں اور کوئی ظلم وزیادتیوں میں پھنسا ہوا ہے، کسی کو اولاد نافرمان ملے گی اور کسی کو سسرال کے لوگ خراب ملیں گے۔ کسی کو ظالم شوہر ملے گا اور کسی کو نافرمان، بداخلاق بیوی ملے گی، ان تمام صورتوں میں ایمان والوں کو صبر اختیار کرتے ہوئے، اپنی نگاہ آخرت پر جمائے رکھنے کی تعلیم دی گئی ہے اور دنیا کی تکالیف ومصیبت والی زندگی میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری کرتے ہوئے آخرت میں کامیاب ہونے کی فکر کرنے کی تعلیم دی گئی ہے، کسی بھی ناگہانی، خطرناک، تکلیف دہ حالات میں پریشان ہو کر خودکشی کرنے سے منع کیا گیا، اللہ تعالیٰ سے ناامید ہونے سے منع کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی تقدیر پر ایمان رکھ کر دنیا کی تکالیف و پریشانیوں کو جھیلنے اور اللہ تعالیٰ سے اچھی امید رکھ کر آخرت میں بڑے اجر وثواب اور بلند مرتبے پانے کا یقین رکھنے کی تعلیم دی گئی ہے۔ دنیا کی ناکامی، نقصان، تکالیف اور خوف سے پریشان ہو کر ناامید ہونے اور ناکامی اور آخرت کو برباد کر لینے سے منع کیا گیا، قرآن مجید کے ۳۰ ویں پارہ میں سورہ الم نشرح میں ہے ہر مشکل کے بعد آسانی ہے کا تذکرہ ہے، نکاح کی وجہ سے دنیا کی زندگی میں کسی لڑکی کو اچھا سسرال ملتا ہے، کسی کو جاہل، بے دین اور ظالم قسم کا سسرال یا شوہر ملتا ہے اور کسی کو بے وقوف، جاہل، دین بیزار بیوی ملتی ہے؟ اسلام نے ان دونوں قسم کے لوگوں کی مثال پیش کر کے ایمان والوں کو ہر حالت میں صبر کا راستہ اختیار کر کے اللہ تعالیٰ کی اطاعت وغلامی کی تعلیم دی،

تاکہ ایمان والے دنیا کے پریشان کن حالات سے اپنی آخرت برباد نہ کریں اور دنیا میں ناکام زندگی نہ گذاریں، بی بی آسیہؓ جو کافر اور ظالم فرعون کی بیوی تھیں، جب انہوں نے ایمان قبول کیا، تو فرعون نے ان کو ایمان سے ہٹانے اور اللہ کی اطاعت نہ کرنے کے لیے طرح طرح کی تکالیف دینی شروع کر دی، بی بی آسیہؓ کی نوکرانی کے ایمان قبول کرنے پر ان کے دو چھوٹے چھوٹے بچوں کو گرم کھولتے ہوئے تیل میں جلا ڈالا، بی بی آسیہؓ کو زمین پر لٹا کر ہاتھوں پیروں میں کیلے ٹھوک کر اوپر سے پتھر گرا کر شہید کر دیا، بی بی سمیہؓ اور کئی صحابہ غلامی میں طرح طرح کی تکالیف برداشت کرتے تھے، مگر کسی نے بھی تکالیف سے پریشان ہو کر خودکشی کا ارادہ نہیں کیا اور نہ تکالیف پر زندگی سے بیزار ہو کر اللہ تعالیٰ سے ناامید ہوئے، بی بی آسیہؓ نے تو آخری وقت اللہ تعالیٰ سے اپنے قرب میں گھر عطا کرنے کی درخواست اور دعا کی۔

حدیثوں میں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی سے محبت کرتا ہے تو اسے دنیا میں تکالیف میں مبتلا رکھتا ہے، گویا تکالیف میں مبتلا رہنا اللہ تعالیٰ کی محبت اور چاہت کی ایک علامت بھی ہو سکتی ہے، تمام انبیاء علیہ السلام اور اولیاء مصیبتوں اور تکالیف میں رہے، بعض انبیاء کو توقتل بھی کیا گیا، حدیث کا مفہوم ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے بندی کو اونچا مقام دینا چاہتا ہے اور وہ اپنے عمل سے اس مقام تک نہیں پہونچ سکتا تو اس پر ایک قسم کی تکلیف پیدا کر دیتا ہے جس کی وجہ سے وہ صبر کر کے اس مقام کو پالیتا ہے۔

حضرت نوح علیہ السلام کو نافرمان بیوی اور بیٹا ملا تھا، انہوں نے جس حد تک سمجھانا تھا سمجھایا اور جس قدر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنا تھا ان کی سدھار کے لیے دعا مانگی، بی بی مریمؑ کو تو کنوارے پن میں حمل عطا کیا گیا، جس کی وجہ سے پورا معاشرہ ان کو بدنام کرنا شروع کر دیا، ذرا غور کیجئے آخر ایک پاک دامن، پاک باز عورت نے کس طرح اس حمل کو برداشت کر کے نو مہینے بچے کو پیٹ میں سنبھالے رکھا ہوگا؟ اور کیسے صبر کیا ہوگا؟ لوگوں کی کیا کیا تہمتیں اور باتیں سنی ہوں گی؟ مگر اللہ کی بندی نے کبھی خودکشی کی نہیں سوچی اور نہ خودکشی کی۔

موجودہ مسلم معاشرہ سے میں ایمان کی کمزوری اور دینی تعلیم صحیح طریقہ سے نہ ملنے کی وجہ سے جب بعض لڑکیوں کو ظالم، جاہل، اللہ سے نہ ڈرنے والے سسرال کے لوگ یا شوہر ملتے ہیں تو وہ سسرال والوں کے ستانے اور تکلیف دینے پر یا شوہر کے جاہلانہ سلوک اور ظلم وزیادتی سے تنگ

آ کر آگ لگا کر یا زہر کھا کر یا ریل وغیرہ کے آگے چھلانگ لگا کر خودکشی کر لیتی ہیں۔ ایمان کا دعوی کرنے کے بعد مسلم عورت کا یہ اقدام حرام ہے اللہ تعالی نے خودکشی کو حرام رکھا ہے، خودکشی کرنا گویا اللہ تعالی سے ناامید ہو جانا ہے، اور ناامیدی کو اسلام نے کفر بتلایا ہے، خودکشی تو وہ انسان کرتا ہے جو ایمان نہیں رکھتا، وہ تکالیف و پریشانیوں میں صبر نہیں کر سکتا، وہ ایمان کے نہ ہونے کی وجہ سے دنیا میں ناکامی، نقصان، مصیبت کو برداشت کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتا اور نہ تقدیر پر ایمان رکھتا ہے، اس لیے وہ ان تمام حالات میں ناامید ہو کر خودکشی کر لیتا ہے، مگر موجودہ زمانے میں غیر مسلموں کی نقل کرتے ہوئے بعض مسلمان لڑکیاں جو ایمان سے کمزور ہوتی ہیں، جن کو ان کے ماں باپ اسلام کی تعلیمات سے پوری طرح واقف نہیں کرواتے، شوہر کے ستانے یا مار پیٹ کرنے یا شراب پی کر گالی گلوج کرنے یا ہنگامہ کرنے یا آوارہ عورتوں میں دلچسپی لینے اور بیوی کو نوکرانی سے گری ہوئی سمجھ کر برتاؤ کرنے یا جاہل، بیوقوف ساس نندوں کے ظالم رویے سے گھر کو جہنم بنا دینے سے تنگ آ کر خودکشی کر لیتی ہیں، جو اسلامی احکام کے خلاف ہے اللہ تعالی کی نافرمانی ہے اس لیے لڑکیوں کو مخالف اور تکالیف وظلم وزیادتی کے حالات میں صبر کی تلقین کرنا ہوگا اور ماں باپ بچپن سے لڑکیوں کو یہ احساس دلائیں کہ دنیا کا ظلم دنیا کی تکالیف اور پریشانیاں آخرت کے سامنے کوئی حیثیت نہیں رکھتیں، ایمان والا دنیا کی تکالیف سے آخرت میں بہت فائدے میں رہے گا۔ حدیث میں ہے کہ دنیا کے مصیبت زدہ مومن کو جب جنت کا نظارہ کرایا جائے گا تو وہ ساری تکلیف کو معمولی سمجھ کر بھول جائے گا، اللہ تعالی مومن کو دو دو جگہ تکالیف میں مبتلا نہیں کرتا، اللہ تعالی مومن پر رحم کر کے اس کے گناہ معاف کرنے کے لیے دنیا ہی میں تکالیف ڈال کر آخرت کی سزا سے بچا لیتا ہے، وہ جس بندے کو آخرت میں سزا سے بچانا چاہتا ہے دنیا میں تکلیف میں رکھتا ہے؛ اس لیے دنیا کی تکلیف مومن کے لیے رحمت ہے، فضل ہے، نعمت ہے، جو لوگ بھی ایمان والوں یا کسی مظلوم کو ستائیں گے وہ آخرت میں گھاٹے اور خسارے میں رہیں گے اور مظلوم کے گناہ لیں گے، ماں باپ لڑکیوں کو اس طرح سمجھاتے رہیں اور بچپن سے انہیں حالات کا مقابلہ کرنے کو تیار رہنے کی تعلیم دیتے رہیں، انہیں یہ یقین دلائیں کہ انسان پر جو بھی حالات آتے ہیں وہ تقدیر کا حصہ ہوتے ہیں؛ اس لیے مومن ہر ناکامی اور مصیبت کے بعد اللہ تعالی پر بھروسہ کر کے نئے طریقے اور ہمت کے ساتھ اپنی زندگی کو مایوسی اور ناامیدی سے بچاتا ہے اور اللہ سے اچھی امید قائم کر کے جیتا ہے،

ماں باپ لڑکیوں کو خاص طور پر شعور آتے ہی ظلم وزیاتی پر تکالیف برداشت کر کے اللہ تعالی کے لیے صبر اختیار کرنے کی نصیحت کرتے رہیں، اور احساس دلائیں کہ دنیا کی جو بھی مصیبت اور پریشانی ہوگی وہ صرف چند روزہ ہوگی جیسے انسان خواب دیکھتا یا آپریشن کے بعد کچھ دنوں تکلیف محسوس کرتا ہے، پھر آخرت کی زندگی تو ہمیشہ ہمیش کی ہے؛ اس لیے چند دن برداشت کر لو کامیاب ہو جاؤ گے۔

ظالم، جاہل اور بے دین شوہر کے لیے خوب دعائیں کرو، تہجد میں اللہ تعالی سے مانگو اور پوری امید کے ساتھ اللہ تعالی کو پکارو، اس کے باوجود اگر شوہر نہ سدھرے اور حالات خراب ہی رہیں تو لڑکی مخالف ماحول میں اللہ کے احکام پر چل کر دنیا سے کامیاب جائے گی تو آخرت میں اللہ تعالی دنیا کے شوہر سے ہزار گنا بہتر شوہر اسے دے سکتا ہے اور دنیا کی زندگی سے بہت اعلی ارفع زندگی دے گا، جنت میں اس کا نکاح نیک صالح مرد سے کرا دے گا۔ اس لیے دنیا کی تھوڑی مصیبت زدہ زندگی کی خاطر آخرت کی زندگی کو برباد نہ کرلو، بی بی آسیہؓ صبر کرتے ہوئے مرنے تک اللہ تعالی کی اطاعت وغلامی کرتی رہیں، جس کی وجہ سے آخرت میں اللہ تعالی ان کو فرعون کے مقابلے نبیوں جیسا شوہر عطا فرمائیں گے۔

لڑکیوں کو چونکہ ماں باپ مخالف حالات میں صبر والی زندگی گذارنے کی تلقین نہیں کرتے؛ اس لیے وہ اپنے اطراف غیر مسلموں کے اقدام کو دیکھ کر خودکشی کی طرف رخ کرتی ہیں، امن و سکون اور راحت میں اللہ تعالی کی اطاعت کرنا کمال نہیں، مخالف اور پریشانی کے حالات میں اللہ تعالی کی بندی بنے رہنا بہت بڑا کمال ہے، یہ زندگی صاحب نصیب عورت ہی کو ملتی ہے، یہ عورت کے لیے انتہائی اونچے درجہ کی عبدیت وبندگی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے پہاڑ سے گر کر خودکشی کر لی تو وہ دوزخ کی آگ میں ہوگا اس میں ہمیشہ ہمیشہ (چڑھتا اور گرتا) رہے گا اور جس نے زہر پی کر خودکشی کر لی تو اس کا زہر اس کے ہاتھ میں ہوگا جس کو دوزخ کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ پیتا رہے گا، اور جس نے کسی لوہے کی چیز سے خودکشی کر لی تو اس کی وہ لوہے کی چیز اس کے ہاتھ میں ہوگی جس کو ہمیشہ ہمیش دوزخ کی آگ میں اپنے پیٹ میں گھونپتا رہے گا (بخاری، مسلم، ترمذی) پتہ نہیں ایک گنہگار مومن کو کتنا عرصہ اپنی سزا پوری کرنے کے لیے دوزخ میں رہنا پڑے گا۔

اس لیے ایک مرتبہ خودکشی کر کے ہمیشہ ہمیشہ اس سزا کو اپنے اوپر لاگو مت کرلو۔ قرآن مجید

میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ ہم نے انسان کے لئے دنیا کی زندگی مشقت والی بنائی ہے، اس میں اس کو مشکلات سے گذرنا پڑے گا۔ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ کَبَدٍ (البلد:۴) یقیناً ہم نے انسان کو (بڑی) مشقت میں پیدا کیا۔

پھر ایک بار اچھی طرح یاد رکھئے کہ یہ دنیا امتحان و آزمائش کی جگہ ہے، جس کا جتنا مضبوط ایمان ہوگا، اس کا امتحان بھی ویسا ہی لیا جائے گا۔

بعض لڑکیاں اپنے معیار کے رشتے نہ ملنے اور والدین کے پاس معیاری شادی نہ کرنے کی سکت نہ ہونے یا خاطر خواہ جہیز اور سامان دینے کی استطاعت نہ ہونے کی وجہ سے خودکشی کر لیتی ہیں، یہ بھی صورت حال انتہائی غیر ایمانی ہے، اگر ماں باپ کے پاس استطاعت نہ ہو تو لڑکی ماں باپ کو یہ احساس دلائے کہ وہ اپنے سے غریب اور دیندار لڑکے کے ساتھ غربت والی زندگی اختیار کرنے کو تیار ہے، اسے فاسق و فاجر اور بے دین انسان کی ضرورت نہیں، اس لیے وہ خودکشی کرنے کے بجائے غریب و نادار اور دیندار لڑکے سے دو وقت کا کھانا معمولی کپڑوں اور معمولی گھر میں رہکر دنیا کی زندگی تقوی کے ساتھ گذارا کرنے کا ذہن بنائے، نہ کہ سامان جہیز اور شان و شوکت کی خاطر ماں باپ کو قرض میں مبتلا دیکھ کر خودکشی کا خیال پیدا کرے، جو لڑکیاں محض ماں باپ کی استطاعت نہ ہونے پر خودکشی کا خیال بنا لیتی ہیں وہ اسلامی مزاج سے دور ہوتی ہیں اور ایمان کی کمزوری کی وجہ سے ایسا سوچتی ہیں۔

بعض ممالک میں سماج و سوسائٹی کی پابندیوں اور رسم و رواج کی وجہ سے کہیں کثیر تعداد میں لڑکے بغیر نکاح کے عمر کاٹ رہے ہیں اور کہیں لڑکیاں عمر کاٹ رہی ہیں، ایسے حالات میں زنا کا ماحول بھی پیدا ہو رہا ہے، یہ حالت بھی صبر کے خلاف ہے اور گناہ کبیرہ کا ارتکاب ہے۔

اگر کسی لڑکی کی شادی محض سامان جہیز اور روپے پیسے نہ ہونے کی وجہ سے نہ ہو سکے اور عمر دراز ہو جائے تو وہ خودکشی کیوں کرے؟ کیا شادی نہ ہونے کی وجہ سے آخرت خراب ہو جارہی ہے؟ کیا شادی کے بغیر اللہ کی اطاعت و بندگی میں زندہ نہیں رہ سکتی؟ اللہ کے رسول ﷺ نے شادی کی استطاعت نہ ہونے پر روزہ رکھنے کی تعلیم دی ہے، اسی طرح شہوت کو کنٹرول کرنے کے لئے سادی غذاؤں کا استعمال کریں، دنیا میں کتنے ایسے مجبور و محتاج اور معذور انسان جو اندھے، بہرے اور لنگڑے ہوتے ہیں، جو بغیر نکاح کے ساری عمر گذار دیتے ہیں، کیا وہ سب خودکشی کر لیتے ہیں؟

نہیں وہ اسی حالت میں صبر کر کے زندگی گذار کر دنیا سے چلے جاتے ہیں، اس لیے روپے پیسے کی کمی، سامان جہیز کے نہ ہونے یا معیاری رشتہ نہ ملنے پر خودکشی کا ارادہ نہ کریں؛ بلکہ پوری ہمت و حوصلے کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے راضی رہ کر، اللہ تعالیٰ سے اچھی امید قائم کر کے اللہ تعالیٰ کی محبت میں زندگی گذارو اور مرنے کے بعد بہترین اور اعلیٰ مقام اور ثواب کی امید رکھو، شادی کے دیر ہونے یا نہ ہونے پر تقدیر پر ایمان رکھتے ہوئے صبر کے ساتھ تقوی والی زندگی گذارو۔

لو میرج (Love Marrage) کی اکثر شادیاں ناکام ہوتی ہیں

بعض بیوقوف ماں باپ نکاح میں اخراجات زیادہ ہونے کے ڈر سے اپنی لڑکیوں کو مخلوط کالجوں میں پڑھاتے ہیں تاکہ لڑکی وہیں سے کسی لڑکے سے لو (Love) کرکے اس سے نکاح کرلے اور وہ شادی کے اخراجات لین دین سے بچ جائیں، یہ انتہائی خطرناک اور گمراہ خیال ہے، اس سے لڑکی زنا میں ملوث بھی ہو سکتی ہے، جس کا عذاب والدین کو بھی بھگتنا پڑے گا، یہ آوارہ ذہن اور بے دین لوگوں کے سوچنے کا طریقہ کار ہے، عام طور پر یہ دیکھا گیا کہ جو نکاح ''لو میرج'' کے ذریعہ ہوتے ہیں وہ زیادہ دن تک برقرار نہیں رہتے، چار پانچ سالوں میں میاں بیوی میں محبت کی جگہ لڑائی جھگڑے، بے دلی اور انس و محبت میں کمی کی وجہ سے رشتے ٹوٹ جاتے ہیں، یا پھر مرد آوارگی کی وجہ سے یا اپنی بیوی سے دل بھر جانے کی وجہ دوسری لڑکیوں میں دلچسپی لینا شروع کر دیتا ہے، پردہ میں رہ کر اسلامی طریقہ پر نکاح کرنے سے جو محبت پیدا ہوتی ہے وہ لو میرج سے پیدا نہیں ہو سکتی، اجنبی لڑکا لڑکی نکاح کے ذریعہ جب قریب آتے ہیں تو دونوں ایک دوسرے سے خوب محبت کرتے ہیں، لڑکی شوہر کی خدمت کرنے کے لئے دوڑتی ہے، اللہ کی رحمت نہ ہونے کی وجہ سے لو میرج میں نکاح سے پہلے ہی محبت قائم ہو کر ختم ہونا شروع ہو جاتی ہے اور خدمت کا مزاج بھی نہیں بنتا۔

لو میرج میں شادی سے پہلے دونوں ایک دوسرے کے لیے نامحرم ہوتے ہیں، اس لیے دونوں کے درمیان شیطان آجاتا ہے اور گناہ کی طرف ابھارتا ہے، مغربی ملکوں میں معاشرہ تقریباً اسی وجہ سے زنا میں مبتلا ہو گیا، لو میرج کی شادیاں نکاح کے بعد ایک دوسرے کی توقعات پر پوری نہیں اترتیں لو میرج کی وجہ سے لڑکی اپنے شوہر پر حاوی ہوتی اور اس کو قابو میں رکھتی اور برابر یا برتر

سمجھتی ہے، ماتحت ہوکر زندگی نہیں گذارتی، شوہر سے خدمت کرواتی ہے، ایسے جوڑوں کے ماں باپ اور رشتہ دار بھی ان کا ساتھ نہیں دیتے، ان کی بے حیائی و بربادی کا تماشہ دیکھتے ہیں، مرد عام طور پر جھوٹی قسمیں کھا کر لڑکیوں کو شادی سے پہلے دھوکا دیتا ہے، شادی کے بعد لڑکی مشکلات میں مبتلا ہوکر لڑکے سے چڑچڑی ہوجاتی ہے، شل ایڈ آرگنائزیشن (ساؤ) شعبہ خواتین کی جانب سے سروے میں یہ بات بتائی گئی کہ محبت لو میرج کی 80% شادیاں ناکام ہوجاتی ہیں۔

مخلوط تعلیم میں آج کل لڑکیاں غیر مسلموں کے ساتھ تعلقات بھی پیدا کررہی ہیں اور وہ غیر مسلم لڑکے ان لڑکیوں کو مسلمان بننے کا دھوکا دے کر کورٹ میرج کر لیتے ہیں اور پھر دو چار سال بعد چھوڑ کر بھاگ جاتے ہیں؛ اس لیے مخلوط تعلیم دلانے اور لڑکی کو مردوں کے ماحول میں چھوڑنے سے پرہیز کیجئے ورنہ لڑکی آوارہ بن جائے گی اور اس کے زنا کا عذاب ماں باپ کو بھی ہوگا۔

بعض ممالک میں جب جنگ ہوتی ہے تو عورتیں غیر مسلموں کے ہاتھوں پھنسنے کے بجائے، کنویں اور تالابوں میں کود کر خودکشی کرلیتی ہیں یہ عمل بھی حرام ہے، اگر غیر مسلم عزت لوٹتے ہیں تو عورتیں مجبور ہوتی ہیں، چاہے ان کا جسم لوٹ جائے وہ اپنے ایمان کی حفاظت کریں اور غیر مسلموں کے پاس پھنسے رہنے کے باوجود وہ ایمان کے ساتھ نماز روزوں کی پابندی کرتی رہیں، انشاءاللہ کل قیامت کے دن زانی شمار نہیں ہونگی، ایک مسلمان عورت میں اتنی صلاحیت ہونی چاہئے کہ وہ غیر مسلموں کو ان کے شرک کا احساس دلائے اور توحید کی دعوت دے، ہلاکو چنگیز خاں نے جب مسلم علاقوں میں قتل عام کیا اور مسلمان عورتوں پر قبضہ کرلیا تو مسلمان عورتوں نے ان کے مردوں کو اسلام سمجھایا، مجبوری کی حالت میں اگر عزت لوٹی جاتی ہے تو وہ گناہ نہیں اس لیے خطرناک حالات میں حوصلہ وہمت کے ساتھ ایمان کی حفاظت کی فکر کرنا ضروری ہے۔

ایک حدیث میں اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا (مفہوم) قیامت کے دن اللہ تعالی ہر عمل کا اجر وثواب دے دے گا تو آخر میں صابرین کو بلایا جائے گا، اور ان کے صبر پر جو اجر ان کو ملے گا اس کو دیکھ کر وہ صابرین خود کہیں گے کہ کاش ہمیں روندا دیا جاتا یا قینچیوں سے ہماری زبانیں کاٹ دی جاتیں۔

O عام طور پر لوگ شادی سے پہلے لڑکی کی صورت دیکھتے ہیں اور شادی کے بعد اس کی سیرت دیکھتے ہیں۔ اس لیے بہترین اخلاق کا مظاہرہ کرو۔

O بیوی کا کام ہے کہ جب وہ اپنی ساس سے بات کرے یا پکارے تو اپنی امی کی طرح عزت ومحبت سے پکارے اور بات کرے، اگر ساس سے الگ رہتی ہو تو باقاعدہ پابندی سے شوہر کو راضی کروا کر ملنے جایا کرے۔

O شوہر بیوی کا حق بیوی کو دے اور ماں کا حق ماں کو دے، بعض بیوقوف، نادان بے دین مرد ماں کی محبت میں بیوی پر یا بیوی کی محبت میں ماں پر ظلم کرتے ہیں۔

O حضرت عمرؓ کا غصہ مشہور تھا، ایک شخص اپنی بیوی کی تیزی کی شکایت لے کر آپ کے پاس آیا۔ باہر کمرے میں آواز سنی کہ حضرت عمرؓ کی بیوی خود حضرت عمرؓ سے تیز گفتگو کررہی ہیں، یہ سن کر جانے لگا، حضرت عمرؓ نے آنے کا سبب دریافت کیا، تو جواب دیا کہ جو شکایت میں کرنا چاہتا تھا وہ میں نے خود آپ کے گھر میں سن لیا، اس پر حضرت عمرؓ نے اسے یوں سمجھایا کہ میری بیوی میرے گھر کی باورچن ہے، کھانا وقت پر بناتی اور ہم سب کو کھلاتی ہے، وہ میرے گھر کی دھوبن بھی ہے، میرے اور بچوں کے تمام کپڑے دھوکر پہناتی ہے، وہ میرے بچوں کی دایہ ہے انہیں دودھ پلاتی اور ان کا بول وبراز صاف کرتی ہے۔ وہ میرے گھر کی ماما بھی ہے پورے گھر کو صاف ستھرا رکھتی جھاڑو جھٹکا کرتی ہے، وہ ہر روز برتن دھوتی، میرا اور بچوں کے آرام کا پورا خیال رکھتی، اتنے تمام کام وہ اکیلی کرتی ہے، کام کی زیادتی اور تھکن کی وجہ سے موڈ اور مزاج پر اثر پڑتا ہے چڑچڑی ہو جاتی ہے تو کبھی کبھی تیز گفتگو کرلے تو میں نرم ہوجاتا ہوں، بیوی کے ساتھ اس کا احسان مان کر نرم لہجہ اور میٹھی گفتگو سے اس کا دل جیت لینا یہ اللہ کے رسول کی ہدایات کے مطابق نیک دیندار شوہر کی علامت ہے۔

O اسی طرح اسلام نے لڑکیوں اور عورتوں کو خاص طور پر سورہ نساء اور سورہ نور کے مضامین یاد رکھنے سمجھنے اور سمجھانے کی تاکید کی ہے، اس لیے نکاح سے پہلے یا بعد ان سورتوں کو سمجھانے کا انتظام کیا جائے اور بار بار پڑھایا جائے۔

☆☆☆

اس کتاب کو دوست واحباب کو تحفہ دے کر شعور بیدار کیجئے، اس کتاب کا ترجمہ ہندی، انگلش اور تیلگو میں کیا جارہا ہے۔

☆☆☆

شادی کے بعد زندگی کیسے گذاریں؟